Purification of Soul •

تزکیہ نفس (روح کی بیماریاں اور علاج)

This book is created from the lectures of

Pro JAN ALI KAZMI

Tib e Ahlebait a.s Alia University Germany

collected by :

Syed Mustafa Kazm
Email:ghulammustafa187@gmail.com
Mobile and whats up:+923445013241

اے خدایا: اس نے کیا پایا جس نے تجھے کھویا اور
اس نے کچھ نہ کھویا جس
نےتجھےپایا .
امام حسین علیہ السلام دعا عرفہ

وہ کون سے اعمال ہیں جس سے انسان اپنے آپ کو پاک کر سکتا ہے اور وہ مقصد جس کے لیے خدا نے ہمیں خلق کیا ہے۔اس مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں.
. اس کتاب میں علامہ جان علی کاظمی صاحب کے ان دروس کو اکھٹا کیا گیا ہے جو انہوں نے "Purification of Soul" پر بیان کیے ہیں .

امام زمانہ علیہ السلام فرماتے ہیں:
ہمارے لیے وہ کام کرو جس سے تم ہماری محبت کے قریب آ جاؤ اور ان کاموں سے اجتناب کرو جس سے ہماری محبت سے دور چلے جاؤ۔

فہرست

موضوع

جہاد بالنفس03
نفس کی شکس04
صح بیدار ہونے کے بعد پہلا کام کیا کریں 05
عزم و ارادہ ص 06
عزم و ارادہ کے قوی وضعیف ص 06
کامیابی کے راز ص 07
عزم و ارادہ کی مضبوطی کا آغاز ص 08
نماز امام زمانہ علیہ السلام ص 10
مراقبہ ص 12
محاسبہ ص 12
نفس کی پاکیزگی کا آغاز ص 13
سونے سے پہلے محاسبہ ص 13
فکر کریں ص 14
ولی خدا کی قبر سے خوشبو کیوں ص 16
معرفت نفس 17
چار بڑی قوتیں 18
قوت وہیمیہ 18

منفی سوچ
دولت کی محبت
کیا دولت کمانا غلط ہے 55
بہترین زندگی 56
ڈپریشن اور میڈیکل سائنس 58
غصہ 68
غصہ کے لیول 68
غصہ کے اسباب 68
قوت غضبیہ 18
قوت شہویہ 19
تزکیہ نفس کیا ہے؟ 20
قوت عقلیہ 20
مجادلہ 12
وقت کا ضیاع 22
ریاکاری 23
استاد کون 24
ریاکاری کے نقصانات 27
کیسے پتا چلے میں ریاکار ہوں 29
عجب ::30
عجب کے درجات 31
اتحاد بین المسلمین 34
تکببر 39
تکبر کی وجوھات 39
تکبر کا علاج :42
حسد :45
حسد کی وجوھات 46
حسد کا علاج 47
خوف 48
حب دنیا 46
حسد کے نقصانات 49
غصہ کا علاج 73
غصہ کا تھرمامیٹر 76
زات کی محبت:77
تعصب 77
زات کی محبت کیا ہے 80
فعل حرام سے کیسے بچیں 82
باطنی طاقت 83

نفس کی پاکیزگی کا آغاز کیسے کریں
84
حقیقی ذکر 86
نفس کو شکست کیسے دیں 87
غفلت 90
غفلت سے کیسے بچیں 91
ذکر خدا 92
ذکر کے فوائد 94
بسم اللہ کی برکت 85
جن کی اولاد نہیں ہے ان کے لیے
مجرب عمل 95
دائم الزکر 96
آخری زمانے میں ایمان کی حفاظت کے
لیے ذکر بزبان امام صادق ع 96
وسواس سے کیسے بچیں 97
زہنی پریشانی کا حل 98
ذکر کے فضائل 98
اللہ کا خلیل 99

ظالمین کا ذکر خدا قبول نہیں کرتا
ہےص 99
صبر حضرت ایوب ع 99
ذکر خدا کی شرائط 100
ذکر کا انتخاب 101
باطن کی فتح 101
مراقبہ 27
زکر کی اقسام 103
ذکر لا إله إلا الله کا بہترین طریقہ 105
کسی بڑی پریشانی میں مبتلا ہو جائیں
کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو عمل
105
لاعلاج مرض سے شفا 106
ذکر کی منزل اول 106
دل کو زندہ کرنا والا ذکر 108
خیالات پر کنٹرول کا ذکر 108

قرآن سے انتخاب 109
اپنی برزخ کیسے دیکھیں 110
باطن کی اصلاح 111
دشمن پر غلبہ پانے کا ذکر 111
نفس پر قابو کا ذکر 111
دوسری منزل ذکر 112
تیسری و چوتھی منزل ذکر 113
تجّلی اسماء خدا 114
خدا سے محبت 114
حدیث معراج 116
عاشق خدا کون 117
خدا گناہ گار کی توبہ کے انتظار میں
118
توبہ کی شرائط بزبان علی ع 118
یاد خدا میں آنسو کی قیمت 119
نماز تہجد 120
فضائل نماز تہجد بزبان امام صادق ع
121
فضائل نماز تہجد حدیث قدسی 122
فضائل تہجد بزبان علی ع 124
نماز تہجد کیوں نہیں پڑھ سکتے؟ 126
نماز تہجد کے لیے کیسے بیدار ہوں
127
واجب نماز 128
کن کی نماز قبول نہیں ہوتی 126
پنجتنی اقتصادی پروگرام 133
SHIA BUSINESS 133
Money Investment 136
امام خمینی 139
امام خمینی کی کامیابی کا راز 139

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

جہاد بالنفس

کچھ صحابہ کرام جنگ سے واپس آ رہے تھے۔نبی ص نے فرمایا: مرحبا تم چھوٹے جہاد سے واپس آئے ہو لیکن ابھی تمہیں بڑاجہاد کرنا ہے۔جہاد اکبر کرنا ہے۔مجاہدین پریشان ہو گئے بچوں کو چھوڑنا،گھر والوں کو چھوڑنا ،جان کا نزرانہ پیش کرنا چھوٹا جہاد ہے تو بڑا جہاد کونسا ہو گا؟

آپ ص نے فرمایا:اپنے نفس کو شکست دینا جہاد اکبر ہے۔اپنے غرور کو شکست دینا،اپنی انا کو مار دینا جہاد اکبر ہے۔

قرآن نے فرمایا:انسان کے اندر دو لشکر موجود ہیں ایک لشکر شیطانی ہے اور دوسرا لشکر رحمانی ہے ۔انسان کی پرواز جبرائیل سے بھی بلند ہو جائے اس لشکر کی بڑی فضلیت ہے۔بڑی عزت ہے ۔

دوسری طرف لشکر شیطانی ہے۔جس کا کام انسان کو انسانیت سے گرا کر انسان سے حیوان بنا لینا ہے۔شہوات کا غلام بنا لینا۔ان دونوں لشکروں کی آپس میں جنگ ہوتی ہے۔جب لشکر شیطانی غالب آ جاتا ہے تو انسان ظالم بن جاتا ہے۔بداخلاق بن جاتا ہے۔گالیاں نکالتا ہے۔دوسرا لشکر

رحمانی جب غالب آتا ہے۔تو کسی کی بُرائی نہیں کرتا۔ہر ایک کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔خدا سے ڈرتا ہے۔

نفس کی شکست

نبی ص نے فرمایا:علم حاصل کرو۔

علم سے ہی نفس کو شکست دی جا سکتی ہے۔جس شخص کے پاس علم ہو گا۔وہ شیطان کے فریب میں نہیں آئے گا۔شیاطین

اسے شکست نہیں دے سکتا۔جہاد کی پہلی منزل جہاد اکبر کی غور و فکر کرنا ہے

نبی ص نے فرمایا:ایک گھنٹہ فکر کرنا ستر سال کی عبادت سے افضل ہے

انسان اپنے نفس پر غور و فکر کرے ۔اگر انسان کو خدا آنکھ نہ دیتا،اگر انسان کو زبان نہ دیتا ،انسان کو دماغ نہ دیتا تو انسان کیا کر سکتا۔انسان کو خدا نے اتنی نعمتیں دی ہیں۔کیوں دی ہیں۔غور و فکر کریں سوچیں

خدا نے ہماری ہدایت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہ السلام کو بھجا۔ہماری ہدایت کے لیے کربلا والوں نے قربانیاں دی ہیں ۔امام حسین علیہ السلام نے ہماری ہدایت کے لیے قربانی دی

اس سے آگے انسان کائنات پر نظر ڈالیے۔ اگر انسان کو خدا بارش نہ دیتا سب چزیں خشک ہو جاتی۔اگر سورج نہ دیتا تو ساری کائنات اندھیرے میں رہتی۔اگر درخت نہ دیتا تو انسان سانس نہ لیتا مر جاتا ۔خدا نے اتنا بڑا انتظام کیوں

کیا ہے۔اتنی بڑی نعمتیں کیوں دی ہیں۔ہمیں وقت کو برباد نہیں کرنا چاہیے۔ہمیں اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔شیطانی لشکر کو شکست دینی چاہیے
بار بار تفکر کرنا چاہیے۔بار بار اپنے نفس کو بیدار کرنا چاہیے ۔
ایک اگر بے ہمت انسان بھی بار بار کوشش کرے۔تو وہ نفس کی غلامی سے آزاد ہو سکتا ہے۔

صبح اٹھ کر پہلا کام اپنے نفس سے خطاب کریں۔اے نفس بدبخت اے نفس امارہ بہت دنوں تک تو نے خدا کی مخالفت کی۔خدا کی مخالفت کر کے تو نے میری قبر میں پتا نہیں کتنے بچھوں و سانپوں کو پیدا کیا۔اے نفس تو نے خدا کی مخالفت کی۔اے نفس بدبخت خدا نے قرآن و احادیث بھج کر تجھے موقعہ دیا تو جبرائیل سے بھی بلند مقام تک پہنچ سکتا ہے مگر تو نے غیبت،گناہ،بدگمانی میں مبتلا کر دیا۔اس زبان سے لوگوں کو ھدایت دے کر ،دعا پڑھ کر لوگوں کو ھدیات دے کر خدا کی رضا حاصل کر سکتا تھا۔میرے حال پررحم کر آخر تو نے مرنا ہے۔قبر میں جانے ہے۔قیامت کے دن حساب دینا ہے ۔ایک دن قیامت کا پچاس ہزار سالوں کا ہے۔

اے خدایا مجھے بخش دے تو نے خود فرمایا ہے نامیدی بہت بڑا گناہ ہے۔اے خدا تو کریم ہے میری مدد فرما۔نفس

کو شکست دینے میں۔پروردگار میری نیکیاں ختم نہ کر۔اے
خدا مجھے پاک کر دے۔
خدا سے گریہ دارزی کریں۔اے خدا تو مجھ پر نظر کرم
فرما۔اے خدا تیری مدد کے بغیر
میں یہ جنگ جیت نہیں سکتا۔اے خدا میری مدد فرما۔

*عزم و ارادہ

نفس کو شکست دینے کے لیے انسان کا عزم و ارادہ بہت
اہم ہے۔نفس کو شکت دینے کے لیے انسان کا عزم و اردہ
بہت ضرروی ہے۔اگر کسی انسان کے عمل کو دیکھنا
چاہتے ہیں کسی انسان کا مقام کو دیکھنا چاہتے ہیں۔کسی
کی فضیلت کو دیکھنا چاہتے ہیں۔کسی انسان کی شکست کو
دیکھنا چاہتے ہیں اس کے عزم و ارادہ کو دیکھیں
جس کا ارادہ مضبوط ہے
۔جتنا عزم و ارادہ مضبوط ہے اتنا ہی وہ انسان بلند ہے
۔جتنا اس کا عزم و ارادہ بلند
ہے اتنی اس کی شخصیت بلند ہے۔اتنا ہی اس کا ایمان بلند
ہے۔اس کا تقوٰی بلند ہے
جس کا عزم و ارادہ ضعیف ہے
جس کا
ف ہے وہ انسان پست و زلیل ہے۔وہ حقیر ہے۔جس کا عزم
و ارادہ ضعیف ہے اس کا ایمان ضعیف ہے۔ہر گناہ کے
آگے وہ ضعیف و زلیل ہے۔ہر ظالم کے آگے وہ زلیل و
ضعیف ہے جس کا ارادہ و عزم ضعیف ہے۔انسانی

وجود کی تمام حقیقت اس کے عزم و ارادہ پر منحصر ہے۔ہر گناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو انسان اس وقت کرتا ہے جب اس کا عزم و ارادہ ضعیف ہوتا ہے۔عزم و ارادہ ضعیف ہونا انسان کی غیرت و شرافت کا ضعیف ہونا ہے

نشہ،گانے،کیوں حرام ہیں؟

اس لیے حرام ہیں اس سے انسان کا عزم و ارادہ ضعیف ہو جاتا ہے۔انسان کے عزم و ارادہ میں کمی ہو جاتی ہے۔جب عزم و ارادہ ضعیف ہو گیا تو انسان ضعیف ہے

کامیابی کے راز

دنیا میں جتنے بھی عظیم انسان گزرے ہیں۔چاہے سائنسدان ہوں،ڈاکٹر یا کسی بھی شعبہ سے ان کا تعلق ہو ان کا عزم و ارادہ مضبوط تھا۔اسی لیے کامیاب ہوئے ہیں۔ان سب میں کامیابی کا راز عزم و اردہ کی مضبوطی ہے۔جن لوگوں نے انسانوں کی تقدیروں کو بدلا ہے۔جن لوگوں نے ترقیاں کی ہیں ان کا عزم و ارادہ مضبوط تھا

عزم و ارادہ مضبوط کرنے سے پہلے

علماء فرماتے ہیں۔کوئی بھی عزم و ارادہ کرنے سے پہلے چاروں طرف دیکھ لو غور و فکر کر لو۔اس میں آپ کی بہتری ہے یا نہیں۔انسانیت کے فائدے کے لیے ہے یا نہیں۔خدا کی رضا ہے یا نہیں۔اب جب ارادہ کر لیا تو کبھی اس کو ترک نہ کریں

ارادہ و عزم ضعیف ہر گناہ کی وجہ سے بھی ہوتے ہیں۔ہر گناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا عزم و ارادہ کو ضعیف کرتے

ہیں۔ہماری حماقت سے بھی ہوتا ہے۔ہم بہت پروگرام بنا لیتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔
دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز ارادے کی مضبوطی سے ہے
نبی ص نے فرمایا:خدا قیامت کے دن پہلا خطاب کرے گا۔اے انسان تو نے میری اطاعت کی اپنے ارادے کو مضبوط بنایا اسی لیے میں تجھے جنت عطا کر رہا ہوں میں تجھے اپنے ارادے کا مظہر بنا رہا ہوں
اتنی بڑی فضیلت ہے ارادے کو قوی و مضبوط کرنے کی۔جن کا ارادہ مضبوط ہو وہ کامیاب ہیں۔گناہ کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔شرابی جانتا ہے شراب کا انجام بُرا ہے۔جگر،معدہ اور سارا جسم برباد ہو جاتا ہے۔پھر بھی وہ کیوں پیتے ہیں اس لیے کہ ان کا ارادہ مضبوط نہیں ہوتا ہے۔
حدیث میں ہے جنتی وہ لوگ ہیں جن کا ارادہ مضبوط ہو اور جہنمی وہ لوگ ہیں جن کا ارادہ ضعیف ہوتا ہے۔
جس کا ارادہ ضعیف ہے وہ اجہنم سے نکلنا چاہتا ہے مگر نکل نہیں سکتا۔اس کی بُری عادت ہے۔گناہ کی،زبان پر کنٹرول نہیں ہے،ھاتھوں میں کنٹرول نہیں ہے،غیبت،گناہ، ہر گناہ کرتا ہے۔چاہے گناہ چھوڑنا چاہے پھر بھی نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ ارادہ ضعیف ہے۔ارادہ ضعیف ہونا گویا انسان کا جہنمی ہونا ہے۔انسان اگر گناہ چھوڑنا بھی چاہے نہیں چھوڑ سکتا ہے۔تیار ہو جاؤ۔نفس امارہ کو شکست دے

دو۔ہمت کرو۔تمام وہ زرائع استعمال کرو۔آج ہی سے پکا
ارادہ کر لو۔کیا پتا کل زندہ ہو یا نہیں۔بیدار ہو جاؤ۔

ارادے کی مضبوطی کے لیے ازکار

ارادہ کے لیے یہ ذکر بہت مضبوط ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَ لاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم
اے خدا تیری قوت کے بغیر میں شیطانی وسواس و
طاقتوں کو شکست نہیں دے سکتا میری مدد فرما۔اے خدا
میرے ارادے کو مضبوط کر۔
ارادے کی مضبوطی کے لیے یہ ذکر کثرت سے
کریں۔بہت طاقتور ہے۔اگر سجدہ میں ہو سکے تو سجدہ میں
کریں۔جن کا ارادہ ضعیف ہے۔شہوت پر کنٹرول نہیں
ہے۔آنکھوں پر کنٹرول نہیں ہے۔گندی چیزیں دیکھتے ہیں
تو قیامت کے دن خنزیر کی شکل میں آئیں گے۔جو ظلم کر
رہے ہیں۔گناہ کر رہے ہیں۔قیامت کے دن بھڑیے کی شکل
میں آئیں گے۔جن جانوروں کی صفات جس میں ہوں گی
اسی کی شکل میں قیامت میں آئے گا
نبی ص نے فرمایا:ارادوں کو ضعیف نہ کرو اگر تم
نے گناہوں کو ترک نہ کیا۔ارادوں کو مضبوط نہ کیا ۔قیامت
کے دن کچھ لوگ میری امت سے آئیں گے جن کے چہرے
خنزیر سے بھی بدتر ہوں گے۔
ارادے کی مضبوطی کے لیے روزہ رکھیں

لیکن صرف پیٹ کا روزہ نہ ہو ساتوں اعضاء کا روزہ ہو۔پیٹ شہوت کی طرف نہ بڑھے،کانوں سے گانے اور غیبتیں نہ سنے،پاؤں گناہ کی طرف نہ اٹھیں ظلم کے خلاف اٹھیں،زبان گناہ نہ کرے،آنکھیں حرام چیزیں نہ دیکھے،ھاتھ گناہوں کی طرف نہ بڑھے

چودہ معصومین علیہ السلام سے توسل کریں۔روزانہ دو رکعت کا ھدیہ پیش کریں۔دعائیں کریں۔اے خدایا مجھے تیرے اہل بیت علیہ السلام کا واسطہ مجھے نفس پر کنٹرول عطا فرما۔گناہوں سے نجات دے

ساری بیماریاں و مسائل کا حل ارادے کی مضبوطی کا بہترین حل

نماز امام زمانہ علیہ السلام

تسبیح لے لیں دو رکعت نماز پڑھیں

زمانے کے امام کو نہ بھولیں۔ان سے توسل کریں۔دو رکعت نماز امام زمانہ پڑھیں۔سورہ الحمد میں جب اس آیت پر پہنچیں اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِینُ ؕ﴿۵﴾

اس کو سو بار تکرار کریں۔اے خدا میرے ارادے کو مضبوط کر

اس کے بعد سورہ قل ھواللہ احد پڑھیں اور رکوع میں سات بار سُبْحَانَ رَبِّی الْعَظِیمِ وَ بِحَمْدِہِ اور پھر سجدہ میں سات بار

سبحان ربی الاعلی و بحمدہ

پڑھیں۔نماز فجر ہی کا طرح پڑھیں۔نماز ختم کرنے
کے بعد پھر سجدہ میں جا کر لا إله إلا الله پڑھیں اور سو
بار صلواۃ پڑھیں۔دعا کریں۔اے خدایا محمد و آل محمد کا
واسطہ میرے ارادے کو مضبوط کر دے
چلتے پھرتے ارادے کی مضبوطی کے اعمال
سورہ اعراف کی آیت نمبر 54
اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الاَرضَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ
استَوٰی عَلَی العَرشِ یُغشِی الَّیلَ النَّہَارَ یَطلُبُہٗ حَثِیثًا وَّ الشَّمسَ
وَ القَمَرَ وَ النُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمرِہٖ اَلَا لَہُ الخَلقُ وَ الاَمرُ تَبٰرَکَ
اللّٰہُ رَبُّ العٰلَمِینَ﴿۵۴﴾ اُدعُوا رَبَّکُم تَضَرُّعًا وَّ خُفیَۃً اِنَّہٗ لَا
یُحِبُّ المُعتَدِینَ ۵۵وَ لَا تُفسِدُوا فِی الاَرضِ بَعدَ اِصلَاحِہَا وَ
ادعُوہُ خَوفًا وَّ طَمَعًا اِنَّ رَحمَتَ اللّٰہِ قَرِیبٌ مِّنَ المُحسِنِینَ﴿۵۶
ارادے کی مضبوطی کے لیے یہ بہترین ہے
سجدہ میں ذکر یونسیہ کریں۔
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اس کو زیادہ
سے زیادہ ذکر کریں۔انشاء ارادہ مضبوط ہو جائے گا

*مراقبہ

مراقبہ بہت ضروری ہے۔نفس امارہ ہزار سانپوں سے زیادہ
خطرناک ہے جو انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔انسان کو بے
غیرت بنا دیتا ہے۔انسان کو غافل کر دیتا ہے۔نفس امارہ
انسان کا انتہائی سخت دشمن ہے۔جو ہر وقت انسان کو
ڈسنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

مراقبہ میں خدا سے مدد طلب کریں۔سورہ الحمد پڑھیں اور جب اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۵﴾ پر پہنچیں تو سو بار تکرار کریں۔اے خدایا میں گناہ گار بندہ ہوں۔میری مدد فرما تا کہ میں گناہوں سے بچ جاؤں۔اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔

محاسبہ

اب اپنی نفس کا حساب لیں رات کو ایک کونے میں چلے جائیں۔اور سوچیں کون کون سے گناہ کیے ہیں اور کون کون سے گناہوں کا آج خیال آیا ہے۔

گناہ نہ کرنا کمال نہیں ہے بلکہ گناہ کا خیال بھی نہ آنا کمال ہے

انسان کا باطن پاک ہو جاتا ہے۔آپ نے دیکھا ساتوں اعضاء پاک رہے۔اب دیکھیں عبادات میں لذت مل رہی ہے یا نہیں مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں ہر وہ دن مومن کی عید ہے جس دن کوئی گناہ نہ کرے۔

محاسبہ سے اگلی منزل مکروہ

محاسبہ کیا پورا دن کوئی گناہ نہیں کیا کسی کی غیبت نہیں کی اب اس سے اگلی منزل

اب اس سے اگلی منزل ہوتی ہے انسان کوئی مکروہ کام بھی نہ کرے ۔حرام تو ہر ایک چھوڑ دیتا ہے۔مگر عاشق خدا مکروہ کام اور اس سے بڑھ کر مباح بھی چھوڑ دیتا ہے صرف فرض یا مستحب کام کرتا ہے۔

کیسے پتا چلے نفس پاک ہو رہا ہے؟

جو بھی عبادت کر رہے ہیں۔نماز پڑھ رہے ہیں دعا مانگ رہے ہیں اگر اس میں لذت مل رہی ہے تو خدا کا شکر ادا کریں نفس پاک ہو رہا ہے۔۔جب تک نفس میں گناہ کی لذت باقی ہے اس میں لذت نہیں ملتی۔

امام موسٰی کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے۔وہ ہمارا ماننے والا نہیں ہے جو پورا دن گزر جائے اور اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے(یعنی چک نہ کرے میں نے کتنے گناہ کیے ہیں۔کتنی غیبتیں و نافرمانیاں کی ہیں خدا سے کتنا غافل رھا ہوں) کتنے گناہ کیے۔کتنے مکروھات کیے۔اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔یہ ھاتھ پاؤں،دل و دماغ سب کو دیکھے۔

سونے سے پہلے محاسبہ

سونے سے پہلے محاسبہ کریں۔گھروں میں عادت بنا لیں۔بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو بتائے آپ نے اتنی نافرمانیاں کی ہیں۔میری اطاعت خدا نے آپ پر واجب کی ہے آپ نے خدا کی نافرمانی کی ہے۔اسی طرح والدین بچوں اور بچے والدین کو بتائیں۔ایسا ماحول گھروں میں ہو جائے تو وقت کے امام کی نظریں آپ کے گھروں میں ہوں گی۔۔امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔اے غافل انسان سونے سے پہلے ایک کونے میں چلا جا اور جاکر اپنے نفس کا محاسبہ کر لے کون کون سے گناہ کیے ہیں۔اگر گناہ کیے ہیں تو توبہ کر لے۔خدا سے توبہ کر لے اے خدایا

میں نے کتنے گناہ کیےتو نے مجھے سزا نہیں دی مجھے معاف کر دے

محاسبہ کا واقعہ

ایک نوجوان جو بھی گناہ کرتا تھا وہ اپنی ڈائیری میں لکھ لیتا تھا۔چاہے چھوٹا ہو یا بڑا ۔ایسے لفظوں میں لکھتا تھا کہ کوئی سمجھ نہ سکے۔پورا سال گزر گیا سال کے بعد حساب کرنے لگا ۔تا کہ گناہوں سے توبہ کر سکے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر سکے۔ڈائری کو چیک کرتا ہے۔جدھر جدھر گناہ لکھے ہوتے ہیں ادھر گناہ مٹ گئے ہیں اور سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے۔

جو سچی توبہ کرتے ہیں خدا فرماتا ہے میں فقط ان کے گناہ نہیں بخشتا بلکہ اس کو نیکیاں میں بدل دیتا ہوں۔

*فکر کرنا

نبی ص نے فرمایا: ایک گھنٹہ کی فکر ستر سال کی عبادت سے افضل ہے۔انسان کو فکر کرنا چاہیے۔کتنی نعمتیں خدا نے آپ پر نازل کی ہیں۔زمین ہے۔بارش ہے۔بادل ہیں۔سورج کی روشنی ہے اگر ان میں سے کسی ایک پر توجہ کرے اگر نہ دیتا تو کیا کرتے۔اس سے بھی بڑھ کر اپنے نفس پر توجہ کرے اگر آنکھیں نہ دیتا تو کیا کرتے۔اگر ھاتھ نہ دیتا تو کیا کرتے۔کتنے متکبر لوگ بھی ہیں۔ہسپتال جائیں وہاں دیکھیں۔کتنے مریض ہیں۔تدبر کریں۔کتنوں کی ٹانگیں نہیں ہیں کتنے بول نہیں

سکتے۔مستحب ہے کسی لاعلاج مریض کو دیکھ کر
چہرے پر ہاتھ رکھ کر دائیں رخسار پر ہاتھ رکھ کر شکر
اللہ کریں ۔استغفار کریں۔خدا نے تمہیں ان بماریاں میں مبتلا
نہیں رکھا ہے۔بہت سی لاعلاج خطرناک بیماریاں ہیں تقریباً
پانچ ہزار کے قریب ہیں۔اگر خدا ہمیں لگا لیتا تو ہم کیا کر
سکتے تھے؟ اگر خدا ہمیں اندھا پیدا کر دیتا تو کیا کر
سکتے تھے۔ایک انسان ماہر ہے بہت ہی تیز دماغ کا
ہے۔لیکن اچانک ایک چوٹ سے سب تباہ ہو جاتا ہے۔تو
انسان کیا کر سکتا ہے۔اگر ایک بہت ہی تیز ترین بندہ ہے
اگر اچانک چوٹ سے معزور ہو جاتا ہے تو اس سے کیا
کر سکتے ہیں؟

ان نعمتوں کا شکر ادا کریں۔خدا نے ہماری ھدایت کے لیے
انبیاء علیہ السلام کو بھیجا۔آئمہ اہل بیت علیہ السلام کو
بھجا۔کتنے لوگوں نے ہماری ھدایات کے لیے قربانیاں دی
ہیں۔خدا نے ہمیں کتنی مہلت دی ہے۔مرنے کے بعد انسان
فریاد کرے گا اے اللہ مجھے مہلت دے دے۔مگر اس وقت
مہلت نہیں ملے گی۔انسان کو فکر کرنا چاہے

بہترین جگہ فکر کرنے کی قبرستان میں جمعرات کے دن
کو جانا ہے۔

وہاں جا کر فکر کریں ۔انسان کو یہاں ہی آنا ہے۔اس کے
لیے ہم تیار ہیں۔مولا علی علیہ السلام جب بھی قبروں میں
جاتے تو فرماتے۔آپ جلدی چلے گئے ہو ہم نے بھی جانا
ہے۔

جو شخص ولی خدا نہ ہو اس کی قبر سے اتنی بدبو آتی ہے کہ انسان بھاگ جائیں

ولی خدا کی قبر سے خوشبو کیوں آتی ہے

انسان جس عضو سے نیکی کرتا ہے۔جس کو پاک کرتا ہے۔اس سے خوشبو آتی ہے۔انسان اگر تلاوت کر رھا ہے تو نور آتا ہے۔جنہوں نے نیک کام کیے ،مدرسے بنائے۔مسجدیں بنائی،غریبوں کی امداد کی تو مٹی میں طاقت نہیں ہے ان کے بدن کو خراب کر دے۔

بدبو کیوں آتی ہے

انسان جو گناہ کرتا ہے۔اس سے اس کا عضو نجس ہو جاتا ہے۔اگر غیبت کرتا ہے۔تو اس کی شکل قیامت کے دن کتے جیسی ہو گی۔اگر کوئی آنکھوں سے گناہ کرتا ہے تو آنکھیں نجس ہو جاتی ہیں اگر توبہ کے بغیر مر گیا تو نجس ہوں گی جس سے بدبو آئے گی انسان کیڑے مکوڑوں و سانپوں کا شکار رہے گا ۔انسان سوچے میرے اعضاء کیسے ہیں آیا کیڑوں کی غزا بنیں گے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب قبر میں کیڑے تمہارے ناک سے داخل ہو کر آنکھوں سے باہر آئیں گے

ہماری جو صفات ہیں اگر دشمن انبیاء علیہ السلام کی صفات ہیں تو جہنمی ہیں۔ہمیں چیک کرنا ہو گا۔اگر ہم انبیاء علیہ السلام کے ساتھ محشور ہونا چاہتے ہیں تو انبیاء علیہ السلام کی صفات پیدا کریں

ہم قرآن پڑھ کر انبیاء علیہ السلام و آئمہ علیہ السلام کو تفحہ دیں۔نماز پڑھ کر تفحہ دیں۔یقیناََ اس کے بدلےہمیں بھی وہ تفحہ دیں گے۔بہت بہترین تفحہ ہو گا۔
انسان بیدار رہے اور شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کرے متوجہ ہو جائے

*معرفت نفس

جس نے اپنے نفس کی معرفت حاصل کی اس نے اپنے رب کی معرفت حاصل کر لی۔انسان کو جان لینا چاہیے اس کی باطنی طاقتیں کون کون سی ہیں۔ظاہری طاقتیں کو سب ہی جانتے ہیں ۔مگر چھپی ہوئی طاقتوں کو جاننا بہت ضروری ہے۔کیونکہ ظاہری طاقتیں ہماری باطنی طاقتوں کے کنٹرول میں ہیں۔

چار بڑی طاقتیں

قوت وہیمیہ Faculty of Temptation

یہ بہت بڑی طاقت ہے اگر یہ طاقت شیاطین کے کنٹرول میں چلی جائے تو انسان کا سکون برباد ہو جاتا ہے۔انسان خود اپنا دشمن بن جاتا ہے۔اگر یہ قوت وہیمیہ شیاطنی و نفسانی طاقتوں کے حوالے ہو جائے تو انسان تباہ ہو جاتا ہے۔
خدا فرماتا ہے ۔اے آدم کی اولاد شیطان کی پیروی نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور نفس امارہ ہے۔اگر یہ قوت شیاطین کے قابو میں چلی جاۓ ہمیشہ انسان پریشان رہتا ہے۔انسان خود کا دشمن ہو جاتا ہے۔ڈپریشن میں چلا جاتا

ہے۔خودکشی کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔هدایت و توبہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔علم حاصل کرنا کیوں لازم ہے کیونکہ اس کے بغیر قوت وہیمیہ کو پاک نہیں کیا جاسکتا۔یہ قوت سانپ و اژدھا بن کر ڈھستی رہے گی ۔اگر اس قوت کو پاک نہ کیا جائے تو یہ ہزاروں دشمنوں سے زیادہ خطرناک ہے۔تنہا علم کافی نہیں نہ ہی تنہا عمل کافی ہے دونوں کو مل کر اس کو پاک کیا جائے

اس طاقت کا مقصد

اگر یہ عقل کے تابع ہو تو یہ فائدہ مند ہے۔انسان محقق بنتا ہے۔سائنسدان بن جاتا ہے۔کیسے ظلم ختم کرے۔

قوت غضبیہ

غصہ کی طاقت ۔اس کی بہت طاقت ہے۔اگر یہ قوت نفس انسان کی شیاطین کے قابو میں چلا جائےتو انسان قاتل بن جاتا ہے۔انسان انبیاء علیہ السلام و اوصیاء کا قاتل بن جاتا ہے۔انسان اپنے باپ و بیوی و اولاد کو قتل کر دیتا ہے۔بہت خطرناک طاقت ہے۔ہمارے پاس علم و عمل نہ ہو تو ایک منٹ میں یہ ہمیں انسان سے حیوان بنا دیتی ہے

اس کا مقصد

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں خدا نے غصہ یعنی غضبیہ کی طاقت تم کو اس لیے دی ہے کہ تم بے غیرت نہ بن جاؤ۔اگر یہ طاقت نہ ہوتی تو انسان کے سامنے اس کی عزت کے ساتھ کھیلا جاتا تو انسان اتنا

بےغیرت ہو جاتا اسے اثر نہ ہوتا۔یہ طاقت تمہارے دشمنوں کے لیے ہے۔

اس قوت کا غلبہ ہو عقل کے کنٹرل میں رہتے ہوئے تو انسان ظلم برداشت نہیں کر سکتا۔ہر طرف عدل و انصاف ہو جائے۔انسان مظلوم کے ساتھ اور ظالم کے خلاف ہو جائے

قوت شہویہ

اس کی بہت طاقت ہے۔اگر یہ انسان کے قابو سے چلی جائے عقل کے کنٹرول میں نہ رہے تو انسان کا ایمان چلا جاتا ہے۔انسان ایک وحشی درندہ بن جاتا ہے۔انسان زنا و دیگر خباثتوں میں چلا جاتا ہے۔انسان کی شرم و حیا کو چیر پھاڑ دیتی ہے اس کو پاک کریں۔اس کا نام تزکیہ نفس ہے۔نفسانی لشکر کے تابع نہ ہوں۔انسان کے پاس اگر علم و عمل نہیں ہیں تو یہ طاقتیں انسان کے عقل سے شیاطین کے کنٹرول میں چلی جاتی ہیں اگر ان تینوں قوتوں کا غلبہ انسان پر ہو جائے تو انسان ایسے گرے ہوئے کام کر لیتا ہے جو پوری انسانیت کے لیے داغ بن جاتا ہے۔

تزکیہ نفس

ان تینوں طاقتوں کو عقل کے تابع کرنا ہی تزکیہ نفس ہے۔شریعت کا جو بھی حکم ہے وہ عقل کے مطابق ہے۔ممکن ہے ہماری سمجھ میں نہ آئے

اس کا مقصد

اس قوت کا مقصد انسانی افزائش نسل ہے۔

قوت عقلیہ Faculty of Wisdom

یہ رحمانی طاقت ہے۔عقل نور ہے۔یہ انسان کو اللہ کے قریب کر لیتی ہے۔انسان کو تدبر و فکر کرنے کی دعوت دیتی ہے۔اگر اس قوت کا غلبہ ہو جائے تو انسان ایسے کام کر لیتا ہے جو انسانیت کے فوائد کے ہوتے ہیں ۔لوگ انسان سے خوش رہتے ہیں انسان کو دعائیں دیتے ہیں۔۔علم اخلاق حاصل کرنا لازمی ہے۔عقل علم و عمل دونوں سے کامل ہو جاتی ہے۔جہاں علم و عمل کمال پر پہنچ جاتا ہے تو عقل بھی کمال پر پہنچ جاتا ہے۔

صبح اٹھ کر کیا کریں؟

رات امن سے گزاری،نیند سے بیدار ہو گئے ۔کتنے لوگ صبح اٹھ کر زندہ نہیں رہے۔مر گئے۔قرآن فرماتا ہے۔جو بھی مرتا ہے فریاد کرتا ہے اے خدا مجھے دنیا میں واپس بھج دے تا کہ نیک اعمال جو نہیں بجھا سکا وہ انجام دے دوں مگر آواز آتی ہے ابھی واپس نہیں جا سکتا۔

لہذا جب بھی زندہ و سلامت اٹھیں ۔تو پہلا کام شکر اللہ کریں۔اگر شکر کرو گے تو اللہ اور نعمت بڑھا دے گا۔دعا کرو اے خدایا آج جو بھی کام کروں تیری اطاعت میں کروں۔اپنے نفس پر کنٹرول رہے۔

ع قل مستحب و واجب کاموں سے مضبوط اور ہر وہ کام جو حرام ہو عقل کی نابودی ہے اور جو کام مکروہ ہے وہ بھی عقل کو ضعیف کر لیتا ہے۔

مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں بار بار مکروہ کام کرنے سے انسان حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے

انسان واجب کرے یا مستحب۔انسان کا ایک سانس بھی بغیر یاد خدا سے نہ گزرے۔جو دائم الذکر ہیں ۔ہمیشہ خدا کا ذکر کرنے والے ہیں۔ہمیشہ خود کو خدا کے دربار میں سمجھتے ہیں ان کی عقل بہت مضبوط ہوتی ہے۔بڑے بڑے انقلاب لے آتے ہیں۔مگر ہم جیسے جو اپنی آخرت سے غافل ہیں،غیبتیں کرتے ہیں،جھوٹ بولتے ہیں عقل کا خون کرتے ہیں۔

مجادلہ

مجادلہ بہت خطرناک ہے۔بدترین گناہ ہے۔نجس ترین گناہ ہے۔

مجادلہ کیا ہے؟

آپ اپنی بات ثابت کرنا چاہتے ہیں اپنے علم کو دکھانے چاہتے ہیں۔میں بڑا مناظر ہوں۔یہ مجادلہ ہے۔ایک طرف علم کی فضیلت ہے دوسری طرف مجادلہ جو انسان کو دین سے ختم کر دیتا ہے۔چھوٹی چھوٹی باتیں جس کا فائدہ نہیں ہے۔جس کا کوئی فائدہ نہیں خواہ مخواہ بحث کرتا ہے۔مجادلہ سے علم نور نہیں رہتا ۔گناہ کبیرہ ہے۔

نبی ص نے فرمایا۔بت برستی کے بعد جو سب سے بڑا گناہہے وہ مجادلہ ہے۔

مجادلہ والا بت پرستی کے برابر ہے۔جو علم حاصل کر رھا ہے۔علم دکھاوے کے لیے۔شہرت کے لیے۔اپنی

شخصیت کو منوانے کے لیے ۔ میں بڑا عالم ہوں
ہے۔مباحثہ الگ ہے اس کی فضیلت ہے مگر مجادلہ نفاق
ہے
مجادلہ والے میں نفاق ہوتا ہے
نبی ص نے فرمایا۔جب تک انسان مجادلہ کی نجاست کو
ختم نہ کرے۔چاہے حق پر ہو۔تو ایمان کی لذت نہیں لے
سکتا
مجادلہ کرنے والے روحانی لذتوں سے محروم رہتا ہے۔

*وقت کا ضیاع

جب انسان اپنی اور اپنے خدا کی معرفت حاصل کر لیتا
ہے۔اپنے مقصد حیات کا پتا لگا دیتا ہے۔اپنی حیات کا مقصد
خدا کی عبادت ہے۔اب جب شیاطین دیکھ لیتے ہیں اس کو
معرفت ہو گئی ہے۔اب اسے عبادات سے روکنا مشکل
ہے۔اب شیطان اس کو فریب دے گا خود عبادت کرتا رہے
مگر تزکیہ نفس نہ کرے رضا الہی سے دور کر
دے۔عابدوں کو زاہدوں کو عبادت گزروں کو ریاکاری میں
مبتلا کر لیتا ہے۔عبادات لوگوں کو دکھانے کے لیے
کرے۔لوگ کہیں یہ کتنے بڑے عالم ہیں۔کتنا بڑا عبادت
گزار ہے۔

ریاکاری

قیامت کے دن اولین و آخرین جمع ہوں گے لوگوں کو
دکھاوے کے لیے عبادات کر رھا ہے۔لوگ سمجھتے ہیں۔یہ
ولی خدا ہے مگر قیامت کے دن اس کو اس صورت میں

دیکھیں گے جانور سے بھی بدتر ہے۔نجس ترین جانور کی شکل میں آئے گا۔یہ ریاکاری کی لذت وہمی ہے ۔حقیقی نہیں ہے۔

اسباب ریاکاری

نبی ص نے فرمایا:ریاکاری شرک ہے

ریاکار منافق ہے۔

توحید افعالی

توحید افعالی ضعیف ہونے سے انسان ریاکار بنتا ہے۔توحید افعالی یہ ہے دنیا میں جو بھی ہے خدا ہ کا ہے۔ہمیں نفع جو مل رہا ہے وہ خدا ہی کی طرف سے مل رہا ہے۔عزت دینے والا خدا ہے اور زلت دینے والا بھی خدا ہے۔نقصان سے بچانے والا خدا ہی ہے۔اصل مالک خدا ہی ہے باقی زرائع ہیں۔ہر نفع مجھے خدا ہی سے ملے گا۔وہ لوگ جو خود محتاج ہیں وہ مجھے کیا نفع دیں گے۔جن کی توحید افعالی ضعیف ہوتی ہے وہ انسانوں میں زلیل و خوار ہو جاتا ہے۔کیونکہ وہ خدا کو چھوڑ کر بندوں پر یقین کرتا ہے۔بندوں پر امید رکھنا ۔ریاکار کو جزا نہیں بلکہ سزا ملے گی۔قیامت کے دن جب ان سے خدا خطاب فرمائے گا۔میں نےتمہیں دولت دی تھی۔ اس کا کیا کیا ۔وہ کہیں گے مسجدیں بنائی، مدرسے بنائے،خدا فرمائے گا جھوٹ بولتے ہو تم نے اپنی شہرت کے لیے کیا۔انہیں اے فرشتو انہیں جہنم لے جاؤ۔خدا فرمائے گا علماء سے جو ریاکار ہوں گے تم کو علم دیا تھا اس کا کیا کیا ہے۔بولیں گے تبلیغ

کی،علم کو پھلایا۔خدا فرمائے گا جھوٹ بھولتے ہو جب منبر پر جاتےتھے تو اپنی شہرت و خوشی کے لیے بولتے تھے نہ کہ میری رضا کے لیے اے فرشتو انہیں جہنم لے جاؤ

ہمیشہ ذکر کرتےرہیں ۔خود کو خدا کے حضور میں سمجھیں۔نفس کو عقل کے تابع بنا لیں۔وضو میں رہیں ۔

بہترین ذکر قوت وہیمیہ کے لیے

لا إله إلا الله اس کو زیادہ سے زیادہ کریں۔نماذ فجر کے بعد کم سے کم ہزار بار کرے

وہ ازکار کریں جس سے تینوں قوتوں پر ہم قابو کر سکیں۔ان قوتوں کو پاک کریں۔ذکر دوائم کریں یعنی ہمیشہ ذکر خدا کریں۔

کیسے پتا چلا انسان ریا کار ہے

خدا انسان کی نیتوں کو دیکھ کر عمل کو قبول کرتا ہے۔جو خالص عمل ہو گا وہی خدا قبول کرے گا۔اگر انسان نفس پرست ہے تو اس کا عمل خالص نہیں ہے۔وہ دکھاوے کے لیے عمل کرتا ہے۔انسان یا خود کو چاہتا ہے یا پھر خدا کو چاہتا ہے۔انسان جب خود خواہ ہے اگر انسان خود غرض،خود خواہ ہے۔جہاں اس کا فائدہ ہے وہاں یہ تیز و چست ہو گا اور جہاں خدا کا فائدہ ہے وہاں سُست ہے۔جلدی نہیں کرتا

ایسا انسان زلیل و خوار ہے۔کیونکہ اس کا عمل خالص نہیں ہے۔انسان کا عمل جتنا خالص ہو گا اتنا ہی وہ عمل قبول ہو

گا۔جہاں حب زات ہے وہ عمل قبول نہیں ہو گا۔اس کا فائدہ نہیں ہو گا۔انسان خود غرض ہے۔شیطان خود کہتا ہے۔میں سب کو گمراہ کر لوں گا مگر تیرے خالص بندوں کو میں گمراہ نہیں کر سکتا ۔یعنی جو مخلص عمل کرے گا ۔شیطان اسے گمراہ نہیں کر سکتا ۔مگر جب ہم غیبت کریں گے،گناہ کریں گے،ظلم کریں گے تو ہمارا عمل قبول نہیں ہو گا ۔عمل ہمارا ضعیف ہو گا۔اصل عبادت کی روح یہی ہے عمل خالص سے ساری چیزیں دور کر دی جائیں

نبی ص نے فرمایا:ریاکاری ایسا عمل ہے جیسے رات کا اندھیرا ہو۔کالا پہاڑ ہو اور چیونٹی چل رھی ہو مومن کے دل میں بھی ریاکاری ایسے ہی چلتی ہے

ریاکاری رات کو چیونٹی کیسے نظر آئے گی۔بہت غور و فکر کے بعد ہی پتا چلتا ہے انسان کا عمل خالص ہے ۔ریاکار نہیں ہے۔اس لیے انسان کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔بہت ہی زیادہ تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے

*انسان شیطان کا استاد یا شیطان انسان کا

انسان اس وقت شیطان کے فریب میں آتا ہے۔جب کم علم ہو ۔وسواس میں آ جاتا ہے۔شیطان سے علم زیادہ ہے۔اگر شیطان سے علم زیادہ ہے تو انسان استاد ہے ۔اگر علم کم ہے تو پھر انسان کا استاد شیطان بن جاتا ہے۔اس کی چال میں پھنس جائے گا۔شیطان کے فریب میں آ جائیں گے۔انسانوں کی شکل میں انسان سے حیوان بن جاتا ہے۔ہم کیسے اتنا علم حاصل کریں جبکہ شیطان تو لمبی عمر کا

مالک ہوتا ہے۔ہم جب علم حاصل کریں گے تو انبیاء علیہ السلام کا علم ہے۔معصومین علیہ السلام کا علم ہے۔تاکہ شیطان ہمیں دھوکہ نہ دے سکے۔اگر کوئی مجادلہ ہو رھا ہے۔آپ خاموش ہیں۔ادھر بہت زیادہ بیٹھے ہوئےہیں علماء۔ اچانک شیطان آپ کو وسوسہ ڈالتا ہے میں بہت بڑا عالم ہوں۔میں ان کو شکست دیتا ہوں تا کہ لوگ مجھےسب سے بڑا عالم کہیں۔یہاں اس نے شرک کر لیا شیطان کے فریب میں آ گیا۔ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں جو کہتا ہے میں سب سے بڑا عالم ہوں وہ بیوقوف ہے۔

شیطان ریاکاری کروانا چاہتا ہے۔آخرت کو برباد کرنا چاہتا ہے۔فوراً خدا سے ڈرو۔جب تک خدا نہ چاہے کوئی شخص مجھے عزت نہیں دے سکتا ۔اے نفس تو مجھے شیطان کے فریب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔نکل جا ۔اے شیطان ملعون میں تیرے دھوکہ میں آ کر میں آگ میں نہیں جل سکتا وہ آگ جس کا دنیا کی آگ دھواں ہے۔میں اس آگ کو برداشت نہیں کر سکتا تو آخرت کی آگ کیسے برداشت کروں گا۔اے شیطان عزت و زلت کا مالک خدا ہے۔وہ چاہے گا مجھے عزت دے گا۔اے شیطان میں اللہ کی رضا کے لیے کام کروں گا۔امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:اگر پوری دنیا مجھ سے راضی ہو جائے اور میرا رب مجھ سے ناراض ہو جائے تو میں نے نقصان عظیم کر لیا ۔اگر پوری دنیا مجھ سے ناراض ہو جائے اور میرا رب مجھ سے خوش ہو جائے تو میں نے فائدہ حاصل کر لیا

لوگوں کے فوائد کو نہ دیکھو۔لوگوں کے نقصان کو نہ دیکھو بلکہ رضا الٰہی کو دیکھو ۔کس میں رضا الٰہی ہے کس کام میں خدا کی نافرمانی ہے۔ہر نقصان سے بچانے والا خدا ہے۔میں لوگوں کے دکھاوے کے لیے کام نہ کروں خدا کے لیے کام کروں۔اے انسان تیرے لیے میں نے زمین،دریا،درخت

سورج ہر چیز کو خلق کیا اور تجھے اپنے لیے خلق کیا ہے۔جو عمل خالص خدا کے لیے کام کرتے ہیں وہ اللہ کے نیک بندے ہیں وہ مخلص ہیں۔

- ریاکاری کے نقصانات

شیاطین و نفس کے فریب کو جب تک انسان نہ سمجھے نہ تو خود کو پاک کر سکتا ہے اور نہ ان پر فتح حاصل کر سکتا ہے۔شیاطین جب دیکھتے ہیں انسان غافل نہیں ہو سکتا ۔تو عبادات میں ریاکاری شروع کروا دیتا ہے۔اسلام میں ایسا شرک ہے۔اس کا اجر نہیں بلکہ اس کا عزاب ہے۔دنیاوی بھی اس کو فائدہ نہیں ہو گا۔ڈپریشن میں رہے گا۔وہیمی ہو گا۔یہ انسان ہمیشہ ٹینشن میں رہے گا۔کیونکہ یہ ہزاروں بندوں کا غلام ہے یہ لوگوں کے لیے کام کر رھا ہے۔ہر انسان کو تو خوش نہیں کر سکتا ۔اس کا اپنا کوئی کنٹرول نہیں ہے بلکہ لوگوں کا اس پر کنٹرول ہے۔آزاد ہو کر بھی غلام ہے۔ریاکار کی کوئی زندگی بھی نہیں ہے۔لوگوں کے ڈر و خوف میں رہے گا۔ریاکاری سائیکالوجی بیماری ہے۔قرآن نے فرمایا:

ریاکاری شرک ہے۔ریاکار انسان دکھانے کے لیے کام کرتا ہے۔ایک گھر لاکھ کا بنانا ہے تو دس لاکھ کا بنائے گا۔شادی کرے تو دس لاکھ کا خرچہ کرے گا تا کہ واہ واہ ہو دنیا میں جتنی بھی غربت ہے اس میں ریاکاری کی نجاست ہے۔اسی طرح فیشن میں کتنی ریاکاری ہے۔ریاکاری ظلم ہے۔

نبی ص کو ایک صحابی نے دعوت دی کھانے کی ۔آپ گئے دستر خوان لگا ہوا تھا۔طرح طرح کی فضول چیزیں پڑھی ہوئی تھی آپ رک گئے اور فرمایا:ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام خدا کا پیغام لیکر حاضر ہوئے ہیں ۔اس گھر میں مت داخل ہوں جہاں ریاکاری ہو

آج ہمارے گھر میں دیکھیں کتنی چیزیں ریاکاری کی فضول میں پڑی ہیں۔محمد ص ایک ریاکار کے گھر میں نہیں گئے تو کیا آل محمد ﷺ ریا کار کے گھر میں جائیں گے؟

ریاکاری سے بچیں ۔انسان آزاد رہ کر بھی غلام ہے۔

حضرت نوع علیہ السلام کی عمر سب انبیاء علیہ السلام سے طولانی تھی۔وہ ایک جھونپڑی میں رہتے تھے۔ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ نے گھر کیوں نہیں بنایا۔آپ نے فرمایا:گھربنا کر کیا کروں کیا پتا کل زندہ رہوں گا یا نہیں

ہماری عمریں ساٹھ ستر سال ہوتی ہیں اور گھر سینکڑوں سالوں کے لیے ۔

کیسے پتا چلا میرا یہ عمل ریاکار ہے یا نہیں

آسان نہیں ہے ۔ریاکار کی پہچان کر لیں۔کتنے اعمال ہم کرتے ہیں خدا کے لیے مگر ریاکاری کا شرک ہوتا ہے ۔بہت ہی مشکل ہے ریاکاری کی نجاست کا پتا لگانا۔
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں ریاکار کی تین نشانیاں ہیں
جب لوگوں کو دیکھتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے۔اس کے اعمال خدا کے لیے نہیں ہوتے(جیسا مجلس میں زیادہ لوگ آئیں تو خوش ہو جاتا ہے اگر کم آئیں تو غمگین ہوتا ہے)
اپنی تعریف سن کر بہت خوش ہوتا ہے
اکیلے میں نماز و عبادت کرتے وقت بہت سُست ہوتا ہے اور مجمع میں چست ہوتا ہے
یہ دلیل ہے انسان ریاکاری میں مبتلا ہے۔انسان غور و فکر کرے۔بجھائے قیامت میں ہمیں جزا کے سزا ملے گی۔آیت اللہ تقی بہجت فرماتے ہیں۔ممبر شیطان کا ٹھکانہ ہے وہاں شیاطین زیادہ ہوتے ہیں۔علماءکو گمراہ کرنے کے لیے کیونکہ ایک عالم گمراہ ہو گیا تو پوری جماعت گمراہ ہو گئی۔
ایک عالم دین تھے وہ نماز پڑھانے کے لیے آئے اس دن باقی دنوں سے بہت زیادہ بندے اکھٹے ہو گۓ ۔اچانک ان کے دل میں خیال آیا اتنے بندوں کا میں امام ہوں۔میرے پچھے نماز پڑھیں گے۔واپس چلے گئے اور کہا آج میں

نماز نہیں پڑھاؤں گا میری جگہ کوئی اور پڑھا دے نفس مجھے گمراہ کر رھا ہے۔عمل انسان کا خالص ہونا چاہے عمل خالص یہ کہ خدا سے بھی اجر کی امید نہیں رکھنا بلکہ کہتا ہے میں اس کے قابل نہیں تھا خدا نے مجھے اس قابل بنایا۔ریاکاری میں بعض اوقات یہ بھی ہوتی ہے بعض دفعہ انسان تہجد کے لیے اٹھے یا کسی اور عبادت کے لیے اچانک تین چار بندوں،دوستوں کو دیکھے۔اور خیال کرے میں نماز نہیں پڑھتا یہ دکھاوا ہو گا ۔ہر گز نہیں یہ سوچے میں ان کے لیے عبادت نہیں کر رھا میں تو خدا کے لیے عبادت کر رھا ہوں ۔شیطان کے فریب میں نہ آئے

*عجب

انسان ہر عمل کرنے سے پہلے غور و فکر کرے یہ کام میں کیوں کر رھا ہوں۔لوگوں کے لیے کر رھا ہوں۔دکھاوے کے لیے کر رھا ہوں یا خالص خدا کے لیے کر رھا ہوں۔اگر یہی عمل کوئی دوسرا مومن انجام دے تو مجھے اسی طرح خوشی ہو گی یا نہیں۔انسان کو شیطان وسواس میں ڈال لیتا ہے کہ نفع و نقصان کے مالک لوگ ہیں۔جب توحید فعالی مضبوط ہو جائے تو انسان سمجھتا ہے عزت و زلت کا مالک خدا ہی ہے۔جب تک توحید صفاتی مضبوط نہیں ہو گی تو انسان فریب کھا سکتا ۔ہم کہتے ہیں اگر فلاں شخص میری مدد نہ کرتا تو میں مر جاتا۔یہ شرک ہے۔توحید صفاتی اگر اندر ہوتی تو انسان اس طرح کہتا۔اگر خدا میری مدد اس شخص کے زریعے نہ کرتا تو میں

ھلاک ہو جاتا۔توحید صفاتی کی معرفت نہ ہو تو انسان
شیطان کے فریب میں آ جاتا ہے۔انسان کو توحید صفاتی و
افعالی کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔شیطان و نفس امارہ
کے فریب بہت زیادہ ہیں۔

عجب کے درجات

عجب کے بہت سے درجات ہیں۔انسان سمجھتا ہے میں عابد
ہو گیا ہوں۔انسان خدا پر احسان جتلاتا ہے کبھی نبی ص پر
اور کبھی آئمہ علیہ السلام پر احسان جتلاتا ہے۔خود کو
پرہیزگار سمجھتا ہے۔انسان کی بدترین قسم ہے۔اس عجب
میں انسان خدا پر احسان جتلاتا ہے۔بعض اوقات عبادات
سے خود کو محبوب خدا اور محبوب انبیاء علیہ السلام
سمجھنے لگتا ہے۔بہت بڑا گناہ ہے۔محبوب خدا خدا سے
ملنے کی تمنا کرتے ہیں۔عجب کا تیسرا درجہ انسان
سمجھتا ہے میں نے اتنی عبادات کی مدرسے
بنائے۔مسجدیں بنائی اب تو میں لائق جنت ہوں
ایک عجب کا واقعہ
ایک عابد تھا بہت عبادات گزار تھا۔وسواس میں شیطان نے
مبتلا کر دیا۔ایک آبادی میں رہتا تھا اچانک پانی غائب ہو
گیا بہت پیاس لگ گئی اچانک دیکھا ایک بندہ ہے پانی کا
مشکیزہ ہے۔اس کے سر پر ۔عابد اس کے پاس گیااور پانی
مانگا۔ اس نے کہا یہ پانی مفت نہیں ہے آدھی عبادت دے
دو۔عابد نے حامی بھر لی ۔اس نے پانی دے دیا۔پھر پانی پی
کے اس کے پیچھے چلنے لگا۔پھر پیاس لگ گئی پانی پینے

کے لیے مشکیزے والے کے پاس گیا اور کہا ایک گلاس اور دے دو اور ساتھ عبادت لے لو۔ بہت پیاسا ہوں۔اس نے دے دیا۔اب غائب ہو گیا۔اچانک اللہ کی طرف سے آواز آئی اے بندہ خدا تو نے دو گلاس پانی میں ساری عبادتیں دے دیں۔شیطان نے تجھے وسواس دیا کہ چالیس سال کی عبادت تیرے لیے کافی ہے۔میں نے تجھے کتنی نعمتیں دی۔کتنی نعمتیں استعمال کرتا رھا۔

عجب کا ایک درجہ یہ بھی ہے جب انسان پر مصائب آتے ہیں تو اللہ پر غضبناک ہو جاتا ہے۔میں اتنا پرہیزگار و نمازی تھا مجھے خدا نے میری فیملی کو خدا نے مصائب میں کیوں مبتلا کر دیا۔عجب کو ختم کریں ۔اگر پوری رات عبادت کی ہے تو غرور نہ کرے۔نماز تہجد کے لیے اٹھ کر خدا پر احسان نہ جتلائیں ۔خلوص و عجب میں فرق یہ ہے جتنی عبادت کر لے۔جب خلوص سے کی ہیں تو اجر نہیں چاہتا۔اگر عجب ہے تو اجر چاہتا ہے ۔

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں۔تمام لذتیں ایک طرف لیکن جو اللہ نے لذت اپنی عبادات میں رکھی ہے اور کسی اور چیز میں نہیں رکھی ہے۔یہ مقام شکر ہے نہ کہ مقام تکبر۔خود پر عبادات پر بھروسہ کرنا ہی عجب ہے۔عجب کرنے والا مقصد عبادت کا خون کر رھا ہوتا ہے۔مقصد عبادت یہ نہیں کہ انسان تکبر کرے۔عجب والا دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے۔امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں عجب کے خاتمہ کے لیے

ایک گناہ گار مسجد میں داخل ہوا اور دیکھا لوگ سجدے میں کچھ نماز میں کچھ دعا میں رو رہے ہیں۔اس گناہ گار نے دیکھا نماز پڑھی اور نفس کو وعظ کرنے لگا اے نفس بدبخت تو گناہوں میں مبتلا ہے۔خدا کی نافرمانیاں میں م مبتلا ہے۔مگر کبھی مالک کا سجدہ میں شکر نہیں کرتا۔کبھی دعا میں نہیں کرتا۔آیا خود کو پست و حقیر سمجھ کر نماز پڑھی سجدہ میں رویا۔رو رو کے دعا کی ۔اتنے میں ایک عبادت گزار عابد آیا نہ ادھر دیکھا نہ ادھر دیکھا بڑے فخر سے نماز پڑھی۔دل میں خیال کیا میں روزانہ عبادات کرتا ہوں یہ لوگ کبھی کبھی آتے ہیں۔امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو مومن تھا وہ منافق ہو کر گیا اور جو گناہ گار شخص تھاوہ مومن بن کر مسجد سے گیا

وہ خسارے میں ہیں جو کہتے ہیں ہم کامیاب ہیں۔شیطان نے بُرے اعمال کو ان کے سامنے سجا کر پیش کیا ہے۔خدا فرماتا ہے۔دنیا میں سب سے زیادہ خسارے میں وہ ہیں جو سمجھتے ہیں کامیاب ہیں.

اتحاد بین المسلمین

جب انسان کو ایک دوسرے کے خلاف کیا جاتا ہے۔ایک دوسرے کے خلاف کیا جائے۔خدا تفرقہ نہیں چاہتا.خدا چاہتا ہے۔کہ آپس میں اتحاد و اتفاق ہو۔شیطان تفرقہ ڈالتا ہے۔شیطان چاہتا ہے مسلمان آپس میں لڑیں۔جو بھی کہیں بھی ہو اگر جھگڑا کروانا چاہتا ہے۔اختلافات بڑھانا چاہتا

ہے تو سمجھ لیں وہ شیطانی گروہ ہے اور جہاں اتحاد و اتفاق نظر آئے جو مرضی خدا و رضا الٰہی ہے وہ رحمان کا گروہ ہے۔بڑی بڑی تقریریں ہو رہی ہیں۔بڑے بڑے مدرسے بنائے جا رہے ہیں۔یہ سب دکھاوے کے ہیں جہاں اختلافات کے درس دئیے جاتے ہیں۔فکر کرنا چاہے۔شیطان ان کے اعمال کو رنگین کر کے پیش کر رہا ہے۔یہ گناہوں کو بہترین سمجھ رہے ہیں

ایک مومن دوسرے مومن کی غیبت کر رہا ہے۔امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔غفلت کا نشہ شراب کے نشے سے زیادہ سخت ہے۔

خدا فرماتا ہے: جو بھی ایک مسلمان کی اہانت کرے اس نے میرے خلاف اعلان جنگ کیا ۔

سب سے زیادہ گھاٹے میں وہی ہے۔جو اختلافات بڑھا رہے ہیں۔جو مسلمانوں کے گرہوں میں اختلافات ڈال رہے ہیں۔اختلافات ہمیشہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے لیکن اتحاد و بھائی چارہ ہمیشہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔

بدترین سے بھی بدترین عجب یہ گناہ ہے کہ ایک مومن کی توہین کی جائے

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں جو بھی عجب میں مبتلا ہو گیا اس کا سب کچھ برباد ہو گیا۔

حضرت موسٰی علیہ السلام نے شیطان سےپوچھا تو اولاد آدم علیہ السلام کو کس طرح گمراہ کرتا ہے۔شیطان کہتا

ہے میں انسان کو اس کے گناہ کم اور نیکیاں زیادہ دکھا کر اسے عجب میں مبتلا کر کے گمراہ کر لیتا ہوں۔
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں شیطان کہتا ہے اگر تین چیزیں جو بھی کرے میں اسے گمراہ کر لیتا ہوں وہ میرا بندہ ہے۔وہ میرا غلام ہے
اگر کوئی انسان اپنے عمل کو بہت بڑا عمل اور اپنی عبادت کو بہت بڑی عبادت سمجھے اور اپنے گناہوں کو بھول جائے اور عجب میں مبتلا ہو جائے۔
اب اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہو گی۔خود کو معیار حق سمجھنے لگتا ہے۔خود کو دوسروں سے افضل سمجھتا ہے۔نہ خود کی اصلاح ہو گی ۔انسان اپنی عبادتوں پر ناز کرنے کی وجہ سے۔انسان کو چاہے اتحاد و اتفاق سے رہے۔انسان میں ہزار نقائص ہوتے ہیں۔
عجب کے لیے وحی
اللہ نے حضرت موسٰی علیہ السلام پر وحی نازل کی اے موسٰی علیہ السلام کل اپنے ساتھ اسے لے آنا جو درجہ میں آپ سے کم ہو۔حضرت موسٰی علیہ السلام بڑے سوچ میں پڑھ گئے مجھ سے کم تر کون ہو سکتا ہے۔حضرت موسٰی علیہ السلام وہ نبی ص ہیں جن سے خدا ڈاریکٹ بات کرتا ہے۔جس کے لیے دریا دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔حضرت موسٰی فکر و سوچ میں ہیں کسے لے جاؤں مجھ سے رتبہ میں کم کون ہو سکتا ہے۔وقت ملاقات ہو گیا دوسرا دن ہو گیا۔راستے میں اکیلے جا رہے ہیں ۔ایک کتے پر نگاہ پڑتی

ہے۔جو غلاظت میں ڈوبا ہوا ہے۔بدبو آ رہی ہے۔سوچا اسے لے جاؤں یا نہیں یہ کتا رتبہ میں مجھ سے کم ہے ۔پھر اچانک خیال آیا۔کس اعتبار سے مجھ سے کم ہے۔مجھے نبی بنانے والا کون ہے۔خدا اور اسے کتا بنانے والا کون ہے۔خدا ۔اس میں میرا کیا کمال ہے۔اسے بچارے کو کتا بنا لیا۔اکیلے چلے گئے پہنچ گئے خدا کے دربار میں۔خدا نے پوچھا اے موسیٰ علیہ السلام میں نے کہا تھا اپنے ساتھ اسے لے آنا جو رتبہ میں تم سے کم ہو کیوں نہیں لائے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:اے پروردگار میں دن رات سوچتا رھا مجھ سے رتبہ میں کم کون ہو سکتا ہے۔میں نے پوری کائنات پر نظر دوڑائی مگر مجھے اپنے سے کم تر کوئی نظر نہیں آیا۔اللہ نے فرمایا:اگر اس کالے کتے کو بھی لے کر آ جاتے تو میں انبیاء علیہ السلام کی فہرست سے تمہیں نکال دیتا ۔

جو نیکی آتی ہے وہ خدا کی طرف سے آتی ہے اور جو مصیبت آتی ہے وہ انسان کی اپنے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے۔انسان کا عقیدہ درست ہونا چاہیے۔عقیدہ اس وقت برباد ہوتا ہے جب انسان عجب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔جب کوئی مصیبت آتی ہے وہ انسان کے گناہوں کیوجہ سے آتی ہے۔لہذا عقیدوں کو درست کریں۔عجب میں مبتلا انسان تھوڑے تھوڑے مصائب پر صبر نہیں کر سکتا۔عجب میں مبتلا انسان حب زات کرتا ہے۔اس کا عمل اپنی زات کی خوشنودی کے لیے ہوتا ہے۔عجب میں مبتلا انسان کا عقیدہ

درست نہیں ہے۔جب تک انسان کا یہ عقیدہ نہ ہو خدا ہم پر ہماری جان سے زیادہ مہربان ہے۔۔تو انسان کا عقیدہ درست نہیں ہے۔انسان ہر لحاظ سے عجب کو ختم کرنے کی کوشش کرے

ہر نماز کے بعد دعا کرے اے خدایا میرے عیوب کو آگاہ کر ۔مجھے میرے عیبوں سے آگاہ کر،اے خدایا ہمیں خلوص عطا فرما۔ہمارا سارا عمل تیرے لیے ہو،اے خدا میرے عقل کو کامل کر دے۔اے خدا میرا خاتمہ خیر پر رہے۔بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو علی علیہ السلام کے ساتھ اور دوسرے آئمہ علیہ السلام کے ساتھ رہے مگر آخری وقت وہ دشمن بن گئے۔بہت خطرہ ہے انسان کسی بھی وقت گمراہ ہو سکتا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو تمہیں تمہارے عیوب سے آگاہ کرتا ہے۔

جن لوگوں نے بڑے بڑے گناہ کیے تھے مگر توبہ کے بعد بخشے گئے مگر ہم عجب میں مبتلا رہے۔

مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں میں جنت کی لالچ میں عبادت نہیں کرتا اور نہ دوزخ کے ڈر کیوجہ سے عبادت کرتا ہوں۔میں اللہ کی عبادت اس لیے کرتا ہوں وہ لائق عبادت ہے۔

نماز میں خیال آنا یہ عبادت نہیں توھین ہے مگر پھر بھی خدا ہمیں عزاب نہیں دیتا۔اگر ایک دنیا کے بادشاہ کے پاس بھی چلے جائیں اس سے ڈر و خوف ہوتا ہے۔اگر اس کو

پیٹھ دکھائیں تو وہ سزا دے مگر جب ہم کائنات کے خالق
کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے دماغ میں
خیالات آتے ہیں۔پھر بھی ہم ایسی عبادت پر فخر محسوس
کرتے ہیں۔نماز دیکھنی ہے تو مولا علی علیہ السلام کی
دیکھیں پاؤں سے تیر نکال لیا جاتا ہے۔نمازخون سے آلود
ہو جاتی ہے مگر مولا علی علیہ السلام کو پتا بھی نہیں
چلتا۔یہ کیفیت ہے مگر پھر بھی مولا علی علیہ السلام فرما
رہے ہیں اے خدایا میں نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔
ایک دنیا کے بادشاہ کے پاس جائیں تو اس کو چند ڈالر
تفحہ میں دیں ساتھ زور سے سخت لہجے میں کہیں اے
بادشاہ اسے قبول کر لے۔تو بادشاہ کی توھین ہو گی
دوسرے لوگ بھی ھنسیں گے کیا کر رھا ہے اربوں کا
مالک ہے اسے چند ڈالر وہ بھی غصہ میں دے رھا
ہے۔اگر اس کے بجھائے انسان چند ٹوٹی پھوٹی تھوڑی
سے رقم دے اور کہے اے بادشاہ میں غریب ہوں میری
حثیت اتنی ہی ہے تو قبول کر۔تو یقیناً بادشاہ قبول کرے
گا۔تو جو کائنات کا بادشاہ ہے۔جو خالق حقیقی ہے۔اس کی
عبادت کہاں ہم کر سکتے ہیں۔چند ٹوٹی پھوٹی عبادات اس
کے سامنے پیش کر کے فرمائیں اے خدایا ہماری عبادت
قبول کر ہم اس لائق تو نہیں ہیں کہ ہماری عبادت قبول کی
جائے۔

*تکبر

وہ کون سے اعمال ہیں جس سے انسان اپنے آپ کو پاک کر سکتا ہے اور وہ مقصد جس کے لیے خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے۔اس مقصد کو حاصل کر سکتا ہے۔

نبی صلیّ اللہ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا:

امام جعفر صادق علیہ السلام نقل فرماتے ہیں۔کفر کا پست ترین درجہ تکبر ہے۔

اگر اگرانسان عجب کا بہترین علاج نہ کرے تو انسان تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔تکبر اتنی خطرناک بیماری ہے کہ شیطان کہ ہزاروں سال کی عبادات تکبر کی وجہ سے برباد ہو گئی۔

تکبر کیا ہے؟

خود کو اعلٰی سمجھنا اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھنا۔ اسے قرآن نے کفر کہا ہے

وجوہات

دولت

پیسہ زیادہ ہونے کی وجہ سے انسان اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور جن کے پاس دولت نہیں ہے ان کو حقیر سمجھتا ہے۔اپنے کو بلند اور دوسرے کو پست سمجھتا ہے۔حتٰی کہ ساتھ بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتا۔امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں:غریبوں و فقیروں کے ساتھ بیٹھا کرو۔ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرو تا کہ تمہارے دل میں تکبر پیدا نہ ہو جائے۔لوگ تکبر میں مبتلا ہو جاتے ہیں حکومت کی وجہ سے

بعض لوگوں کے پاس کوئی عہدہ آ جاتا ہے۔جس کی وجہ سے دوسروں کو پست سمجھنے لگتے ہیں۔تکبر کرتے ہیں۔میں اتنی بڑی پوسٹ پر ہوں۔اتنا بڑا آدمی ہوں۔حالانکہ عزت و زلت خدا کے ھاتھ میں ہے۔
یہ فرعنیوں کے اندر موجود تھا
علم کا تکبر
انسان علم حاصل کرے علم کے ساتھ ساتھ تکبر بھی بڑھتا جائے۔خود کو عالم اور دوسروں کو جاہل سمجھے۔امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں علم شریف کی شرافت کو بڑھا دیتا ہے۔ علم بڑھنے سے تکبر بڑھ جائے تو بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے
عبادت میں تکبر
اگر عبادت زیادہ کرے خود کو بڑا عالم و زاہد سمجھنے لگے ۔انسان دوسروں کو حقیر سمجھے اس نے عبادت کا مقصد ضائع کر دیا۔فاطمہ زہرا علیہاالسلام نے فرمایا: اللہ نے نماز میں سجدہ اس لیے رکھا ہے کہ انسان خاک پر پیشانی رکھ کر تکبر کے بُت کو توڑ دے۔ اگر اس سے عاجزی و انکساری نہ ہو تو یہ عبادت نہیں ہے۔عبادت کا مقصد ہی یہ ہے انسان کے دل میں خدا کی محبت آ جائے اور حب زات کی محبت ختم ہو جائے
خوبصورتی کا تکبر

بعض اوقات انسان کا چہرہ سفید ہوتا ہے اور دوسروں کا چہرہ سیاہ ہوتا ہے۔انسان کے چہروں پر نہیں جانا چاہیے ۔امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں

Beautiful people are not always good,
but good people are always beautifull

ضروری نہیں ہے خوبصورت لوگ اچھے ہوتے ہیں۔لیکن جو اچھے لوگ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ خوبصورت ہوتے ہیں۔انسان سوچتا ہے میں خوبصورت ہوں اگر کوئی بیماری لگ جائے تو اس کا چہرہ دیکھنے کے قابل نہیں رہتا تو انسان کیا کر سکتا ہے۔جلد کا کینسر ہو جائے۔دانے نکل آئیں،جلد جل جائے

- تکبر شیطان
- شیطان ظاہر کو دیکھ رہا تھا۔آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا۔سوچا یہ مٹی سے بنیں ہیں اور میں آگ سے بنا ہوں۔میں ان سے افضل ہوں۔خود کو افضل سمجھنا ہی شیطانیت ہے۔
- تکبر اتنا بڑا گناہ کیوں ہے؟ شیطان نے اپنی غلطی نہیں مانی اور کہا اے خدا تو نے مجھے گمراہ کیا۔دوسری جو شیطانی صفت ہے جس سے انسان بھی شیطان بن سکتا ہے وہ اپنی غلطی تسلیم نہ کرنا ہے۔ہمیں فوراً غلطی کو تسلیم کرنا چاہیے۔یہ تکبر ہے۔جب متکبر غلطی کرے گا اپنی غلطی نہیں مانے گا تو توبہ بھی نہیں کرے گا اور جب توبہ بھی نہ

کرے تو وہ جہنمی ہے۔جو انسان شریف ہے اور اپنے باطن میں طہارت رکھتا ہے وہ اپنی غلطی کو فوراً مان لیتا ہے۔بدترین تکبر غلطی نہ ماننا ہے۔بہت سے کام خود کرنے سے انسان شرماتا ہے

گھر کے کام میں تکبر   امام علی علیہ السلام خود مزدوری کرتے تھے گھر کاکام کرتے تھے۔نبی ص نے دیکھا کچن میں میں امام علی علیہ السلام ۔حضرت فاطمہ علیہا السلام کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔نبی ص نے ان کو دیکھا اور کہا یہ بہترین عبادت ہے۔جہاد فی سبیل کے برابر عبادت ہے۔بعض لوگ اسے بُرا سمجھتے ہیں۔

تکبر کبھی انسان کے موت کا سبب بن جاتا ہے۔

تکبر کا علاج

کچھ لوگوں کو پتا ہوتا ہے ہمارے اندر تکبر ہے مگر کچھ کو پتا بھی نہیں ہوتا ہمارے اندر تکبر ہے۔انسان کو اپنے بیوی بچوں یا اپنے سے چھوٹوں پر غصہ آ رھا ہے تو اس کی دلیل ہے انسان میں تکبر ہے۔اپنے سے بڑے پر غصہ نہیں آتا۔

علم کی وجہ سے تکبر کا علاج

اگر انسان کو علم کی وجہ سے اپنے اوپر ناز ہے۔تکبر آ رھا ہے تو سوچے یہ علم کس نے دیا ہے۔یہ سوچنے کی صلاحیت کس نے دی۔ماں باپ کس نے دئیے۔دماغ کس نے دیا۔پڑھنے کے مواقع کس نے دئیے۔یہ سب اللہ ہی کا دیا ہوا ہے۔ترقی و کمال کو کبھی اپنی زات کی طرف نسبت نہ

دو۔اگر علم کی وجہ سے تکبر میں ہیں۔کتنے ہی ایسے لوگ تھے جو بہت زہین و عقلمند تھے۔اچانک بیمار ہوئے یا چوٹ لگی ان کا حافظہ بھی چلا گیا۔وہ کچھ نہ کر سکے۔کس چیز پر ہم ناز کر رہے ہیں

دولت کا تکبر

دولت کس نے دی؟ سوچ کس نے دی؟

محنت کی ہمت کس نے دی؟ سب خدا ہی کا دیا ہوا ہے۔کتنے ہی ایسے گزرے ہیں جو پہلے دولت مند تھے بعد میں فقیر ہو گئے کچھ نہ کر سکے۔

حکومت کا تکبر

کمال و عزت خدا ہی نے دی ۔کتنے ایسے بڑے بادشاہ گزرے جو پہلے بادشاہ تھے بعد میں جیلوں کے پچھے چلے گئے۔اب کوئی پوچھنے والا نہیں ہے

حُسن و خوبصورتی پر ناز

یہ حُسن کس نے دیا ۔خدا ہی نے دیا تھا۔کتنے ہی ایسے گزرے جو خوبصورت تھے اچانک بیماری سے سیاہ ہو گئے۔اچانک گرنے سے شکل بگڑ گئی۔اچانک منہ میں دانے نکل آئے دیکھنے کے قابل بھی نہ رہے۔اچانک لاعلاج مرض ہو گیا

طاقت و جسم

کتنے ہی ایسے گزرے ہیں طاقتور تھے ۔سمارٹ تھے۔اچانک آکسیڈنٹ ہو گیا۔معزور ہو گئے۔چلنے کے لیے بھی دوسروں کے محتاج ہو گئے

تکبر اصل میں بدترین جہالت ہے۔انسان خود کو دیکھے ۔کبھی تکبر نہیں کرے گا

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اے آدم کے بیٹے کس چیز پر تکبر کر رہا ہے ۔تیری ابتدا اس نجس نطفہ سے ہوئی اور تیری انتہا مردہ ہے

انسان جب اس دنیا میں آتاہے تو انسان کی پیدائش اس نطفہ سے ہوتی ہے جو نجس ہے اور جب اس دنیا سے جاتا ہے تو مردہ ہوتا ہے۔تب بھی نجس اگر مردہ کو ھاتھ لگائیں ۔تو غسل مس میت واجب ہو جاتا ہے۔انسان دو نجاستوان کے درمیان میں ہے۔

غسل میت

جس میں تکبر ہو تو میت کو غسل دے۔کیونکہ جب غسل دے گا تو اسے عبرت حاصل ہو گی انسان کتنا مجبور ہے۔عمل وہی اہم ہے جو انسان کے مرنے کے بعد کام آئے۔دوسرا مقام جنازے کو قبر میں اتارے وقت اس کے ساتھ شریک رہے تا کہ اپنی آخری منزل قبر یاد آئے۔میت کو قبر میں ڈالا جاتا ہے۔اے انسان مٹی کا بنا ہوا تھا اور مٹی میں مل گیا۔انسان تکبر نہ کرنا۔غرور نہ کرنا۔قبر کے لیے تیاری کر لے۔

قبرستان

ھفتہ میں ایک دفعہ قبرستان جائیں اور اپنی آخرت کی منزل کی فکر کریں۔کچھ لوگ پہلے چلے گئے اور ہم نے بعد میں آنا ہے

مریضوں کی عیادت
مریضوں کی عیادت کریں۔غور و فکر کریں۔خدانخواسطہ ہمیں خدا ان خطرناک بیماریاں میں مبتلا کر دیتا تو کیا کرتے۔دیکھیں کس طرح تڑپ رہے ہیں۔جو اتنے طاقتور ہیں ابھی کھڑے نہیں ہو سکتے۔جو دنیا میں تکبر کرتا ہے ۔وہ قیامت کے دن چیونٹیاں کی شکلوں میں آئیں گے ادھر ٹھوکر لگے گی ادھر جائیں گے ۔نبی ﷺ نے فرمایا :جس کے دل میں زرا بھر تکبر ہو گا اس پر جنت حرام ہے

*حسد

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں نفس کی بیماری جسم کی بیماری سے زیادہ خطرناک ہے
نبی ﷺ نے فرمایا: حسد سے بچو یہ اس طرح انسان کو کھا جاتا ہے جس طرح لکڑی آگ کو کھا جاتی ہے۔
خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے۔
حسد کرنے والا خدا پر غضبناک ہو جاتا ہے
حسد بہت بُری صفت ہے۔انسان کو دشمن خدا بنا دیتی ہے۔سب سے پہلا گناہ جو دنیا میں ہوا ہے وہ حسد ہے

حسد کی وجوھات

بغض و کینہ
اس سے بھی انسان میں حسد پیدا ہو جاتی ہے۔
غیرِ خدا سے خوف

انسان خدا کے علاوہ کسی اور سے خوف کرے تو حسد
کی بیماری میں مبتلا ہو سکتا ہے۔
اللہ کی زات پر توکل نہ کرنے سے
انسان جو خدا کی زات پر بھروسہ نہیں کرتا اس کے
بجھائے بندوں پر بھروسہ کرتا ہے ۔بندوں پر یقین رکھتا
ہے
خدا کو دل سے عادل نہ سمجھنا
جو دل سے خدا کو عادل نہیں سمجھتا وہ بھی حسد میں
مبتلا ہو جاتا ہے۔وہ مومن نہیں ہے۔
مومن کا احترام
وہ مومن کا احترام نہیں کرتا ۔
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں ۔مومن کا احترام کعبۃ اللہ
کے احترام سے زیادہ ہے۔حسد والا اس کو نہیں مانتا
۔مومن کی بے احترامی کرتا ہے۔مومن مومن کا بھائی ہے
وہ اس کو نہیں مانتا
حب دنیا
اسے دنیا سے محبت ہوتی ہے۔دنیادار ہے۔آخروت کو
فراموش کر لیتا ہے۔آخرت پر یقین نہیں رکھتا ہے۔
مومنین سے بدگمانی
مومنین کی بدگمانی کرتا ہے۔
محنت نہیں کرتا
اپنی اصلاح نہیں کرتا ۔محنت نہیں کرتا۔luck پر ایمان
رکھتا ہے۔اصلاح کے بجھائے luck پر اعتماد کرتا ہے

استقامت Confidantes
اس کو اپنے اوپر اعتماد نہیں ہوتا ہے۔اسوجہ سے بھی حسد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

تزکیہ نفس

تزکیہ نفس نہیں کرتا ۔علم ہے مگر تزکیہ نفس نہیں ہے۔یہ علم انسان کو حسد میں مبتلا کر دیتا ہے

جہالت

انسان میں جہالت ہے۔خود علم حاصل نہیں کیا ۔محنت نہیں کی ۔دوسروں سے حسد کرتاہے۔بجھائے اس خود علم حاصل کر لیتا۔

علاج

بغض و کینہ

انسان اپنی زات کی وجہ سے کسی کے ساتھ کینہ کرتا ہے۔کسی کے ساتھ ناانصافی کرتا ہے۔جب انسان اپنے نفس کو خدا مانتا ہے۔انسان لا إله إلا الله یعنی میرے پاس کچھ نہیں ہے جو دیا ہوا ہے وہ سب خدا کا ہے۔لا یعنی میرے وجود کا مالک خدا ہے میرا اپنا کچھ نہیں ہے۔اپنی زات کی نفی کرے۔اگر نفرت کرو تو خدا کی وجہ سے اگر کسی سے محبت رکھو تو خدا کی وجہ سے۔بغض و کینہ اپنی زات و اعیال کی وجہ سے نہ ہو ۔اگر ایسا ہو تو انسان مشرک ہے۔اللہ فرماتا ہے اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بخش دوں تو انہیں بخش دو جنہوں نے تم سے ناانصافی کی ہے۔

خوف

انسان جب اللہ کو چھوڑ کر دوسروں پر اعتماد کرتا ہے تو خوف میں رہتا ہے۔انسان خدا کی زات پر توکل کرے۔انسان کو اپنے کام خدا کے حوالے کر دیں۔میرا کچھ نہیں صرف خدا کا ہے۔نفع و نقصان کا مالک خدا ہے۔شیطان ڈرائے گا،غیبت کروائے گا۔تمہیں ڈرائے گا۔ کسی پر یقین نہیں رکھتا

خدا کی عدالت میں شک

خدا کو عادل نہیں مانتا ۔خدا کے احکام میں شک کرے گا۔خدا کے عدل پر یقین نہیں رکھے۔حسد انسان کو دشمن خدا بنا لیتا ہے۔اگر خدا آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرواتا تو شیطان کو پتا بھی نہ چلتا اس میں حسد ہے۔حسد کا پتا اس وقت چلتا ہے جب حالات حسد کے پیدا ہو جاتے ہیں انسان جب حسد والوں کو قیامت میں دیکھے گا اپنا چہرہ بدترین جانور کی طرح ہے تو غضبناک ہو جائے گا خدا پر۔حسد کی غلاظت کا اگر ہمیں معلوم نہیں ہوا تو اس دنیا سے چلے گے تو آگ میں جلیں گے۔

حب دنیا

خدا فرماتا ہے ۔جس میں زرا برابر بھی حب دنیا ہو گی میں اس کے دل میں اپنی محبت نہیں ڈالوں گا

حسد کا ایک سبب دل میں وسعت قلبی نہ ہونا بھی ہے۔مومن کی پہچان وسعت قلبی ہے۔وسعت قلبی نہ ہونے

سے انسان بخیل ہو جاتے ہیں۔وسعت قلبی کا بہت فوائد ہیں۔وہ بخیل ہے جو حسد کرتا ہے

حسد کے نقصانات

دو امام قتل کیے گئے حسد کی وجہ سے۔امام حسن علیہ السلام نے شادی کی۔ان کی زوجہ میں حسد آیا قتل کروا دیا۔امام تقی علیہ السلام نے دوسری شادی کی ان میں حسد آیا مامون کی بیٹی میں حسد آیا امام کو قتل کروا دیا۔
ایک مومن کے دل میں کبھی حسد نہیں آنا چاہیے ۔کیونکہ دو اماموں کو حسد کیوجہ سے قتل کیا گیا۔
حسد وہ غلاظت ہے جو انسان کو دشمن خدا بنا دیتا ہے۔مامون کی بیٹی نے کہا اپنے والد سے میرے ہوتے ہوئے امام تقی علیہ السلام کو کس نے اجازت دی دوسری شادی کی ۔مامون نے کہا میں کیسے اس چیز کو حرام کر دوں جو خدا نے ان پر حلال کی ہے۔یہ سن کر خدا پر غضبناک ہو گئی۔خدا نے کیوں مردوں کو چار شادیاں کی اجازت دی ہے ۔حسد سے انسان خدا پر غضبناک ہو جاتا ہے۔شیطان و نفس امارہ ہمیشہ انسان کو حسد اور دوسری برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔حسد احساس کمتری ہے۔انسان جو حسد کرتا ہے یہ انسان کی باطنی زلت ہے۔جس انسان نے اپنے نفس کو عزت دی ہے وہ کبھی کسی سے حسد نہیں کرے گا۔حسد وہ بیماری ہے جس میں انسان ہمیشہ اس میں رہتاہے اور اندر سے جلتا رہتا ہے
حسد خود کی بربادی

انسان جب کسی سے حسد کرتا ہے۔تو اس کے دماغ میں
دھماکے ہوتے ہیں جس سے انسان کے دماغ سے
Stress Harmoon خارج ہو جاتے ہیں۔انسان Fight
and Flight Mood میں چلا جاتا ہے۔جس سے انسان
کے گردے،معدہ،دل جسم کا ہر حصہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ہر
عضو کو نقصان پہنچتا ہے۔گویا حسد خود کو قتل کرنا
ہے۔زندگی میں دو تین دفعہ تو Fight and Flight
Mood کا خطرہ نہیں ہے لیکن جب بار بار جائیں گے وہ
بہت زیادہ نقصان دہ ہے۔دماغ سے جو پانی نکلتا ہے وہ
سٹریس ھارمون جو زہر ہے جسم کے لیے۔اسی لیے اسلام
نے غصہ،حسد کرنے سے منع کیا ہے۔ہر مسلمان کو بھائی
اور عورت کو بہن سمجھیں ۔اس سے آپ نہ غصہ میں ہوں
گے نہ حسد میں۔پرسکون بھی نہیں ہوں گے کوئی بڑا
کارنامہ بھی نہیں کر سکتے۔امام حسین علیہ السلام فرماتے
ہیں جسے خدا مل گیا اسے ساری دنیا مل گئی اور جسے
خدا نہیں ملا اسے کچھ نہیں ملا
حسد والے کو نور خدا نہیں ملے گا
جس کو روحانی لذتیں نہیں ملتی وہ حیوان سے بدتر ہو
جاتا ہے۔حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔
دوسروں کے عیب
جب حسد کرے گا دوسروں کے عیبوں کو تلاش کرے گا
تو ان کی غیبت کرے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جو دوسروں کے عیبوں کے بجھائے اپنے عیبوں کو تلاش کرتا ہے
واجب چیز کو چھوڑ کر دوسری چیزیں کرے گا۔غیبت کرے گا۔بغض و کینہ کرے گا۔ایمان کو تباہ کر دے گا۔حسد بہت خطرناک ہے۔ہزاروں بار ہمیں چک کرنا ہو گا۔یہ عادت مضبوط ہو گی تو نکالنا مشکل ہو گا۔تزکیہ نفس کریں۔شیطان وسواس ڈالے گا کہ یہ عادت نہیں چھوڑ سکتے۔تیار ہو جاؤ خود کو خدا کی بارگاہ میں لے آؤ۔نیت کر لیں۔اسی نیت کی وجہ سے انسان کو خدا بخش دے گا۔دریا دل بن جاؤ ۔سب کو معاف کر دو خدا تمہیں معاف کر دے گا۔جس کا دل کشادہ ہو گا دنیا میں اس کی قبر بھی کشادہ ہو گی۔
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کچھ نفس کی ایسی بیماریاں ہیں اگر ان سے توبہ نہ کی جائے تو ستر اژدھا بن جائینگے جو اسے قبر میں ڈھنسیں گے
انسان سب کو مخلوق خدا سمجھے ۔

منفی سوچ

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔اپنے لیے وہی پسند کرو جو دوسروں کے لیے پسند کرتے ہو۔ انسانی دماغ میں ایک دن میں تقریباً تیس ہزار خیالات آتے ہیں۔ان میں سے اگر سو بھی منفی سوچیں ہوں۔غیبت، (کسی کے خلاف) ہوں تو یہ انسان کے دماغ اعضاء کو نقصان پہنچاتے

ہیں۔منفی سوچ انسان کے جسم کے لیے زہر کا کام کرتی ہے۔منفی سوچ سے ایک ھارمون خارج ہوتا ہے اور انسان fight and flight موڈ میں چلا جاتا ہے ۔جو بہت ہی خطرناک ہو سکتا ہے۔stress harmon منفی سوچ والوں کو تباہ کر دیتا ہے۔اسی لیے اسلام میں منفی سوچ منع ہے حتی کہ انسان کو دوسروں کے بارے میں غلط خیال بھی نہیں کرنا چاہے اس سے دوسروں کو تو شاہد کوئی نقصان نہ پہنچے مگر انسان خود کو تباہ و برباد کر دے گا

*دولت کی محبت

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔خدا کہتا ہے جس کا صبح و شام حب دنیا میں گزرتا ہے۔وہ ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے فقر دیکھے گا۔وہ ہمیشہ ڈپریشن کا شکار رہے گا ۔
نبی ص نے فرمایا:جس کے دل میں ہمیشہ آخرت کی محبت رہتی ہے وہ پرسکون رہے گا۔اسے ہمیشہ سکون ملے گا۔
مال دنیا کیا ہے۔قرآن نے فرمایا:دنیا کی زندگی بہت مختصر گزر جاتی ہے اور آخرت کی زندگی ابدی ہے۔انسان یقین کر لے انسان ہمیشہ رہنے والے نہیں ہے۔شیطان انسان کو آخرت بھلا دیتا ہے۔موت کو بلا دیتا ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا بادشاہ سکندر اعظم نے وصیت کی تھی جب میں مر جاؤں تو کفن سے باہر میرے دونوں ھاتھ کو کر لینا۔پوچھا گیا کیوں؟ جواب دیا اس لیے کہ اہل دنیا کو پتا چل جائے جب دنیا کا سب سےبڑا بادشاہ اس دنیا سے جارھا ہے ۔اس لیے دنیا سے اتنا ہی حاصل کرو جتنا آ گے لے جاؤ۔

دنیا فانی ہے۔انسان ادھر ہمیشہ نہیں رہے گا۔قرآن فرما رھا ہے۔اے انسان نادان سن موت کے جھٹکے کے بعد جو تجھ سے جو چیز بھی جدا ہو جا اس کا مالک تو نہیں ہے

انسان کو غور و فکر کرنا چاہے۔انسان کیا چیز ساتھ لیکر جائے گا۔مال کام نہیں آئیں گے بلکہ اعمال کام آئیں گے۔

مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔اس دنیا کے حرام میں عزاب ہے اور حلال میں حساب ہے

اس کی قیمت وہی ہے جو موت کے بعد ہم سے جدا نہ ہو ۔

اللہ فرماتا ہے: وَ الۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾

۱۔ قسم ہے زمانے کی۔

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ﴿۲﴾

۲۔ انسان یقینا خسارے میں ہے ۔

اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ۔

انسان خسارے میں ہے مگر وہ نہیں جس میں ایمان کامل ہے۔جس کو اپنے نفس پر کنٹرول ہے۔انسان کے اعمال اچھے ہوں گے تو ساتھ جائیں گے۔

اے انسان محبت کرنی ہے تو خدا سے کر جو تجھے دھوکہ نہیں دے گا۔جو تجھ سے بیوفائی نہیں کرے گا۔ہر انسان کمال چاہتا ہے ۔شیطان انسان کو وسواس میں مبتلا کرتا ہے دولت و بادشاہت کمال ہے مشہوری کمال ہے۔شہرت کمال ہے۔جبکہ حقیقی کمال وہ ہے جس پر پہنچ کر انسان کو ٹینشن نہ ہو اور اس کے بعد کسی اور کی خواہش نہ رہ جائے وہ خدا کی محبت ہے۔کمال حقیقی اللہ کی معرفت ہے۔اس سے انسان کو لذت ملتی ہے۔اس کے بعد انسان کو ٹینشن نہیں ہو گی۔انسان کے وجود کا حصہ دولت نہیں ایمان ہے

چیزیں مہنگی کیوں ہوتی ہیں

انسان کی چاہت جہاں زیادہ ہوتی ہے۔انسان جس چیز کو چاہتا ہے وہ مہنگی ہوتی ہے۔سونا مہنگا کیوں ہے اس لیے کہ انسان اسے چاہتا ہے۔اسے پسند کرتا ہے۔انسان جس چیز کو چاہتا ہے۔جس چیز کو پسند کرتا ہے۔وہ قیمتی ہوتی ہے تو قیمت کا معیار انسان کی چاہت ہے نہ کے سونا

امام زمانہ علیہ السلام کے دور میں

جب انسان کے عقل میں نور آئے گا۔انسان عقل کے معیار پر پہنچے گا۔امام زمانہ علیہ السلام کے علم کا اثر ہو گا سونا ہمارا معیار نہیں ہے۔حدیث میں ہے انسان ایک کلو سونا لیکر کوفہ کی گلیاں میں پھرتا رہے گا ۔ایک کلو سونا ہے زکواۃ کا کوئی غریب ہے تو لے لو مگر کوئی نہیں ملے گا۔

اب تو لوگ عاشق ہیں سونے کی جب انسان کا عقل کامل ہو جائے گا تو انسان فانی چیزوں کا عاشق نہیں ہو گا ابدی چیزوں کا عاشق ہو جائے گا۔

کیا پیسے کمانا غلط ہے

اسلام منع نہیں کرتا دولت کماؤ۔امیر ہو جاؤ۔بلکہ اسلام کہتا ہے دولت کماؤ مگر دولت کی محبت تمہارے دل میں نہیں آنی چاہیے۔انسان کشتی کی طرح ہے ۔کشتی جتنا بھی سفر کرے دریا میں تو خطرہ نہیں ہے۔پیسے کمائیں ۔اربوں ،کروڑوں کما لیں مگر پیسے کی محبت دل میں نہ رکھیں۔خبردار رہیں۔پیسے سے محبت نہ کریں۔انسان کی مثال کشتی کی طرح ہے۔مگر دولت کی محبت جب انسان کے دل میں آ جائے گی تو انسان دریا یا سمندر میں ڈوب جائے گا۔کشتی اسی وقت تک ٹھیک ہے جب تک اندر پانی داخل نہ ہو جائے۔دولت بھی اسی وقت تک ٹھیک ہے جب تک اندر محبت نہ آ جائے۔ایمان بھی غرق ہو جائے گا دین بھی تباہ ہو جائے گا۔پیسے کی محبت آئے گی بھائی دوسرے بھائی کا نہیں رہے گا۔بیٹا باپ کا نہیں رہے گا۔ظالم کی حمایت ہو گی۔پیسے کی محبت سے دنیا میں اسی فیصد گناہ ہوتے ہیں۔شمر امام حسین علیہ السلام کا قاتل بنا پیسے کی محبت سے۔پیسے کی محبت سے انسان قاتل انبیاء علیہ السلام بنتا ہے ۔قاتل امام حسین علیہ السلام بنتا ہے۔

بہترین زندگی کونسی ہے؟

نبی ص سفر پر جا رہے تھے۔ساتھ اصحاب رسول ص بھی تھے۔راستے میں کہا مجھے دودھ چاہے۔صحابہ دوڑتے ہوئے گئے ایک بکریاں والے مسلمان کے پاس اور وہاں دودھ مانگا۔اس نے بہانے بنائے۔وہ بخیل انسان تھا ۔معزرت کر لی۔صحابی نبی ص کے پاس آئے اور کہا اس نے معزرت کر لی ہے دودھ نہیں دیا ہے۔نبی ص نے اس کے حق میں دعا فرمائے۔اے اللہ اس کے رزق میں برکت عطا فرما۔اس کو یہاں رکھ۔اے اللہ اس کو آباد رکھ اس کے بچے یہاں ہی رہیں خوش رہیں۔بہت لمبی دعائیں کی اصحاب حیران رہ گئے

دوسرا گاؤں آیا صحابہ دوڑتے ہوئے گئے وہاں ایک مومن تھا اس کو کہا رسول ص دودھ مانگ رہے ہیں۔یہ مومن نیک تھا۔کہا دودھ کیا بکری زبح کر کے دیتا ہوں۔اللہ کے رسول ص کے لیے جان حاضر ہے۔صحابہ دودھ لیکر آئے اور کہا اللہ کے رسول وہ تو بہت مومن تھا۔بکری زبح کر رہا تھا ہم نے منع فرما دیا۔رسول ص نے دعا کی :اے اللہ اسے کو اتنا رزق دے دے جو اس کے لیے کافی ہو۔یہ محتاج نہ ہو اور اس کی اولاد کو منتشر کر دے۔سارے اصحاب پریشان ہو گئے جو کنجوس تھا اس کے لیے دعا کی دولت مند ہو جائے اس کی اولاد اس کے پاس رہے اور جو عاشق رسول ص تھا اس کے لیے یہ دعا اتنی رزق دے جتنی اس کے لیے کافی ہو اور ساتھ اس کی اولاد کو بھی پھلا دے ۔اصحاب نے پوچھا اے رسول ص یہ کیا

ہے۔رسول ص نے فرمایا: ہم اہل بیت اپنے لیے بھی یہی دعا مانگتے ہیں کہ اتنے رزق دے جو ہمارے لیے کافی ہو جائے۔پھر فرمایا:افضل ترین رزق وہ ہے جو انسان کے لیے کافی ہو۔انسان کسی کا محتاج نہ ہو
رسول ص نے اس کا سبب بھی بتایا۔اگر میری ضرورت دس ہزار ہے مجھے ایک لاکھ دے دیا۔اب مجھے نوے ہزار کا حساب خدا کو روز قیامت دینا ہو گا۔کن کن کاموں میں خرچ کیا۔غرباء،مسکین،قرباء کو دیا یا نہیں۔کس کس کا حق ہے۔امام زمانہ علیہ السلام کو خمس دیا۔اب میری ضرورت تھی دس ہزار تھی میں نے اسراف کر لیا۔ایک گاڑی لے لی۔اللہ کی امانت میں خیانت کی ۔ہم نے لوگوں کا حق کھا لیا ۔
رسول ص نے فرمایا:ہم نے کہا اس کی اولاد جو عاشق رسول ص ہے اس کہ لیے ہم نے کہا اس کی اولاد تیتر بتر ہو جائے یعنی پھیل جائے۔اس لیے کہ یہ سخی ہے اس کی اولاد بھی سخی ہو گی۔اسلام کو بدنام نہیں کرے گا۔اور وہ بخیل تھا اُس کی اولاد بھی بخیل ہو گی۔وہ جہاں بھی جائے گا اسلام کو بدنام کرے گا اس کے لیے ہم نے فرمایا: وہ گھر ہی رہ جائیں۔

پیسے مسلمانوں کے پاس کیوں ہیں؟

کچھ اصحاب نے رسول ص سے شکایت کی اے پیارے رسول ص ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں ہم عبادت گزار و پرہیز گار ہیں۔جبکہ یہودیوں کے پاس بہت پیسے ہیں وہ

امیر ہیں ۔پرہیزگار و عبادت گزار بھی نہیں ہیں۔آپ ص نے فرمایا:اگر اللہ کی نظر میں دولت و حکومت کی قیمت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو خدا دولت اپنے دشمن فرعون کو نہ دیتا۔

ایک بار صحابہ نے شکایت کی ہم کیوں غریب ہیں اور غیر مسلم کیوں امیر ہیں۔رسول ص دریا کے پاس تھے اپنا ہاتھ دریا میں ڈالا اور پھر نکالا ۔پھر فرمایا: دنیا کی زندگی ان چند قطروں کی طرح ہے جو میرے ہاتھ میں آئے ہیں اور آخرت کی زندگی دریا کے پانی کی طرح ہے۔اصل زندگی آخرت کی یے جو مومن کے لیے ہے

*

Depression and Medical Scince

ڈپریشن اور میڈیکل سائنس

undersatanding Trauma

جو شخص ((Stressپریشان رہتا ہے،ڈپریشن کا شکار ہوتا ہے۔وہ Fight and Flight Mood میں چلا جاتا ہے،انسان جب اس حالت میں جاتا ہے تو ایک ہارمون خارج ہوتا ہے۔جو سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔اگر انسان ایک دو بار ڈپریشن میں جائے تو زیادہ مسلہ نہیں ہوتا ۔جب انسان Fight and Flight موڈ میں جاتا ہے دماغ کے اندر دھماکے ہوتے ہیں ۔ہارمون خارج ہوتے ہیں جو ایک زہر کا کام سارے جسم میں کرتے ہیں جس سے انسان انہضام،نظام قلب،لمفٹک سسٹم،ریسپیرٹری (سانس لینے کا

نظام) ،سارے نظام خراب ہو جاتے ہیں۔معدہ کا
السر،کنسر،امراض قلب،جسم میں درجہ،حتٰی کہ انسان
اولاد سے بھی محروم ہو جاتا ہے،عورتوں کو بانچھ پن کا
شکار ہو جاتی ہیں۔اتنی خطرناک بیماری ہے۔انسان میں
نوے فیصد بیماریاں اور بعض ریسرچ کے مطابق 70
فیصد بیماریاں ڈپریش کیوجہ سے ہوتی ہیں۔انسان جب
ڈپریش کا شکار ہو جاتا ہے انسان کا دفاعی نظام
(Humanity syestem)خراب ہو جاتا ہے۔اس سب
علم کو اکھٹا کیا گیا ہے۔اس سے ایک نئی سائنس وجود میں
آئی ہے جسے Psychoneuroimmunology
کہتے ہیں۔

Effect of Depression in your body is biggest web of the world.Stress related disease 90% disease is related is on your stress when stress mood is fight and flight .

انسان کے جزبات اور خیالات کا انسان کی باڈی پر بہت
زیادہ اثر پڑتا ہے۔جزبات کے لحاظ سے انسانی دماغ پچاس
سے زیادہ کیمیائی مرکبات خارج کرتا ہے،جنہیں
Neuropeptides کہتے ہیں،اسی طرح Endrophins
دماغ یہ کیمیائی جان توڑ محنت اور ورزش کے بعد تیار
ہوتا ہے۔جسم کو سکون پہنچاتے ہیں،جس طرح سکون آور
ادویات انسان کو سکون دیتی ہیں اسی طرح ورزش سے یہ
انسان کو سکون پہنچاتا ہے.ڈپریشن سے انسان میں

غصہ،ناامیدی،خودکشی،ہر طرح کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ارسطو کہتا ہے غصہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم ہوتا ہے،

ڈاکٹر کارینگی کہتا ہے۔آپ کی تمام جہدو جہد کا مرکز آج دن ہونا چاہیے جو کل کی فکر کرتا ہے،وہ اپنی توانائی کو برباد کرتا ہے،

ڈاکٹر آسلر کہتا ہے۔کل کی تیاری کرنے کا بہترین طریقہ ہم آج کے کاموں کو پوری محنت و توجہ سے انجام دیں۔

دوسری جنگ عظیم میں تین لاکھ بندے ہلاک ہوئے۔لیکن اسی زمانے میں دل کے امراض سے بیس لاکھ جانیں ضائع ہوئیں،اس میں سے دس لاکھ ایسی بیماری کیوجہ سے اموات ہوئیں جن کا سبب غم ،پریشانی اور اعصابی تناؤ تھا،

جان ملٹن کہتا ہے اندھا ہونا مصیبت نہیں ہے اندھے پن کو برداشت نہ کرنا مصیبت ہے،

مایوسی اور میڈیکل سائنس

جب انسان افسردہ و مایوس ہوتا ہے تو Adernal Glands بڑی مقدار میں ایک رطوبت Corticosteriod اخراج کرتا ہے ۔جس سے جسم میں ٹیومر اور دیگر بیماریاں کے خلاف لڑنے والے قدرتی دفاعی خلیوں (Killer cell) کی تعداد میں کافی کمی ہو جاتی ہے،مایوسی و افسردگی کی حالت میں انسان کو توانائی کی زیادہ ضرورت پیش آتی ہے۔اس کو پورا کرنے کے لیے

منہ میں موجود لعاب میں شامل مدافعتی جراثیم عناصر
Various fighting antibodies بھی تشویشناک حد
تک کم ہو جاتے ہیں۔ہمارے جسم کے زہنی دباؤ سے
نمٹنے کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے۔ہم پیچیدہ صورت
احوال پر کتنا قابو پا سکتے ہیں،دشمن سے زیادہ انسان
خود کا دشمن ہو جاتا ہے۔یہ سب تب ہوتا ہے جب انسان
پریشان ہوتا ہے،منفی سوچتا ہے،مایوس رہتا ہے،ناامیدی و
پریشانی کا شعور اجاگر کرتا رہتا ہے۔اس کے برعکس
انسان جب خوش رہتا ہے یقین کامل رکھتا ہے۔تو کیا ہوتا
ہے؟

علاج

ماہرین ایک اور طریقہ کہتے ہیں۔Gidedimmagenry
کے طریقے کو استعمال کرتے ہیں،جس سے اس کے جسم
کے دفاعی خلیوں کی تعداد خود بخود زیادہ ہو جاتی
ہے،ایک دفعہ ٹی بی سینٹی ٹوریم میں ایک جوان موت کی
کشمکش میں تھا،تمام ڈاکٹروں نے کہ دیا کہ اس کا مرض
ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ڈاکٹروں نے اسے صاف جواب دے
دیا۔لڑکا بہت مایوس و پریشان ہو گیا۔ایک دن اس نے اپنے
آپ سے وعدہ کیا میں نے ٹھیک ہونا ہے۔اس نے رات کو
یہ ارادہ کر کے سویا مجھے کوئی بیماری نہیں ڈاکٹر
جھوٹ بولتے ہیں،سب بکوس ہے میں بلکل ٹھیک ٹھاک
ہوں ۔یہ روزانہ یہی کرتا رھا حتی کہ جب گیارھویں رات
آئی جو بستر سے ہل نہیں سکتا تھا وہ جوان اٹھ کھڑا ہوا

بیماری کو الوداع کہ دیا ۔ڈاکٹروں کی میڈیکل کی دھجیاں اڑا دی سارے اخبار اس نیوز میں بھر گئے۔ایسا کیوں ہوا؟ میڈیسن سے ۔نہیں نہیں بلکہ اس کے ارادے اور یقین و محکم سے جب انسان کو یقین ہو جب انسان خود کا ڈاکٹر بن جائے کوئی مرض اس کو نہیں لٹا سکتا۔

امید کی کرن

انسان جس دماغ سے سوچتا ہے ۔جس دماغ سے سمجھتا ہے۔جب مایوس ہوتا ہے اس دماغ کے خالق کو بھول جاتا ہے۔ماہرین کہتے ہیں Stress پریشان کیوجہ منفی سوچ ،منفی ارادہ،مایوسی ہے۔ابلیس کا کام انسان کو مایوس کرنا ہے ،ابلیس کو ابلیس کہتے بھی اسی وجہ سے کہتے ہیں وہ رحمت خدا وندی سے مایوس ہو گیا۔بہترین انسان وہ ہے جو مسائل کو حل کرتا ہے اور بدترین انسان وہ ہے جو مسائل کو پیدا کرتا ہے۔غم کو بھی اسی طرح قبول کرو جس طرح خوشی کو قبول کرتے ہو انسانی کو ہمیشہ اچھائی سوچنا چاہے،اس سے انسانی کی سوچ مثبت ہو گی،انسان صحت مند رہے گا،کامیابی اصل میں انسان کی خفیہ صلاحیتوں کو منظر عام پر لانے کا نام ہے،انسان کے چھپی ہوئی صلاحیتوں کا استعمال کرنے کا نام کام ہے ،کعبہ خود انسان کے دل میں ہوتا ہے۔اگر انسان کا دل صاف،سوچ مثبت و پاکیزہ ہو جائے تو کعبہ انسان کے اپنے دل میں موجود ہے ،ناامیدی و مایوسی کفر ہے۔وجود خدا سے انکار ہے کیونکہ اگر خدا پر بھروسہ و یقین ہے

تو پھر انسان مایوس کیوں ہو وہی سب کچھ سنبھال لے گا۔پریشانی و مصائب اصل میں ہمیں خدا کے قریب کرنے کے لیے آتے ہیں اگر ہمیں خدا کے قریب کر لیں تو وہ خدا کی طرف سے اگر ہمیں دور کر لیں تو ہمارے گناہوں و اعمال کیطرف سے ہیں۔جب کوئی دوسرا پریشان تھا ہم دیکھتے رہے۔مدد نہیں کی دوسرے کی پریشان کو محسوس نہیں کیا۔اب ہم پر آئی پتا چلا وہ کتنے دکھ و تکلیف میں تھا۔پریشانی اصل میں ایک سبق ہے دوسروں کے دکھ و درد کے سمجھنے کا۔یاد رکھو جب کسی مظلوم کی آہ عرش الہی پر پہنچتی ہے تو عرش کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔یعنی پریشان حال شخص ایک مضبوط و قوی ہے جس کی فریاد خدا تک پہنچ جاتی ہے۔

خوش ہونا ہے تو تعریف سنئے اگر کامیاب ہونا ہے تو تنقید سنئے

ہمیشہ اچھا اخلاق اپناؤ۔

علی ع فرماتے ہیں زندگی کے ہر موڑ پر صلع کرنا سیکھو کیونکہ جھکتا وہی ہے جس میں جان ہوتی ہے اکڑنا مردے کی پہچان ہوتی ہے

امام علی ع فرماتے ہیں لوگ ایسے ہیں ہزار نیکیاں بھول جاتے ہیں ایک بدی کو پکڑ لیتے ہیں

انسان کو چاہے انسان کی اچھائی کو ڈھونڈے کیونکہ وہ خود اچھا ہے اس لیے اچھائی کی تلاش میں ہے۔ہر انسان

میں کوئی نہ کوئی خوبی موجود ہوتی ہے۔انسان اللہ پر یقین رکھے
قرآن
بے شک اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے القرآن زمر53
وہ لوگ جنہوں نے اسراف کیا وہ رحمت خدا وند سے ناامید نہ ہوں(القرآن) میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے سورہ اعراف
تمہارے رب نے رحمت کو اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے سورہ 6آیت ٥٤،
بائبل میں ہے
سلیمان فرماتے ہیں مسکین پر ہنسنے والا اس کے خالق کی اہانت کرتا ہے،جو اوروں کی مصیبت سے خوش ہوتا ہے بے سزا نہیں
بائبل
چھوٹے گا (امثال 5:17) خدا وند عالم سب پر مہربان ہے اس کی رحمت اس کی ساری مخلوق پر ہے۔خدا وند عالم گرتے ہوئے کو سنبھالتا ہے،جھکے ہوئے کو اٹھا کر کھڑا کرتا ہے،سب کی آنکھیں تجھ پر لگی ہوئی ہیں،تو وقت پر ان کو خوراک دیتا ہے(زبور 14-9:145,16)
حضرت داؤد فرماتے ہیں۔اے خدا تیری شفقت کیا ہی بیش قیمت ہے،بنی آدم تیرے بازؤں کے سائے میں پنا لیتے ہیں(زبور 7:56)

جیسے باپ اپنے بیٹے پر ترس کھاتا ہے ویسے ہی خدا اس پر جو اس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے،کیونکہ وہ ہماری سرشت سے واقف ہے (زبور14:13,102)

ابراہیم ع کے لیے خدا نے فرمایا تو سب قوموں کے لیے باعث برکت ہے (پیدائش 2:12)

خدا نے انبیاء کو اس لیے دنیا میں بھجا کہ ان کا آنا انسان کے لیے برکت اور زندگی کا باعث ہے،اسی طرح شریعت الہی کا واحد مقصد انسان کو زندگی عطا کرنا تھا(پیدائش 2:12)

تمہاری بدکاری نے تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جدائی کر دی ہے اور تمہارے گناہوں نے اسے تم سے روپوش کر دیا ہے،کیونکہ تمہارے ہاتھ اور تمہاری انگلیاں بدکاری سے آلود ہیں،تمہارے لب جھوٹ بولتے ہیں اور تمہاری زبان شرارت کی باتیں کرتی ہے،ان کے خیالات بدکاری کے ہیں،تباہی اور ہلاکت ان کے راہوں میں ہےوہ اصلاح کا راستہ نہیں جانتے،ان کی روش میں انصاف نہیں ہے(سیعیاہ 8-2-59)

امام علی ع اور اس کا علاج

اللہ نے یقین و اطمینان میں سکون اور خوشی رکھی ہے،جو بے یقینی و بے اطمیانی کا شکار ہو گا وہ غمزدہ و پریشان ہو گا،ہم دوسروں کی کامیابیاں پر حسد کرتے ہیں یہ بھول جاتے ہیں،اللہ نے ایسی کتنی نعمتوں سے ہمیں نوازا ہے،جب دکھ بڑھ جائیں تو کہو اللہ کے سوا کوئی

طاقت نہیں بچا سکتی،دکھ و مصیبت میں خدا کو یاد کرنا اس بات پر پختہ یقین کرتا ہے کہ یہ وقت جلد گزر جائے گا،اور خدا اس وقت میں ہمارا ساتھ نہیں چھوڑے گا،غصہ،تناؤ،اور پریشانی کے موقع پر سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنے سے دماغ کو سکون ملتا ہے،

انسان کو بچپن میں اس کی والدہ اس کی دیکھ بھال کرتی ہے اس کے خوراک کا خیال رکھتی ہے،اس کی غلطیاں کو معاف کر دیتی ہے،اس سے محبت کرتی ہے،اس کو کوئی نقصان نہیں ہونے دیتی اگر کچھ تلخ کلامی استعمال کرتی ہے تو بھی اس کی اصلاح و فائدے کے لیے یہ ایک ماں کا حال ہے۔وہ خدا انسان کو ماں سے ستر گناہ زیادہ چاہتا ہے ،وہ اس ماں کا بھی خالق ہے وہ انسان کو کیسے تنہا چھوڑے گا،انسان اسے بھول سکتا ہے وہ انسان کو بھول نہیں سکتا،

حضرت موسٰی ع فرماتے ہیں میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو قضائے قدر الہی پر یقین رکھتا ہے پھر بھی غمناک ہوتا ہے،

تدابیر

1;روزانہ ورزش کرو،2,مصیبت سوچو،3,پختہ یقین رکھو خدا تمہارے ساتھ ہے اور جب خدا تمہارے ساتھ ہو تو مخلوق خدا کوئی بگاڑ نہیں سکتی،4,جب غصہ ہو یا پریشان ہوں تو کوئی تصویر یا خاکہ کاغذ پر بنانے لگو،بیٹھ جاؤ یا کمر کے بل لیٹ کر لمبی لمبی سانسیں

لیں،سلاد کی پتیاں چبائیاں،چیونگ (ببل) چبائیں،ناشتہ لازمی کریں اور دوپہر کو کم کھائیں یا بلکہ نہ کھائیں،ارادہ بنا لیں مجھ میں کوئی بیماری نہیں،مجھے جیتنا ہے،میں ہی سب کچھ ہوں،ہار میری مقدر میں نہیں ہے ،جب ہاریں تو ہار کو اپنا ایک تجربہ سمجھیں،اگر سال کے 365 دن میں 364 بار ہار جائیں تو یہ ہار نہیں آپ کو 364 تجربے ملے ہیں،اپنا ارادہ پختہ رکھیں،خدا پر بھروسہ رکھیں،شکوے شکایات سے اجتناب رکھیں،ہمیشہ اچھی سوچ،مثبت سوچ اپنائیں،دوسروں کی عزت کریں،غصہ نہ کریں،گرم موسم میں باہر نہ جائیں،جب غصہ آئے بیٹھ جائیں پانی پی لیں،اپنے سے اوپر نہ دیکھیں اپنے سے نیچے دیکھیں،مثال کے طور پر اگر آپ کے جوتے پرانے ہیں ان کو دیکھو جن کے پاؤں بھی نہیں،اگر حافظہ کمزور ہے انہیں دیکھیں جو دن و رات روڈ پر پڑھے رہتے ہیں،اگر مالی مشکلات ہیں تو انہیں دیکھیں جو بھیگ مانگتے ہیں،ہر جگہ ہر چیز میں تدبر و فکر کریں ،یہ ایک نہیں کئی کتابوں اور یونیورسٹیاں کی تحقیق ہے۔انسان مثبت سوچے تو کوئی بیماری نہیں لگتی۔یاد رکھیں آپ کی ہر سوچ ہر مزاج آپ کے دماغ اور باڈی میں کئی تبدیلیاں پیدا کرتا ہے ،یاد رکھو دوسرے کو سیدھا کرنے کے بجھائے خود سیدھا ہو جاؤ،

غصہ

نبی ص نے فرمایا:غصہ جتنی خباثتیں ہیں ان سب کی چابی ہے
اگر غصہ آ گیا اور انسان کا غصہ کنٹرول سے باہر ہو گیا تو اب انسان ہر گندہ و خطرناک کام ہر بُرا کام کر لے گا۔
غصہ کی تخلیق کی وجہ
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ۔غصہ تمہارے دشمن کے لیے ہے اگر غصہ کو خدا خلق نہ کرتا تو تم بے غیرت ہو جاتے۔تمہارے سامنے تمہاری عزت سے کھیلا جاتا تمہیں اثر نہ ہوتا
غصہ کے تقریباً دس لیول ہیں
غصہ کے لیول
غصے کے بہت سے لیول ہوتے ہیں۔ایک لیول سے دس لیول تک ہوتا ہے۔
۔آخری لیول جو غصہ کا ہے یہ بہت زیادہ خطرناک ہے۔ممکن ہے ایک دم ایک انسان آخری لیول پر پہنچ جائے۔باڈی عقل کے کنٹرول میں نہیں رہتی غصہ کے کنٹرول میں چلی جاتی ہے۔انسان ایک سکینڈ میں محبوب ترین کو قتل کر دیتا ہے۔بیٹا،بیٹی،والد و والدہ کو بھی قاتل کر دیتا ہے اور بعد میں پوری زندگی پچھتاتا ہے۔اس عادت کو معمولی نہ سمجھیں ۔بچے میں غصہ ہے اسے غزا کے زریعے ختم کیا جاسکتا ہے۔سائیکالوجی کے زریعے ختم کیا جاسکتا ہے۔دسواں لیول بہت خطرناک ہے۔چوبیس گھنٹے میں کتنی چیزوں پر اور کیوں غصہ آتا ہے۔صرف

ابتدا میں روکا جاسکتا ہے۔ورنہ انسان قاتل بن جاتا ہے۔حدیث میں ہے اگر انسان غصہ میں ہو تو قرآن کی آیت بھی نہ سناؤ۔وہ غصہ ختم نہیں کرے گا۔حدیث نہ سناؤ وہ بھی اسے نہیں روک سکی گی۔ بلکہ الٹا پٹرول کا کام کرے گی۔بھڑک جائے گا۔آخری لیول پر۔ہر انسان کے غصہ کی وجوہات الگ ہیں ۔غصہ کی بیماری و اسباب کو سمجھا جائے۔بہت سی غزائیں غصہ کا سبب ہیں۔اور آخر میں وہ اعمال کیے جائیں جس سے غصہ ختم ہو جاتا ہے

غصہ کی حالت میں انسان ایک فٹ بال کی طرح ہوتا ہے ۔جدھر شیطان چاہے پھنک دے۔پورا کنٹرول انسان پر شیطان کا ہو جاتا ہے

غصہ کے اسباب

زیادہ کھانا

زیادہ انسان کھائے کا تو ھضم نہیں ہو گا۔نظام ھضم پر اس پر اثر پڑھے گا ۔اس کے ساتھ اس کے دماغ پر بھی اثر پڑھے گا۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:جب کھانا کھاؤ تو تین حصوں میں پیٹ کو تقسیم کر لو۔ایک حصہ کھانے کے لیے ،ایک حصہ پانی اور ایک حصہ ہوا کے لیے چھوڑ دو۔

مرغیاں کا گوشت

مرغیاں جو قدرتی طور پر تیار ہوتی ہیں۔وہ دو سے تین ماہ میں تیار ہوتی ہیں مگر موجودہ دور میں یہ چالیس دن میں کمیکل سے تیار کی جاتی ہیں۔جو انسانی صحت کے

لیے انتہائی مضر ہیں۔اس میں حرام غزائیں بھی پائی جاتی ہیں۔یہ بھی غصہ کا سبب بنتی ہیں۔اور بہت سی بیماریاں جن میں کینسر بھی ہوتا ہے وہ بھی پیدا ہوتا ہے۔اس لیے جب بھی مرغی لے لیں اس کا استبرا کریں پہلے خود حلال غزائیں کھلائیں۔

انڈے اور گوشت

اسی طرح دوسرے انڈے کچھ مرغیاں خالی انڈے دیتی ہیں اور کچھ خالی گوشت ۔یہ کیمیکل اور میڈیسن سے تیار کی گئی ہیں یہ بھی فطرت کے خلاف ہے۔ان انڈوں کے کھانے سے بھی بہت سی بیماریاں لگتی ہیں جن میں سے ایک غصہ بھی ہے

اسی طرح دوسرے جانور بھی جن کو حرام غزائیں کھلائی جاتی ہیں انسان کے لیے مضر ہوتا ہے۔اور جب زبح کیا جاتا ہے ٹھیک طرح نہیں کیا جاتا۔اگر زبح ٹھیک نہیں ہو گا چاہے مرغیاں یا دیگر جانور ہوں تو اس سے خون سارا باہر نہیں نکلے گا۔نتیجہ میں خون اندر رہ جائے گا۔جب خون انسان کھائے گا اس سے عورتوں میں بانچھ پن ہوتا ہے۔اولاد نہیں ہوتی اور کئی بیماریاں لگتی ہیں جس میں غصہ بھی ہے۔

تربیت کی کمی

انسان پر کسی نے نصحیت کی کوئی خامی بتائی تو انسان کو غصہ آگیا۔ کیونکہ اس کی تربیت صحیح نہیں ہوئی ہے۔اسے نصحیت نہیں سکھائی گئی ہے۔

نبی ص نے فرمایا۔غصہ آگ ہے
غصہ کی عادت قوموں ،ملکوں،انسانوں کو تباہ کر دیتی ہے۔

ؐنصحیت

ایک دفعہ مولا علی علیہ السلام اپنے صحابہ کے ساتھ جا رہے تھا فرمایا:مجھے نصحیت کرو۔سب پریشان ہو گئے مولا علی علیہ السلام کو نصحیت۔مولا علی علیہ السلام نے فرمایا:خدا نے جو اثر نصحیت میں رکھا ہے ۔نصحیت کے سننے میں وہ اثر نصحیت کے علم میں نہیں رکھا ہے

مومن کا مقام

اگر مومن پر غصہ آئے تو کیسے روکیں یہ بھی ہماری کم علمی کی وجہ سے ہے۔جس کے دل میں لا إله إلا الله ہے۔وہ ایک مومن پر کبھی غصہ نہیں کر سکتا ۔وہ ایک مومن کی کبھی توھین نہیں کر سکتا۔امام موسٰی کاظم علیہ السلام سب کے ساتھ کعبة الله کا طواف کر رہے تھے۔کعبہ کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا:اے کعبة تجھے الله نے بڑا مقام دیا ہے۔بڑی فضیلت دی ہے۔مگر کعبة کے احترام سے ایک مومن کا احترام زیادہ ہے۔مومن کا احترام بہت بڑا ہے۔کوئی کعبہ کی غیبت کر سکتا ہے؟ کوئی کعبہ کو گالی دے سکتا ہے؟ کوئی کعبہ کی بے احترامی کر سکتا ہے؟ نہیں تو ایک مومن کا احترام کعبہ سے زیادہ ہے

الله کا نیکو کار کون ہے

اللہ نے نیک بندوں کو مخلوق میں چھپا کر رکھا ہے۔اس لیے کسی کو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے وہ تمہاری نظروں میں گناہ گار ہو لیکن خدا کا برگزیدہ بندہ ہو۔ولی خدا ہو۔اور جب ولی خدا کو تنگ کرو گے اس کی بے احترامی کرو گے تو تمہارا ایمان بھی ختم ہو جائے گا اور دنیا میں بھی عزاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

غصہ والی کی غزائیں

آلو سیاہ کھائیں ۔اس سے غصہ ختم ہو جاتا ہے۔صبح پانچ آلو سیاہ کھا لیں غصہ ختم ہو جائے گا

زیتون

غصہ والا شخص زیتون استعمال کریں

غصہ نہ کرنے سے دو قبیلے بچ گئے

قبیلہ کے سردار کو نبی ص کی نصحیت اور پورا قبیلہ تباہی سے بچ گیا۔غصہ نہ کرنا

ایک قبیلے کا سردار بہت دور سے آیا اور کہا مجھے نصحیت کریں۔آپ ص نے فرمایا۔کبھی غصہ نہ کرنا۔اس نے دوبارہ پوچھا پھر آپ نے فرمایا۔غصہ نہ کرنا۔پھر پوچھا نصحیت آپ ص نے فرمایا:کبھی غصہ نہ کرنا۔یہ اپنے قبیلہ میں واپس چلا گیا دیکھا قبیلہ والے جنگ کی تیاری میں ہیں۔دونوں قبیلہ والے آمنے سامنے ہوئے لڑائی کے لیے یہ شخص بھی ساتھ تھا اچانک اسے وہی نبی ص کے دو جملہ یاد آ گئے کبھی غصہ نہ کرنا ۔یہ شخص آگے بڑھا قبیلہ کے سردار کے پاس گیا اور کہا وہ جس کی وجہ

سے ہم لڑ رہے ہیں وہ تو قتل ہو گیا ۔اب ہم دوبارہ ایک نہیں کئ ہزار بندوں کے قاتل بن رہے ہیں غصہ نہ کرنا ۔اس کا کیا فائدہ وہ تو واپس آ نہیں سکتا باقی اتنے زیادہ اور قتل ہو جائیں گے اس کی بات سن کر قبیلہ کا سردار حیران رہ گیا اور صلح کر دی!!

غصہ کا علاج

اگر اسباب جسمانی ہیں تو کچھ غذائیں وٹامننز اور مینرل والی کھانے سے ختم ہو جائے گا۔اگر کوئی نفسیاتی بیماری ہے۔نفس کی بیماری ہے تو ان دعاؤں کے ساتھ نیک اعمال بھی کرنا پڑھیں گے

اسپند Peganum harmala

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں ۔اسپند کھاؤ جو بہتر بیماریاں کا علاج ہے۔جس میں سے ایک غصہ بھی ہے۔انسان کو سرور و سکون دیتا ہے۔

بٹیر

نبی ﷺ نے فرمایا۔بٹیر کا گوشت کھائیں غصہ کو کم کرتا ہے (اس کے انڈے بھی صحت کے لیے بہت فائدہ مند ہیں)

ٹھنڈا پانی

جب غصہ آئے ٹھنڈا پانی پی لیں اس سے غصہ کم ہو جاتا ہے

اگر رشتہ داروں میں سے کسی پر آئے

ان کا ہاتھ پکڑ لے ۔غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا کیونکہ ان کا خون ایک ہے۔

زمین پر ہاتھ

جب غصہ آئے تو زمین پر خاک پر ہاتھ رکھیں ۔اور نفس کو نصحیت کریں۔اے نفس نہ کر کل اسی مٹی میں جانا ہے

کدو

کدو زیادہ کھائیں ۔غصہ کم کرتا ہے

لال کشمش

لال کشمش کھائیں صبح ناشتہ سے پہلے اکیس دانے غصہ کو کم اور عقل کو زیادہ کرتی ہے

آلو سیاہ

ایک پھل ہے جو آلو بخارا کی طرح ہوتا ہے۔غصہ کو کم کرتا ہے۔صبح ناشتہ سے پہلے ۔پانچ سے زائد نہ کھائیں

زیتون کا تیل

زیتون کا تیل استعمال کریں۔غصہ کم کرتا ہے۔

اللہ فرماتا ہے اگر میرے غضب سے بچنا چاہتے ہو تو میرے بندوں پر غصہ نہ کرو۔

زیارات معصومین علیہ السلام و توسل

اگر آپ کو غصہ آیا ہے ۔آپ زیارات کربلا،نجف،یا روضہ رسول ص پر گئے ہوں یا پھر ویڈیو میں دیکھے ہوں تو ایک منٹ کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔زیارات کا تصور کریں۔جن معصومین علیہ السلام کا تصور کریں ان سے مدد طلب کریں

۔ اگر امام علی رضا علیہ السلام کے روضہ پر ہیں تو ان سے مدد طلب کریں،
اگر علی علیہ السلام کے یا نبی ص کے روضہ کا تصور آ رہا ہے آنکھیں بند کر کے تو ان سے مدد طلب کریں۔
اے اللہ کے رسول ص غصہ مجھے حیوان بنا دے گا۔مجھے شمر بنا دے گا۔میری مدد کریں ۔
دوسروں سے غصہ
بعض لوگ کہتےہیں مجھے بچے ،فلاں بندہ غصہ دلاتا ہے۔پھر آپ غصہ کے مالک تو نہ ہوئے غلام ہوئے۔غصہ جدھر مرضی لے جائے۔ناکام اور نامراد لوگ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا کنٹرول دوسروں کے ہاتوں میں ہوتا ہے۔کہاں گئی آپ کی آزادی
، آپ کا اپنا کنٹرول نہیں ہے۔آپ کو دوسرے لوگ کنٹرول کر رہے ہیں۔
امام علی علیہ السلام کا صبر امام علی علیہ السلام راستے میں جا رہے تھے ایک منافق نے آپ کو گالی دی۔آپ نے توجہ نہ کی۔صحابہ نے کہا یا علی علیہ السلام اس شخص نے آپ کو گالی دی آپ کو غصہ نہیں آتا۔مولا علی علیہ السلام نے فرمایا
: شہر میں اور کتنے علی ہیں اس نے کیا پتا کس علی کو گالی دی ہے۔
مولا علی علیہ السلام سمجھا رہے ہیں آپ دوسروں کے کنٹرول میں نہیں ہو۔ اگر غصہ آ رہا ہے ۔مومنین بھی ظلم

ہو رہا ہے۔علماء کی توہین ہو رہی ہے۔اس کے خلاف آواز بلند کرو۔

غصہ کو چیک کیسےکریں؟

چوبیس گنھٹے میں سوچ لیں اور دیکھ لیں کہ کتنی مرتبہ آپ کو غصہ آتا ہے اور اس کی لیول کیا ہے۔

غصہ کی لیول کیسے چیک کریں؟

ایک غصہ وہ ہے جس میں عقل بلکل کام بھی نہیں کرتی۔وہ بہت خطرناک ہے۔انسان پاگل ہو جاتا ہے۔چوبیس گھنٹے میں جب غصہ آتا ہے۔ایک سے دس تک یا ایک سے سو تک الٹی گنتی شروع کریں اگر آرام سے کر لیتے ہیں تو سمجھیں کہ یہ غصہ کا ابھی آخری لیول نہیں ہے۔اگر الٹی گنتی نہیں کر پا رہے۔سو سے نیچے آئیں۔مثال کے طور پر

.100,99,98,97,96,95,94,93,92

اگر نہیں آرہے تو جہاں رکیں آگے نہیں جا رہے مثال کے طور پر 91 پر رک گئے تو غصے نے 91% دماغ پر قابو پا لیا ہے۔جہاں بلکل گنتی کر ہی نہ سکیں وہاں غصہ نے مکمل دماغ پر قبضہ کر لیا ہے

عام حالات میں بھی آپ گنتی کر لیں اور غصہ کی حالت میں بھی خود پتا چلا جائے گا۔

درس اخلاق

روزانہ کم از کم ایک اخلاقی لکچر سنیں یا نورانی احادیث سن کر اس پر عمل کریں۔

*زات کی محبت
نفس کی بہت سی بیماریاں ہیں ۔جس میں انسان کو شیطان مبتلا کر دیتا ہے۔
شیطان چاہتا ہے انسان شیطان کا غلام بن جائے۔خدا سے دور ہو جائے گا ۔
تعصب
یہ انسان کو خدا کے عدل سے دور کر دیتی ہے ۔انسان کو خدا سے دُور لے جاتی ہے۔نبی ص نے فرمایا:اگر کسی کے دل میں زرا بھر بھی تعصب ہو وہ قیامت کے دن ابوجہل جیسے لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔
علم بھی حاصل کرتا رہے۔عبادت بھی کرتا رہے۔قومی تعصب ہو،فرقہ ورانہ تعصب ہو،نسلی تعصب ہو،رنگ کی وجہ سے تعصب کریں،غریب و دولت کی وجہ سے تعصب کریں تو اس گناہ میں شریک ہو جائیں گے۔کیونکہ پہلا تعصب شیطان نے کیا تھا۔خود کو ابتر اور آدم علیہ السلام کو کمتر سمجھتا تھا۔شیطان اسے کہتے ہیں جو اللہ کے بندوں میں تعصب کر کے خود کو افضل سمجھے۔ہم تفرقہ و تعصب کے لیے نہیں آئے ہیں۔
نبی ص نے فرمایا:جس نے بھی تعصب کیا اس نے گویا اپنی گردن سے ایمان کو اتار کر پھینک دیا۔
ہمیں فرق نہیں کرنا چاہے۔مخلوق خدا میں۔جب تعصب ہو گا نہ عبادات قبول ہوں گی نہ ہماری شہادتیں قبول ہوں گی۔اس لیے تعصب سے بلند ہو کر مخلوق خدا کی خدمت

کریں۔ہمارا رب ایک ہے۔اگر کوئی کالا ہے۔تو اس کی مخلوق ہے اگر کوئی سفید ہے پھر بھی اس کی مخلوق ہے۔قوم پرستی سے کتنے انسان مارے گئے ہیں۔تعصب بہت برا ہے۔آج کتنے ملکوں میں بڑی بڑی مسجدیں بناتے ہیں۔مگر کوئی غریب آ جائے تو اسے نکال دیتے ہیں یا تعصب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ قوم پرستی کی وجہ سے مسلمانوں کو رسوائی ہو رہی ہے۔ بے گناہوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔

تعصب رسول ص کو نا پسند تھا

نبی ص دین کی باتیں تعلیم دے رہے تھے۔مسجد بھری ہوئی تھی جگہ خالی نہیں تھی۔اتنے میں ایک عرب شخص آیا۔جو دولت مند تھا۔کوئی اور جگہ نہ ملی ایک مزدور کے پاس تھوڑی جگہ خالی تھی۔اس کے پاس بڑی کراہت سے بیٹھا۔اس کے پسینہ و بدبو سے کپڑے خراب نہ ہو جائیں۔کپڑوں کو سمیٹتے ہوئے بیٹھ گیا۔نبی ص نے دیکھا بہت بُرا لگا آپ نے فرمایا: کیا تیرے کپڑے اسے لگیں گے تو کیا تیری امیری ختم ہو جائے گی یا اس کی غریبی تیرے پاس آ جائے گی۔اس شخص نے معزرت کر لی۔بعد میں جب واپس گیا تو عربوں نے آپس میں میٹنگ کی ہم امیر لوگ ہیں باعزت ہیں۔دولت والے ہیں۔ہم مسلمان ہوئے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہمیں رسول ص غریبوں و مزدورں کے ساتھ بٹھا دیں۔ہمارے لیے الگ وقت و الگ جگہ ہو۔سب نے آپس سے میٹنگ کی ۔پھر سب نبی ﷺ کے

پاس آئے اور یہی کہا ہمارے لیے الگ جگہ اور الگ
ملاقات ہونے چاہیے ۔جس میں غریب و سیاہ نہ آئیں۔آپ
غلاموں کے ساتھ کیوں بٹھیں۔رسول ص خاموش ہو گئے
اور وحی کا انتظار کرن لگے۔
اللہ نے وحی نازل کی اے میرے نبی ص غریبوں کو یہ
کہ کر مسجد سے نہ نکالنا کہ تمہارے لیے ٹائم نہیں ہے
۔امیروں کے لیے ہے۔ورنہ تم میرے نبی نہیں رہو گے ظالم
بن جاؤ گے
اللہ کسی میں فرق نہیں کرتا۔اللہ نے اتنا سخت حکم کیوں
دیا؟ ہمیں بتانے کے لیے کہ اگر میرا نبی ص بھی تعصب
کرے۔تو اسے میں نبوت کے عہدے سے ہٹا دوں گا۔تعصب
نہ کریں کسی کیساتھ۔اس کے
رنگ،نسل،فرقہ،صورت،غربت و امیری کی وجہ سے
ورنہ سارے اعمال برباد ہو جائیں گے
نبی ص نے فرمایا: اپنی زات کی محبت ساری برائیوں کی
جڑ ہے۔
جس طرح دنیا کی محبت خطرناک ہے اسی طرح زات
کی محبت بھی خطرناک ہے۔ساری خطاؤں کی جڑ
ہے۔سارے گناہ یہاں سے جنم دیتے ہیں۔ہر انسان میں زات
کی محبت ہوتی ہے۔زات کی محبت کو ختم کرنے ہی کہ
لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہ السلام آئے۔

زات کی محبت کیا ہے؟

جس انسان کے اندر اپنی زات کی محبت ہو گی۔وہ اپنے زات کا دفاع کرے گا۔وہ اپنی زات کی حمایت کرے گا۔چاہے خطا اس ہی کی ہے۔گناہ اس کا ہی ہے۔مثال کے طور پر اگر کسی گاڑی کو ٹکر مارتا ہے تو خطا اس کی ہوتی ہے تو بھی نہیں مانے گا۔انسان جھوٹ بولے گا۔
لوگ خاندان پرستی کی وجہ سے امام علی علیہ السلام کے دشمن بن گئے۔نسل پرستی کی وجہ سے ۔علی علیہ السلام نے ہمارے قبیلہ کے بندوں کو مارا ہے۔بھائی کو مارا ہے۔علی علیہ السلام سے تعصب رکھتے تھے۔ جن لوگوں نے زبان و قوم کی وجہ سے ظالموں کو لیڈر بنایا ۔دنیا ہی میں وہ رسوا و زلیل ہو گئے ۔سارے ممالک میں
بدمعاشوں نے ظلم کیے۔جب تک عوام کا شعور بلند نہ ہو گا ۔ایک مومن کبھی شرابی و زانی کی پناہ میں نہیں جاتا ہے۔اس کا شعور بلند ہے۔تعصب بہت بُری صفت ہے۔ انسان کو ہر وقت سوچنا چاہے ۔انسان میں حب زات تو نہیں ہے۔جب حب زات ہو گی ہم خدا و آل رسول ص کو نہیں مانیں گے
اپنی محبت کو خدا کی محبت پر قربان کر دو۔یہی انسان کی پاکیزگی ہے
ہماری کیا حیثیت ہے۔جو کچھ دیا ہوا ہے وہ خدا ہی کا دیا ہوا ہے۔ہم اپنے سے محبت کیوں کریں۔انسان اپنی زات کی محبت میں رہے گا تو مصائب بھی ہوں گے ڈپریشن بھی ہو گی ۔انسان اپنی زات کی محبت کو اہل بیت علیہ السلام

کی محبت پر قربان کر دے یہی حیات ہے۔امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں جسے خدا مل گیا اسے سب کچھ مل گیا جس نے خدا کو گنوا دیا اس نے سب کچھ گنوا دیا

سلمان اسے پسند کرتے تھے جسے علی علیہ السلام پسند کرتے تھے اسے نا پسند کرتے تھے جسے علی علیہ السلام ناپسند کرتے تھے۔جسے اہل بیت علیہ السلام ناپسند کرتے تھے

اپنی پسند کو اہل بیت علیہ السلام کی پسند پر قران کر دیتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔سلمان منا اھل بیت اسی وجہ سے بنے اپنی محبت کو اہل بیت علیہ السلام کی محبت پر ترجیح دیتے تھے۔اپنی محبت کو اہل بیت علیہ السلام کی محبت پر قربان کر دیتے تھے۔

حب زات کی محبت ختم کرنے کے لیے جو چیز خود کو پسند ہے۔اس کو غرباء کو دے دو

امام علی علیہ السلام رات کے اندھیرے میں مومنین کی مدد کرتے۔امام حسن علیہ السلام رات کے اندھیرے میں مسلمانوں کے گھر میں جاتے ضروریات کا سامان اٹھاتے اپنے کندھوں پر اور ان کے گھر چھوڑ کر آتے کسی کو پتا نہ چلتا کون چھوڑ کر گیا ہے۔صبح وہی لوگ امام حسن علیہ السلام کے پاس آتے اور گالیاں دیتے کہ آپ کے پاس پیسے ہیں ہماری ضروریات پوری نہیں کرتے ہمیں پیسے نہیں دیتے۔امام پلٹ کر جواب نہ دیتے یہ ان کو نہ بتاتے

رات کو میں ہی چھوڑ کر سامان آتا ہوں۔اسی طرح
دوسرے آئمہ علیہ السلام کی بھی یہی سیرت رہی ہے
جو عمل کریں خدا کے لیے خالص ہو کر کریں۔دکھاوے
کے لیے نہ ہو۔اپنی ذات کی شہرت و محبت کے لیے نہ ہو

*فعل حرام سے بچنے کا کیا طریقہ ہے

نبیﷺ نے کیا طریقہ بتایا ہے؟

نبیﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔اے ابن آدم اگر تیری آنکھ تجھ سے اس چیز کے دیکھنے کا تقاضا کرے جس کا دیکھنا میں نے حرام کیا ہے۔تو میں نے تیرے مدد کے لیے (آنکھوں پر) دو پپوٹے بنائے ہیں۔پپوٹے بند کر لے اور حرام چیز پر نظر نہ کر۔اگر تیری زبان تجھ سے اس چیز کا تقاضا کرے۔جسے میں نے حرام کیا ہے۔تو میں نے تیری مدد کے لیے دو لب بنائے ہیں۔لب بند کر لے اور گفتگو نہ کر۔اگر تیری شرمگاہ تجھ سے اس چیز کا تقاضا کرے جسے میں نے حرام کیا ہے۔تو تیری مدد کے لیے دو رانیں بنائی ہیں ان کو ایک دوسرے سے ملا لے۔اور فعل حرام نہ کر۔

*

inner Power باطن کی طاقت

جس نے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے اسے آلود کیا وہ خسارے میں رہا۔خدا مسلسل قسمیں کھانے کے بعد فرماتا ہے۔کامیاب ہے وہ جو نفس کو پاک کر لے ناکام و نامراد ہے وہ جو نفس کو پاک نہ کر سکے

سورہ الشمس

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

بنام خدائے رحمن رحیم

وَ الشَّمسِ وَ ضُحٰہَا ﴿۱﴾

۱۔قسم ہے سورج اور اس کی روشنی کی،

وَ القَمَرِ اِذَا تَلٰہَا ﴿۲﴾

۲۔ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے،

وَ النَّہَارِ اِذَا جَلّٰہَا ﴿۳﴾

۳۔ اور دن کی جب وہ آفتاب کو روشن کر دے،

وَ الَّیلِ اِذَا یَغشٰہَا ﴿۴﴾

۴۔ اور رات کی جب وہ اسے چھپا لے،

وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰہَا ﴿۵﴾

۵۔ اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا،

وَ الاَرضِ وَ مَا طَحٰہَا ﴿۶﴾

۶۔ اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے بچھایا،

وَ نَفسٍ وَّ مَا سَوّٰہَا ﴿۷﴾

۷۔ اور نفس کی اور اس کی جس نے اسے معتدل کیا،

فَاَلہَمَہَا فُجُورَہَا وَ تَقوٰہَا ﴿۸﴾

۸۔ پھر اس نفس کو اس کی بدکاری اور اس سے بچنے کی سمجھ دی،

قَد اَفلَحَ مَن زَکّٰہَا ﴿۹﴾

۹۔ بتحقیق جس نے اسے پاک رکھا کامیاب ہوا،

وَ قَد خَابَ مَن دَسّٰہَا ﴿۱۰﴾

۱۰۔ اور جس نے اسے آلودہ کیا نامراد ہوا

نفس کو پاک کرنے کی بنیاد

نبی ص نے فرمایا:اگر کوئی حرام غذا کھا رہا ہے اور ساتھ عبادات کر رھا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے پانی کے اوپر عمارت کھڑی کر رہے ہوں
حرام غذا کھا کر عبادات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔
نبی ص نے فرمایا: اگر ساری عبادات دس اجزاء ہیں۔ساری عبادات ایک جز ہیں اور نو اجزاء رزق حلال کے کماے اور کھانے میں ہے۔
ہم ایک جزو کو تو کرتے ہیں مگر جو سب سے اہم جز ہے۔رزق حلال کمانا اور کھانا اس کو بھول جاتے ہیں اسی وجہ سے ہماری دعائیں و عبادات قبول نہیں ہوتی ہیں۔ایک لقمہ حلال ہے۔دوسرا حرام ہے۔تیسرا شعبہ ناک(جس میں شک ہو پاک ہے یا نہیں) چوتھا لقمہ شہوت ہے۔(پیٹ بھر گیا اوپر سے اور کھانا) اور ایک لقمہ عادت ہے(ہم خود سے عادت بنا لیتے ہیں ضرورت نہیں ہوتی مثال کے طور پر چائے،سویٹ،مٹھائی،سگریٹ) تزکیہ نفس کے لیے لقمہ حلال ہونا چاہیے۔تب انسان کا نفس پاک ہوتا ہے۔
نبی ص نے فرمایا:جو کھانا کھا رھا ہے ضرورت نہیں ہے۔لقمہ شہوت ہے۔خدا اس شخص پر حکمت کو حرام کر دیتا ہے۔
پیٹ کو تین حصوں میں تقسیم کریں۔ایک ہوا کے لیے،دوسرا غذا کے لیے،تیسرا

پانی کے لیے
نبی ص نے فرمایا:اگر چالیس دن انسان لقمہ حلال کھائے حکمت کے چشمہ اس کے دل سے پھوٹیں گے اور زبان سے ظاہر ہوں گے۔
انسان لقمہ حلال کھائے تو خدا حکمت کے دروازے اس کے لیے کھول دیتا ہے۔اسے دنیا و آخرت میں آباد ہو جاتی ہے
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔جس کی ساری ہمت صرف پیٹ کے لیے ہی ہو اس کی قیمت بھی وہی ہے جو پیٹ سے نکلتا ہے۔
اللہ نے انسان کو عقل دی ہے۔عزت دی ہے۔اگر وہ پاکیزہ نفس ہو جائے تو جبرائیل سے بھی آگے چلا جاتا ہے۔
پیٹ پر کنٹرول ضروری ہے۔تزکیہ نفس کے لیے بھی نبی ص فرماتے ہیں جو چالیس دن حلال کھائے اور کوشش کرے جو بھی پیٹ میں چیز جائے وہ حلال ہو ۔حلال کے ساتھ اگر طیب غذا ہو زیادہ بہتر ہے.(طیب وہ غذا جو پکانے والا وضو میں پکاتا ہے اور ساتھ ذکر خدا کرتا ہے) ۔تو بغیر عالم کے خدا اسے خود ھدایت کا نور عطا فرمائے گا
خدا خود نور دے گا ھدایت کا۔جس کا استاد خدا ہو اس کی کیا فضیلت کیا ہو گی
احادیث میں ہے۔دو لقمہ حرام سے بچنا دو ہزار رکعت نماز کے برابر ثواب ہے۔

کھانے پینے میں لذتوں کو چھوڑیں گے خدا بہت لذتیں دے گا۔روحانی و معانوی مقامات خدا دے گا۔پیٹ پر کنٹرول لازمی ہے۔ہمارے گھروں کا ماحول یہ ہے ہم بچوں کو بھی پُر خوری سکھاتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ایک فرشتہ ہر رات بیت المقدس سے فریاد بلند کرتا یے جو انسان لقمہ حرام کھاتا ہے ۔اس کی کوئی بھی واجب یا مستحب نماز قبول نہیں ہوتی اور جو رزق حلال کھاتا ہے اسکی عبادتیں قبول ہو جاتی ہیں

انسان کو ہر وقت احتیاط کرنا چاہیے۔رزق حلال کھائیں۔

حقیقی ذکر

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔جب انسان کے سامنے رزق حلال بھی آئے اور حرام بھی انسان حرام چھوڑ کر حلال و پاکیزہ غزا کا انتخاب کرے یہی حقیقی ذکر الٰہی ہے۔یہی زاکر ہے۔

جب دستر خوان پر حلال و حرام آتا ہے ۔تو یہ انسان دیکھتا ہے پاکیزہ غزا کونسی ہے۔انسان رزق حلال کمائے اور کھائے تو خدا اس کی مدد کرے گا۔اسے اکیلا نہیں چھوڑے گا۔اللہ نے پیٹ کا نظام بہت اچھا بنایا ہوا ہے۔پیٹ میں جب لقمہ پڑتا ہے۔فوراً پتا نہیں چلتا ہے۔باقی نظام کا فوراً پتا چل جاتا ہے۔مثال کے طور پر ہمیں کسی نے کاٹا فوراَ پتا چل جاتا ہے۔کسی نے ہمیں مارا فوراً پتا چل جاتا ہے۔لیکن پیٹ کا ہمیں فوراً پتا نہیں چلتا جب تک کچھ ٹائم گزر نہ جائے

۔اللہ ہمیں صبر سکھا رہا ہے۔صبر کا پہلا مرحلہ دسترخوان پر پیٹ کو شکت دینی ہے۔انسان نجس ہو جاتا ہے ۔جس کی ساری کوشش پیٹ کے لیے ہوتی ہے۔جنہیں نے شکم پرستی کو چھوڑ دیا وہ کامیاب رہے۔اگر شکم پرستی کو ختم کر لیں اور خلوص نیت سے عبادات کریں تو پھر انسان کو مستقبل نظر آ جاتا ہے۔پرخوری سے ساری بیماریاں جنم لیتی ہیں چاہے شوگر،کولیسٹرول،دل ،جگر جو بھی بیماریاں ہیں۔شکم پرست کھاتا نہیں بلکہ پیٹ میں پھینکتے ہیں۔

نبی ص نے فرمایا:نفس کو شکست دو اور روحانی طاقت کو بڑھاؤ

نفس کو شکست

بھوک و پیاس

نفس کو شکست دیں۔روزہ رکھ کر۔پیاسے رہ کر ۔بھوکے رہ کر۔خدا کے نزدیک محبوب ترین عمل بھوک و پیاس پر صبر کرنا ہے۔بھوکے و پیاسے رہ کر روزہ رکھ کر نفس کو شکست دی جا سکتی ہے ۔مومن کے لیے ضروری ہے پیٹ کے سامنے ضعیف و زلیل ہو۔جو پُر خوری کرتا ہے اس پر آسماں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔انسان اگر اپنے باطن کو پاک کر لے تو فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے۔اگر شکم پرست ہے تو ساری نعمتوں سے محروم رہتا ہے

نبی ص فرماتے ہیں۔اللہ کے نزدیک محبوب ترین شخص ہے۔جو تفکر کرتا ہے،بھوک و پیاسا رہتا ہے۔
نبی ص نے فرمایا:جو زیادہ کھاتے ہیں اور زیادہ سوتے ہیں۔ان پر خدا غضبناک ہوتا ہے
حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنی قوم سے خطاب میں فرماتے ہیں۔ اگر تم چاہتے ہو خدا نظر کرم ڈالے تو ہمیشہ پیٹ خالی رکھو۔
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں انسان اللہ کے نزدیک جب ہوتا ہے اس کا پیٹ خالی ہوتا ہے
جب انسان کا پیٹ خالی ہو گا تو انسان خدا کے نزدیک ہوتا ہے۔اگر روزے میں بھی ہو اور سجدہ میں بھی پھر ذکر خدا کرے اس کا بہت جلد اور زیادہ اثر ہو گا۔
نبی ص نے فرمایا:ایک لقمہ اگر انسان خداکی خاطر چھوڑ دیا (۔پُرخوری نہ کرے) گویا اس نے بیس راتوں کے برابر ثواب حاصل کر لیا۔
ایک لقمہ عشق خدا میں چھوڑ دے تو اس کا اتنا بڑا اجر و ثواب ہو گا۔عاشق رسول ص کبھی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھاتے ہیں۔پُر خوری یزید و شمر اور ان کے ساتھی کرتے تھے۔
تین چیزیں بہت زیادہ خطرناک ہیں
زیادہ کھانا،زیادہ سونا،زیادہ بولنا
یہ تین چیزیں بہت خطرناک ہوتی ہیں۔

نبی ص نے فرمایا: شیطان کو شکست دیں روزے کے
زریعے
روزہ سب اعضاء کا ہو ساتوں اعضاء کا روزہ ہونا چاہے۔
زیادہ کھانے والوں کو بہت بیماریاں ہوتی ہیں۔مختلف اقسام
کی بیماریاں ہوتی ہیں
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں اگر تم قبرستان میں
جاؤ اور وہاں مُردوں سے پوچھو تم اتنے پہلے کیوں آ
گئے ہو قبرستان میں اگر خدا انہیں بولنے کی اجازت دے
تو کہیں گے پُر خوری کی وجہ سے
عقلمند انسان پُر خوری نہیں کرتا۔ایک سانپ اگر کسی
جانور کو کاٹے تو بہت پیاس لگ جاتی ہے مگر پانی نہیں
پیتا کیونکہ اس کو پتا ہے پانی پیا مر جاؤں گا۔لیکن ایک
انسان کیوں نہیں کرتا۔انسان کا جتنا باطن مضنوط ہے اتنا
ہی کنٹرول زیادہ ہو گا۔اگر کنٹرول زیادہ ہے تو انسان
کامیاب و کامران ہو جاتا ہے۔پُرخوری سے انسان اللہ کے
نزدیک ناپسندترین ہو جاتا ہے۔لہٰذا اربعین نکالو۔اپنے پیٹ
کو حرام سے اور جسم سے گناہوں کو بچاؤ
*غفلت
جن و شیاطین انسان کو مختلف وسواس کے زریعے غفلت
میں مبتلا کر دیتے ہیں۔اگر انسان غریب ہے یا فقیر ہے پھر
بھی محسوس نہیں کرنا چاہے۔کیونکہ خدا نے اتنی بڑی
نعمت دی ہے۔اسے زندگی دی ہے۔اگر کوئی جتنا دولت مند
ہو جائے جتنے پیسے لگا لے ایک دن بھی زندگی کا نہ کم

کر سکتا ہے نہ زیادہ کر سکتا ہے۔جب تک مرضی
پروردگار شامل حال نہ ہو۔ہر انسان کے پاس سرمایہ ہے
مگر وہ غافل ہے۔

وقت

شیاطین کی پہلی کوشش ہوتی ہے انسان کو بُری عادتوں
میں ڈال لوں۔گناہوں میں مبتلا کر دوں۔ہزاروں ایسی چیزیں
شیاطین نے بنا لی ہیں جن کے کرنے سے نہ دنیا کا فائدہ
ہوتا ہے نہ آخرت کا فائدہ ہوتا ہے۔انسان کا وقت ضائع
کرتے ہیں.انسان کو خدا نے موقع غفلت کے لیے نہیں
دیئے ہیں۔شیطان کی کوشش ہوتی ہے ۔انسان اپنے وقت کو
ضائع کر دیں۔ضرور یاد رکھیں جب ایک منٹ گزرتا ہے
۔تو ہماری زندگی کا ایک منٹ کم ہو جاتا ہے۔
۔مگر جب انسان ہوشیار ہوجاتا ہے۔پھر دوسرا حربہ
استعمال کرتے ہیں۔عبادت بھی ہوتی رہی مگر مقصد
عبادت حاصل نہ ہو۔لذت عبادت حاصل نہ ہو جائے۔انسان
کی دنیا و آخرت برباد ہو جائے۔انسان وقت یا تو علم
سیکھنے میں گزارے یا پھر ہنر سیکھنے میں
گزارے۔فضول میں ڈرامے،فلموں،گانوں میں وقت نہ
گزاریں
امام زمانہ علیہ السلام فرماتے ہیں وقت بادلوں کی تیزی
کی طرح گزر جاتا ہے۔انسان کو پتا بھی نہیں چلتا
ہم انسان غافل ہیں۔ہم غفلت میں ہیں۔جنازے اٹھاتے ہیں۔مگر
خود مرنے کو بھول جاتے ہیں۔عمارتیں بناتے ہیں مسجدوں

کو بنانا بھول جاتے ہیں۔سینما گھروں میں جاتے
ہیں۔نمازوں کو بھول جاتے ہیں۔قیامت کا ایک دن پچاس
ہزار سالوں کا ہو گا۔اس وقت ہمارا کیا حال ہو گا۔یہ لوگ
غافل ہیں۔جو لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں۔عظیم الشان
کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔

غفلت سے کیسے بچیں؟

اللہ فرماتا ہے:اگر غفلت سے بچنا ہے تو میرا زیادہ سے
زیادہ ذکر کرو۔

دنیا میں دو طرح کے لوگ ہیں ایک وہ جو ہر وقت اللہ کا
ذکر کرتے ہیں۔لوگوں کو علم دیتے ہیں۔تلاوت قرآن کرتے
ہیں۔دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔یہ اللہ کے نیک بندے ہیں
۔دوسرے وہ جو وقت برباد کرتے ہیں۔غفلت میں
ہیں۔فلموں،ڈرامہ ،اور دوسرے چیزوں میں وقت برباد
کرتے ہیں۔غفلت والے جب ان کی موت ہو گی تو بہت
خطرناک ہو گی۔بہت عزاب ہو گا۔

نبی ص نے فرمایا:جس نے اپنی اولاد کی بہترین تربیت
کی مرنے کے بعد جو نیک کام اس کی اولاد کرے اس کا
ثواب اسے قبر میں ملے گا۔اگر کسی نے اپنے بچوں کی
تربیت صحیح نہیں کی تو یہ گناہ کریں گے تو اس کا عذاب
اس کو بھی ہو گا۔

خدا فرماتا ہے:زمین و آسمان اگر ایک ترازو میں رکھ دیا
جائے اور دوسرے پلڑے میں ذکر لا إله إلا الله رکھ دیا
جائے تو ذکر لا إله إلا الله بھاری ہو گا

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:خدا فرماتا ہے۔میں اُن کے ساتھ بیٹھتا ہوں(خدا کا دوست)۔جو ہمیشہ میرا ذکر کرتا ہے۔
شیاطین ہمیشہ انسان کو خدا سے نافرمانی سکھاتے ہیں۔
ہم زاکر ہیں یا غافل ہیں۔ہمارا ذکر قبول ہو رہا ہے یا نہیں ۔
خدا فرماتا ہے۔جو میرا ذکر کرتا ہے۔اس کی دوستی میری وجہ سے ہو گی اور اس کی دشمنی بھی میری وجہ سے ہو گی۔
وہ شخص جس سے دوستی رکھے گا۔وہ خدا و اہل بیت علیہ السلام کی وجہ سے دوستی رکھے گا اور جو دشمنی رکھے گا وہ خدا کی وجہ سے ،اہل بیت علیہ السلام کیوجہ سے ہو گی

*ذکر خدا

جہاں ذکر خدا نہیں ہوتا ہے ۔مومن کو چاہے وہاں سے اٹھ جائے۔انسان کسی حالت میں غافل نہ رہے۔ہر وقت ذکر خدا کرتا رہے۔جب جہنم والوں سے پوچھا جائے گا جہنم میں کیوں آئے۔کہیں گے غفلت کیوجہ سے خدا سورہ الاحزاب میں فرماتا :
۴۱۔ اے ایمان والو! اللہ کو بہت کثرت سے یاد کیا کرو۔
خدا بتا رھا ہے۔ذکر کرو ۔ذکر پرودگار ،یاد خدا انسان کو کمال تک پہنچا دیتا ہے۔
ذکر سے غافل نہ رہو ورنہ شیطان قابو کر لے گا.شیطان کے وسواس میں آ جاؤ گے۔

نبی ص نے فرمایا:خدا نے کائنات میں سب سے محبوب ترین چیز ذکر خدا کو پیدا کیا ہے
لیکن ذکر زبانی نہ ہو قلبی ہو۔جو ذکر خدا میں مشغول ہو۔توجہ و خلوص کے ساتھ ہو تو اس اسے سکون ملتا ہے۔ذکر عملی بھی ہے۔جو ذکر کریں اس پر عمل بھی کریں ۔اگر کہ رہے ہیں یاغفار اے بخشنے والے مجھے بخش دے۔تو لوگوں کو بخشنے کی صفت اپنے اندر بھی ڈال لیں۔صرف قلبی نہ ہو بلکہ عملی بھی ہو۔جو ذکر کر رھے ہیں تو اس کی صفات کا مظہر بنیں۔اس طرح سے ذکر کرنے سے نجات ملے گی۔
نبی ص نے فرمایا:جو لوگوں کے عیب چپھائے گا قیامت کے دن خدا بھی اس کے عیب ظاہر نہیں کرے گا
۔کسی نبی علیہ السلام کے زمانے میں۔ایک غریب شخص نے یہ حدیث سن لی اس کے دل میں تمنا تھی ایک چادر خرید لے۔ اس نے پیسے اکھٹے کر کے کافی عرصہ کے بعد بازار گیا اور ایک چادر لی واپسی پر چادر لیکر آ رھا تھا دیکھا ایک شخص جو سو رہا ہے دھوتی پہن کر سو رھا ہے ۔دھوتی(کپڑا) اس کے بدن سے ہٹ گیا ہے۔وہ عریاں ہو گیا ہے۔اس کے عیب ظاہر ہو رہے ہیں۔اس کو یہ حدیث یاد آ گئی ۔لوگ اس کا مزاق اڑائیں گے بیچارہ سو رھا ہے اللہ کا نیک بندہ ہے۔اس نے اس کی نیند بھی خراب نہیں کی۔چادر ڈال کر اس پر چلا گیا۔جانتا بھی نہیں ہے اسے کون ہے۔صرف یہی سوچ کر اللہ کا نیک بندہ ہے ۔یہ

فوت ہو گیا۔اس وقت کے نبی کو خدا نے وحی نازل کی اور حکم دیا میرا فلاں بندہ مر گیا ہے اس کی نماز جنازہ خود پڑھو۔وہ میرا نیک بندہ تھا

ذکر کے بہت سے فوائد ہیں۔

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا:کیا مومن پر بجلی گر سکتی ہے اور وہ اس سے مر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا:ھاں مومن پر بجلی گر سکتی ہے اور مر سکتا ہے۔ڈوب کے اور جل کے مر سکتا ہے۔لیکن اگر مومن ذکر خدا میں مشغول رہے تو نہ بجلی گر کے مر سکتا ہے،نہ ڈوب کے مر سکتا ہے اور نہ ہی جل کے مر سکتا ہے

ذکر خدا انسان کی حفاظت کرتا ہے۔انسان ہر وقت ذکر خدا کرتا رہے۔ہمیں معلوم نہیں کب موت آ جائے۔صلوٰات بھجیں،ذکر کریں۔بہت فوائد ہیں۔قبر کا رزق ذکر خدا سے بنتا ہے۔ایصال ثواب کیا ہے۔وہی مُردہ کی قبر میں خوراک مہیا کرنا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت

نبی ص نے فرمایا:جو شخص ہر چیز کا آغاز بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ سے کرتا ہے۔اٹھتے بیٹھے ہر وقت بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ پڑھتا ہے۔تو بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ اس کی عادت بن جائے گی اور جب قیامت میں فرشتے اعمال نامہ دیں گے اس وقت بھی لیتے وقت کہے گا بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ جب پڑھے گا تو دیکھے گا اس میں

تو ایک گناہ بھی نہیں ہو گا۔تو خدا سے عرض کرے گا پروردگار اس میں تو ایک گناہ بھی نہیں ہے ۔میں تو دنیا میں اتنا گناہ گار تھا آواز قدرت آئے گی اے بندے یہ تیرا ہی اعمال نامہ ہے۔مگر جب تو اٹھتے بیٹھتے ہر وقت بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ پڑھتا ہے۔تو ہر چیز کا آغاز میرے نام سے کرتا ہے تو میں تیرے اعمال میں کیسے کوئی گناہ رہنے دوں گا۔ کتنی عظمت ہے۔

اولاد نہ ہونے کا نسخہ

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اگر کسی کو اولاد نہیں ہوتی تو روزانہ سات ہزار بار میاں بیوی دونوں کہیں یہ عمل تجربہ شدہ ہے۔ایک سال تک جاری رکھے

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ ترجمہ: میں اللہ سے اپنے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں

اس ذکر کو پڑھو۔جو ذکر نہیں کرتے وہ غفلت میں پڑھے رہتے ہیں۔انسان اگر ذکر خدا کرے تو گناہوں میں مبتلا نہیں ہوتا ہے۔

دائم الذکر

جو لوگ ہمیشہ ذکر کرتے ہیں ۔دائم الذکر کرتے ہیں۔اس کے بہت فوائد ہیں۔ان کے دماغ عام انسانوں سے کہیں زیادہ تیز ہوتے ہیں۔

جو ذکر خدا سے غفلت کرے گا وہ قیامت کے دن اندھا اٹھایا جائے گا۔ہمیں ساری چیزیں خدا ہی سے ملے

ہیں۔ھاتھی کتنا بڑا ہے۔زبان نہیں دی،دوسرے جانور ہیں ان کو بھی زبان نہیں دی کیوں؟ اس لیے کہ ان کو عقل نہیں دی جب عقل نہیں دی تو معرفت بھی نہیں دی۔یہ خدا کی معرفت حاصل نہیں کر سکتے ۔مگر انسان کو زبان و معرفت بھی دی۔خدا نے اس لیے زبان دی ہے کہ اس کا ذکر کریں نہ کہ خدا کی اور مخلوق خدا کی مخالفت کریں۔ ذکر کریں ۔اسماء کو ملا کر ذکر کرو تو اس کے فوائد زیادہ ہوتے ہیں۔ایک حد آتی ہے اس کے بعد انسان کو ذکر خدا میں لذت آتی ہے۔اس لذت کے بعد فکر شروع ہو جاتی ہے۔خدا سے فرمائیں ذکر کے بعد اے خدا مجھے ایسی فکر دے جس سے لوگوں کے لیے کام کروں۔مومنین کی خدمت کر سکوں۔

آخری زمانے میں ایمان کی حفاظت کیسے کریں ۔بہترین ذکر

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: آخری زمانے میں گناہ زیادہ ہوں گے۔اس زمانے میں ایمان بچانا اتنا مشکل ہو جائے گا جیسے ہاتھ میں آگ کا انگارہ نہیں ٹھر سکتا۔ہر طرف گناہ ہی گناہ ہو گا۔اس زمانے میں مومنین کو چاہیے زیادہ سے زیادہ ذکر کریں۔اصحاب نے پوچھا اس زمانے میں بہترین ذکر کونسا کریں؟ آپ نے فرمایا: اس زمانے میں مومنین گناہوں سے بچنے کے لیے یہ ذکر کریں

يا اَللّٰهُ يا رَحْمنُ يا رَحِيمُ يا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالأَبْصارِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلى دِينِكَ.
خدایا ہمیں دین پر ثابت قدم رکھیہ ذکر زیادہ سے زیادہ کریں

شیطانی وسواس و خوف سے کیسے بچیں

غفلت سبب ہے ۔پریشانیوں کا۔اگر ایک لمحہ کے لیے بھی انسان ذکر سے غافل ہوا تو شیطان وسواس میں مبتلا کر لے گا۔کبھی شیطان وسواس دلاتا ہے۔مختلف خوف دلاتا ہے۔انسان کو خوف دلاتا ہے۔انسان کا سکون برباد کر دیتا ہے۔
ایسے لوگ ہر صبح فجر کی نماز کے بعد
لا إله إلا الله ہزار بار پڑھیں اٹھتے بٹھتے اس ذکر کو زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔سورہ اعراف کی آیت 54,55,56 پڑھیں۔ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ۟ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ یَطۡلُبُہٗ حَثِیۡثًا ۙ وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ وَ النُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِہٖ ؕ اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَ الۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۵۴﴾اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡیَۃً ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ﴿ۚ۵۵﴾وَ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا وَ ادۡعُوۡہُ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ اگر ذکر خدا نہ کریں گے تو شیاطین ان کو گمراہ کر دیں گے۔

ذہنی پریشانی کا حل

جن لوگوں کو ذہنی پریشانی رہتی ہے۔پریشان زیادہ ہوتے ہیں وہ ۔سورہ الناس اور سورہ الفلق زیادہ سے زیادہ پڑھیں کم سے کم ستر بار پڑھیں

جو لوگ جادو وغیرہ کے خوف میں ہیں

وہ آیت الکرسی کو ستر بار پڑھیں

ذکر کی فضیلت

نبی ص نے فرمایا:قرآن پڑھنے کا بہت ثواب ہے لیکن جو نماز کے اندر قرآن پڑھتا ہے اس کا زیادہ ثواب ہے اور جو ہمیشہ ذکر خدا کرتا رہتا ہے یہ جو نماز میں تلاوت قرآن کرتے ہیں اس سے بھی زیادہ افضل ہے

ذکر سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہے۔

خدا فرماتا ہے : جو میرے ذکر میں مشغول رہتا ہے میں خود اس کے سارے کاموں کو ٹھیک کر لیتا ہوں۔

انسان کو خدا کا ذکر کرنا چاہیے۔جو خدا کے ذکر میں مشغول رہتا ہے خدا اس کے مسائل کو کو حل کر لیتا ہے۔یہ بہت بڑی عظمت ہے۔خدا انسان کے کاموں کو کرے۔

اللہ کا خلیل انسان کیسے بنتا ہے؟

حضرت ابراھیم علیہ السلام سے خدا نے پوچھا:اے ابراھیم میں نے تمہیں کیوں خلیل بنایا؟ آپ نے فرمایا: اے خدا مجھے علم نہیں ہے۔خدا نے فرمایا:اس لیے کہ تو ایک لمحہ کے لیے بھی مجھ سے غافل نہیں رہتا۔

زندگی ضائع نہ کرو۔ذکر خدا کرو۔خدا کا دوست بن جاؤ۔

خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرماتا ہے: اے نبی عیسیٰ میں اس کو بھی رزق دیتا ہوں جو میری مخالفت کرتا ہے۔اسے بھی عطا کر دیتا ہے اور اُسے کیسے بھول جاؤں گا جو میری اطاعت کرتا ہے

خدا ظالمین کا ذکر قبول نہیں کرتا

اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل کی۔اے داؤد ظالیمن کو بتا دو میرا ذکر نہ کریں ۔کیونکہ جو میرا ذکر کرے گا میں اس کا ذکر کروں گا تو ظالمین کا ذکر میں کیسے کر سکتا ہوں۔میں تو ان پر لعنت بھجتا ہوں۔جس نے بندوں کا حق کھایا ہے۔جس نے وقت کے امام کا حق کھایا ہے۔خمس نہیں دیتا ۔ایسے لوگوں کا خدا ذکر قبول نہیں کرتا ۔کچھ لوگ عام حالات میں خدا کا ذکر کرتے ہیں مگر مشکل حالات میں بھول جاتے ہیں۔

صبر ایوب

۔حضرت ایوب علیہ السلام پر خدا نے سخت امتحان لیا۔اولاد مر گئی،بیویاں ایک کو چھوڑ کر سب چلی گئیں۔خود بیمار ہو گئے۔جسم میں کیڑے پڑ گئے۔لیکن اس کے باوجود اللہ سے فریاد کی اے خدا تو میرا سارا کچھ تباہ کر دے مگر صرف زبان و دل کو سلامت رکھ میں ہمیشہ تیرا ذکر کرتا رہوں۔

ذکر کے بہت بلند مقامات ہیں اگر شرائط کے ساتھ ہوں۔

ذکر کے شرائط

ذکر کریں اس کے بہت سے شرائط ہیں۔دوسروں کا مال نہ کھائیں
خدا سے غافل نہ ہوں
جو غذا کھائیں طیب و حلال ہو
اللہ کے سوا کسی سے امید نہ رکھنا
غذا جو کھائےحرام بھی نہ ہو اور شعبہ ناک(جس میں شک ہو پاک ہے یا ناپاک)
سید ابن طاؤس کو پتا چل جاتا تھا جس نے غزا پکائی ہے تو پاکیزہ نہیں پکائی وہ ناپاک غزا نہیں کھاتے تھے۔ذکر کے لیے روح بھی اور غذا بھی پاک ہو تو زیادہ پاور فل ہو جاتا ہے۔

ذکر کے مقاصد

انسان اپنے اندر صفات حیوانی کا خاتمہ کرے اور صفات نورانی پیدا کر دے۔ذکر صغیر بارہ ہزار بار اور ذکر کثیر سوا لاکھ بار ہے۔
ازکار کے بہت سے مراحل ہیں۔شیطان انسان کو دائم الذکر نہیں ہونے دیتا ۔شدید مراقبہ کریں اور دعا بھی کریں۔دائم الذکر بن جائیں۔

فتوحات

ذکر کے مقاصد میں یہ بھی ہے انسان فتوحات حاصل کرے۔جو سورہ فتح میں خدا نے فرمایا: اللہ نے اپنے حبیب کو فتح نصیب کی

ذکر کا انتخاب

اس کے لیے ضروری ہے سورہ معین کر لیں۔ازکار معین کر لیں۔24 گھنٹے میں ازکار خدا کی تقسیم کر دیں۔جب آپ جاگتے ہوں۔صبح کا ذکر الگ ہے۔دوپہر کا ذکر الگ ہے۔رات کا ازکار الگ ہیں۔حالات و وقت کے مطابق ذکر کیا جائے تو اس کی لذت زیادہ ہوتی ہے۔

دعا جوشن کبیر

جو چیز چاہیے تو اس کے مطابق ذکر منتخب کر لیں۔ازکار کو ملا کر پڑھیں اس سے ذکر کا پاور زیادہ ہو جاتا ہے۔اگر چار ازکار کو اکھٹے ملا کر پڑھا جائے تو اس کی پاور بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔شہوت پرستی،شکم پرستی،نفس پرستی،انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔

باطن کی پہلی فتح

یہاں استغفار کریں اگر یہ ذکر کیا جائے تو بہت بہترین ہے۔

لا إله إلا الله استغفر الله

ایک ایک گناہ کو یاد کر کے ذکر کرے۔اے خدایا مجھے بخش دے۔اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔بار بار یہ ذکر کرے۔نفس کو پاک کر لے۔یقیناً یہ نفس کی فتح کا پہلا مرحلہ ہے۔دائم الذکر یعنی ہمیشہ ذکر کرنے والا بن جائے۔خدا سے مدد حاصل کرے۔اے خدایا تیرے مدد کے بغیر میں فتح نہیں کر سکتا۔اے خدا مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے سے دور نہ کرنا

مراقبہ

مراقبہ یعنی توجہ ۔اب مراقبہ کریں۔شدید مراقبہ کی ضرورت ہے۔کبھی دیکھتے ہیں لذت مل رہی ہے اور کبھی نہیں مل رہی۔اب غور کریں۔جس دن لذت محسوس نہیں ہوتی۔تفکر کریں کونسے کام کیے جو خدا کی ناراضگی کا باعث بنے۔جس سے لذت ختم ہو گئی۔ کیا گناہ کیا ہے؟ کیا مکروھات کی ہیں؟ توجہ کریں فکر کریں،ہو سکتا ہے ہمارے نظر میں چھوٹا گناہ ہو مگر خدا کے نزدیک بڑا ہو۔نیک کاموں کے کرنے سے لذت عبادت زیادہ ہو جاتی ہے۔اور گناہوں کے کرنے سے لذت کم ہو جاتی ہے۔

نبی ص نے فرمایا:مومن گناہ کو پہاڑ سمجھتا ہے گریہ کرتا ہے۔توبہ کرتا ہے۔

کافر گناہ کو چھوٹا سمجھتا ہے

لہذا پہلے یہی ازکار کریں۔کم سے کم بیس منٹ سجدہ میں کریں۔چلتے پھرتے بھی کریں ۔ذکر تنہا نہ ہو بلکہ ساتھ عمل بھی ہو

ذکر کی اقسام

ذکر کی بہت سی اقسام ہیں وہ ذکر کریں جس سے آپ میں لذت زیادہ پیدا ہو۔معانی سے واقف ہوں۔دائم الذکر بن جائیں

زبان سے ذکر

بہت بلند بلند آواز سے ذکر کریں۔

زبان سے آہستہ

ایک ذکر زبان سے ہے جو بلکل آہستہ آہستہ ہے جو صرف آپ سن سکتے ہیں۔

ذکر خفی

بہت ہی آہستہ آہستہ ذکر جو ہوتا ہے

خدا کا امر

خدا کے امر کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا۔جس کا خدا نے حکم دیا ہے اس کو بجھا لانا اور جس سے منع کیا ہے اس سے رک جانا بھی ذکر خدا ہے

اللہ کے ننانوے

اللہ کے 99 نام ہیں۔انتخاب کریں کس نام سے آپ کو زیادہ لذت ملتی ہے۔

دعا جوشن کبیر

دعا جوشن کبیر میں اللہ کے ہزار سے زائد نام ہیں یہاں سے انتخاب کر لیں کہاں سے زیادہ لذت ملتی ہے۔خد کے کس نام کے ذکر کرنے سے زیادہ لذت ملتی ہے۔ہر انسان کو مختلف ازکار سے لذت ملتی ہے۔

کوئی بیمار ہو جائے تو ذکر کرے

یاشافی، یا معافی

دشمن پر غلبہ کے لیے ذکر

اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْقَوِیُّ القائم

اے خدا ظالمین سے مجھے بچا

غربت میں ہو تو ذکر

یَا غَنِیُّ (غنی،جو کسی کا محتاج نہ ہو

وہ ذکر جس سے انسان تھکتا نہیں ہے

-

زبان شاہد تھک جائے جس سے انسان تھکتا نہیں ہے وہ انسان کی زندگی کا حصہ ہے۔وہ سانس لینا اور سانس باہر نکالنا ہے۔ہونٹ نہیں ھل رہی مگر ذکر کر رھا ہے ۔ سب سے زیادہ ثواب اسی ذکر کا ہے۔ ساتھ بیوی بچوں کو بھی پتا نہیں چلتا۔ زبان پر انگلی رکھ لیں پھر زور سے سانس لیں اور دل سے دماغ سے سانس لیتے وقت کہیں لا إلہ اور جب سانس باہر نکالیں تو کہیں۔إلا اللہ

سانس لیتے وقت لا إلہ

سانس باہر نکالتے وقت کہیں۔ إلا اللہ

سانس کا بھی مراقبہ کریں۔اب اس کا درجہ بلند ہو گیا ہے۔اب سانس بھی یاد خدا کے بغیر نہ گزرے۔اس ذکر کی بہت لذت ہے۔

۔ ذکر لا إلہ إلا اللہ کا بہترین طریقہ

اگر قبلہ رُخ ہو کر وضو تو لازمی ہے۔دل پر ہاتھ رکھ کر پورے وجود کے ساتھ پوری طاقت کے ساتھ اگر پندرہ منٹ ذکر کریں۔سانس لیں ناک سے اوپر تک اور سانس لیتے وقت لا إلہ اور نکالتے وقت إلا اللہ تو اس سے اگر ذکر صحیح کر رہے ہیں۔تو پورے جسم میں بہت لذت محسوس ہو گی۔اگر لذت محسوس نہیں ہو رہی تو گریہ کریں خدا سے اے خدا گناہوں کی وجہ سے مجھے لذت

نہیں مل رہی۔اے خدایا مجھے اپنے ذکر میں لذت عطا فرما۔

جب بہت زیادہ پریشانیاں ہوں۔کسی چیز کی سمجھ نہ آ رہی ہو تو

نماز امام زمانہ علیہ السلام پڑھے جو نماز فجر کی طرح ہے۔حاجت رواہی کرتی ہے۔اور جب سورہ الحمد پڑھے تو

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۵﴾

۵۔ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اس آیت کو سو مرتبہ پڑھیں۔رکوع و سجود میں ذکر تین بار نہیں سات بار کہے

سُبْحَانَ رَبِّی الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہِ

اور جب سجدہ میں جائے تو سات بار

سبحان ربی العلی و بحمدہ

نماز ختم ہو جائے تو سجدہ کرے جس میں لا إله إلا الله اور سو بار صلوٰات پڑھے۔دعا امام زمانہ علیہ السلام پڑھے۔جب نماز ختم ہو جائے کچھ سمجھ نہیں آتا ۔ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں تو ذکر خدا کرے

یَاھَادِیْ اے خدا مجھے ہدایت دے۔ بارہ ہزار بار اگر یہ ذکر کیا جائے،کھڑے ہوتے وقت،بیٹھتے وقت،سجدہ میں تو خدا کی تجّلی ہو گی۔آپ کو پتہ چل جائے گا کیا کرنا ہے

لاعلاج مرض

اگر کسی کو کوئی بیماری ہے۔جس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ہر ڈاکٹر سے رجوع کر چکا ہے تو ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا ہے۔پوری دنیا نے آپ کو ٹھکرا دیا ہے۔آپ پھر بھی خدا سے مایوس نہ ہوں۔دو رکعت نماز امام زمانہ پڑھیں۔سو بار صلوٰاۃ پڑھیں۔ستربار سورہ الحمد اور چار قل ستر ،ستر بار پڑھیں۔ستر بار آیت الکرسی اور پھر ستر بار صلوٰاۃ پڑھیں۔اس کے بعد تمام شب و روز جب بھی جاگ رھا ہو یہ ذکر کرے۔یا شافی،یا معافی،یا کافی بارہ ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ پروردگار کی طرف سے بیماری ختم ہو جائے گی۔جب بھی کوئی مشکل ہو تو ذکر خدا کریں ۔

ذکر کی پہلی منزل

صلوٰات

اولیاء خدا بیان کرتے ہیں۔آپ غافل نہ رہیں۔چوبیس گھنٹے میں دس ہزار بار صلوٰات پڑھیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ وعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

کوشش کریں دس ہزار بار سورہ الحمد یا سورہ اخلاص کا ختمہ نکالیں۔اس سے آپ کو وہ چیزیں مل جائیں گی جو آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔سورہ الحمد کے بہت سارے فوائد ہیں۔جب اس آیت پر پہنچیں

اِيَّاکَ نَعبُدُ وَ اِيَّاکَ نَستَعِينُ ﴿۵﴾

۵۔ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

تو اللہ سے مدد طلب کریں۔اے خدا میں تیرا حقیر بندہ ہوں
میری مدد فرما۔اگر دل انسان کا پاک ہو جائے ۔تو خدا کا
لطف ہو جاتا ہے۔ پہلی منزل میں ان ازکار کا انتخاب کریں
جس کے معانی سے واقف ہوں۔جس سے زیادہ لذت ملتی
ہے۔ہر انسان کا مزاج الگ ہے۔اسی لیے ہر انسان کی لذت
بھی الگ ہے۔جس ذکر سے جسے زیادہ لذت ہو وہی ذکر
کرے۔خدایا مجھے بھی ان میں شامل کر دے جن پر تو
تجلیاں نازل کرتا ہے۔ذکر کو معین کر لیں۔ایک ہزار،دو
ہزار،دس بیس ہزار،اگر معین نہیں کرو گے تو دل غفلت
میں پڑ جائے گا۔پہلے ٹائم دیکھ لیں پھر سو بار پڑھ
لیں۔پھر ٹائم دیکھ لیں اب اتنے ٹائم میں اتنا ذکر کیا ۔اب
تسبیح نہ بھی ہو تو ٹائم سے اندازا لگا لیں۔
خدا کے مختلف ازکار ہیں۔ہر ایک ایک خزانے کی چابی
ہے۔جو ذکر سے کھل جاتے ہیں۔کوئی مخلوق کی خدمت
چاہتا ہے،کوئی اماموں کی زیارت چاہتا ہے۔مختلف خزانوں
کی مختلف چابیاں ہیں۔خدا کی قربت حاصل کرنے کے لیے
ذکر کریں۔

دل کو زندہ کرنے کے لیے ذکر

پہلے مرحلے میں انسان کا دل مردہ ہوتا ہے۔اس مردہ دل
کو زندہ کرنے کے لیے یہ ذکر پڑھےَ ُ
یَاحَیُّ (ہمیشہ زندہ رہنے والا)
یَا قَیُّوْمُ (سب کو قائم رکھنے والا اور سنبھانے والا)

خدا تو حیات دینے والا ہے۔جب تک تو چاہے گا میں حیات رہوں گا۔اے خدا کوئی اور خیال نہ آئے۔اے خدا میرے قلب کو زندہ کر دے۔میں ہمیشہ تیرے ذکر کرتا رہوں۔ہر انسان اپنی رکاوٹیں دور کریں جو ازکار میں رکاوٹیں بنیں۔ہر انسان کی رکاوٹیں مختلف ہیں۔کچھ کھیلوں میں،کچھ فلموں میں ،کچھ فضول کاموں میں وقت برباد کرتے ہیں۔اپنے آپ کو خدا کے دربار میں لے آئیں۔شیطان ملعون آپ کو خدا کے دربار میں رکھنے نہیں دیتا ۔آسان ذکر کریں جس سے لذت زیادہ ہو۔اے خدا میرے دل کو زندہ کر دے میں ہمیشہ دائم الذکر بن جاؤں۔

خیالات پر کنٹرول کے لیے

امام علی علیہ السلام نے فرمایا:خیالات پر کنٹرول کے لیے یہ آیات پڑھیں چوبیس گھنٹے میں ستر بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سورہ اعراف

پڑھیں۔ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ یَطۡلُبُہٗ حَثِیۡثًا ۙ وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ وَ النُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِہٖ ؕ اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَ الۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴿۵۴﴾اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡیَۃً ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ﴿ۚ۵۵﴾وَ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا وَ ادۡعُوۡہُ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴿۵۶

اس کے علاوہ زکر خدا کرو۔خدا کے ناموں سے توسل کریں۔ یاحاضرو یا ناظرہ بار بار پڑھیں
اے خدا تو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔اے خدا تو ہر جگہ موجود ہے
اپنے خیالات پر کنٹرول کریں۔تقوٰی یہ نہیں ہے کہ نیکی کرو اور گناہ سے رک جاؤ بلکہ تقوٰی کی اعلٰی درجہ یہ ہے کہ گناہ کا خیال بھی نہ آئے۔
نبی ص نے فرمایا: اگر دو رکعت نماز کوئی خلوص و توّجہ سے پڑھے جس میں کوئی خیال بھی نہ آئے میں ضمانت دیتا ہوں کہ اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔
اللہ کے ہر نام کا ختمہ یعنی چالیس دن ذکر کریں۔چار چار اسماء کو ملا کر پڑھیں۔شیاطین کو اپنے سے دور کریں
قرآن سے ذکر کا انتخاب
انسان قرآن کی آیات سے بھی استفادہ کر سکتا ہے ۔اس آیت کو پڑھے
سورہ العلق اَلَم یَلَم بِاَنَّ اللہَ یَرٰی ﴿۱۴﴾
۱۴۔ کیا اسے علم نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے ؟
اے خدا تو دیکھ رھا ہے۔اے بندہ غافل تجھے نہیں معلوم تیرا پرودگار تجھے دیکھ رھا ہے۔استغفار بھی کریں ۔دعا بھی کریں۔اے خدا ایک لمحہ کے لیے بھی مجھے غافل نہ کر۔نفس امارہ تیرے دربار سے مجھے نکالنا چاہتا ہے۔دعا بھی کرتے رہیں اور ازکار بھی پھر عادت بن جائے گے
برزخ کیسے دیکھیں؟

مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔موت کو یاد کرو۔موت کو یاد کر کے روئیں۔
کوئی شخص چاہتا ہے۔اسے برزخ نظر آئے تو وہ سورہ حشر کی اس آیت کی تلاوت کرے۔اس کو پہلے قبر بعد میں ساری برزخ اپنی دکھائی جائے گی۔قبر میں اس کو عزاب ہو وہ بھی دکھایا جائے گا۔انشاء اللہ
الغٰلِمُ الغَیبِ وَ الشَّہَادَۃِ ہُوَ الرمٰنُ الرَّحِیمُ﴿۲۲﴾
۲۲۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غیب و شہود کا جاننے والا ہے، وہی رحمن رحیم ہے۔
پہلے انسان کو خیال آتا ہے پھر گناہ کرتا ہے۔اس لیے خیال کو کنٹرول کر لیں
زیارت قبر خیال پر قابو کیلئے
زیارت قبور کریں۔جا کر قبروں کو دیکھیں۔آپ نے بھی کل اسی جگہ جانا ہے۔زیارت عاشورا پڑھیں،زیارت آل یسٰین پڑھیں۔دعا کریں اے خدا ایک لمحہ کے لیے مجھے اپنے سے جدا نہ کر۔تو کریم ہے مجھے معاف کر دے۔
پہلی منزل ذکر کی

باطن کی اصلاح

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: باطن کی اصلاح کے لیے ذکر کرو۔
یا اَلْقُدُّوْسُ   (عیبوں سے پاک)
مولا علی علیہ السلام نے دعا کمیل میں بتایا

یانُوْرُ یَا قُدُّوْسُ پڑھو (النور روشنی ،ھدایت و بصارت دینے والا)
ھدایت کے لیے پڑھو
یااَلْھَادِیْ (ہدایت دینے والا)
اے خدا مجھے ھدایت دے
تاکہ تمہاری اندر حیوانی صفات ختم ہو جائے۔ ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے جائیں ۔اے خدایا میری حیوانی صفات،غصہ کی صفات،شہوت،نفس سے غلامی ختم کر دے۔خدایا میرے اندر ریاکاری و دنیا کی محبت ختم کر دے۔خدایا میرے باطن کو پاک کر دے۔خدایا میرے گناہ معاف کر دے۔مجھے خلوص عطا فرما۔دعا کریں خدایا مجھے زیارت اہل بیت علیہ السلام دے،مجھے ایثار دے،میرے باطن کو نورانی کر دے

دشمن پر یا نفس پر غلبہ کا ذکر

علامہ حلی کے والد نے خلوص دل کے ساتھ سوا لاکھ بار پڑھا۔تو بنی عباس کی ظالم حکومت کا خاتمہ ہو گیا جو ذکر انہوں نے پڑھا وہ یہ تھا
اَلْقَادِرُ   قدرت والا
اَلْمُقْتَدِرُ(قوت ظاہر کرنے والا)
اَلْقَوِیُّ
ُ(وہ طاقتور زات جس پر کبھی بھی ضعف طاری نہ ہو)
القائم

جس ذکر سے ظالم حکومت ختم ہو گی اس ذکر سے نفس کی حکومت کو ختم کر دیں۔اے خدایا نفس امارہ پر مجھے قدرت حاصل کر دے۔اے خدایا جب تک تیری مدد شامل نہ ہو میں کچھ نہیں کر سکتا اپنے نور سے میرے دل کو منور کر دے ۔جب تمام صفات کا خاتمہ ہو جائے تو مومن کی نماز تہجد کبھی قضا نہیں ہوتی

دوسری منزل

اب حب زات کے خاتمہ کے لیے ذکر کرو۔بُری صفات تو ختم ہو گی۔اب زات کی محبت ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

لا إله إلا الله

لا یعنی میں کچھ نہیں ہوں۔اپنی زات کی نفی کریں۔اپنے نفس کی نفی کریں۔اے خدایا میں کچھ نہیں ہوں۔جو کچھ ہے وہ تو ہی ہے۔اے خدایا حب زات تو باقی ہے۔اس کا خاتمہ کریں۔اے خدایا میں ضعیف و مسکین ہوں۔تو میرا مالک ہے میں تیرا بندہ ہوں۔جب تعریف و توھین برابر ہو جائے تو اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔کسی نے ہماری غیبت کی ہے یا ہمارے بارے میں بُرا کہا ہے تو فوراً ہم اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔یہ زات کی محبت ہے۔دوستی و دشمنی خدا کے لیے رکھیں۔انسان کا مقصد یہ ہے اپنی زات کی محبت خدا کی محبت میں قربان کر دو۔اس نیت سے ذکر کرو۔لا میں کچھ نہیں ہوں جو عزت دی ہے تو نے دی ہے مجھے اپنی محبت دے اے خدایا میں تیرا حقیر بندہ ہوں میرا اپنا

کچھ نہیں ہے جو بھی ہے سارا تیرا دیا ہوا ہے۔اپنی شخصیت کی نفی کریں۔اے خدایا جو کچھ ہے وہ تیرا دیا ہوا ہے۔اس منزل پر پہنچ جاؤ کہ تعریف و توھین برابر ہو جائے۔جب کوئی اچھا کام کرے تو اسے اتنا ہی خوش ہو جتنا خود کر تے وقت خوش ہوا تھا۔

تیسری منزل

اس کے بعد جب حب زات ختم ہو گئی ہے تو اب ذکر کرے۔اب علم کے دروازے اس کے لیے کھلیں گے۔اب جو ذکر کرنا ہے وہ قلبی ہے۔

یا اَلْعَلِیْمُ (ہر مخفی بات سے باخبر)

ی یا اَلْحَکِیْم (حکمت والا)

چوتھی منزل

اب آپ کی روح پرواز کرے گی۔اس دنیا سے نکل کر اگلی منزل ہے۔آپ روح پرواز کرے گی۔اب روح کی بلندی کا ذکر ہے ۔اب جو ذکر کریں ہے وہ قلبی ذکر سے بھی بلند ہے۔اب آپ کی منزل بہت بڑھ جائے گی ہو سکتا ہے۔انسان کی اصلی شکلیں بھی نظر آنے لگیں۔انسان حیوانوں کی شکلوں میں نظر آنے لگیں۔کوئی شہوت پرست شاید خنزیر سے بھی بدتر نظر آئے مگر آپ کسی سے نفرت نہیں کرنا۔کوئی بداخلاق کتے سے بدتر نظر آئے مگر ان سے نفرت نہیں کرنا۔اگر نفرت کی تو جتنا اوپر گئے تھے فوراً اتنا ہی نیچے گِر جاؤ گے۔اوپر جانا مشکل ہے نیچے آنا ایک دم سے آ جاتا ہے۔اس لیے احتیاط

کریں۔شیطانی وسواس میں نہ آئیں۔اب جو ذکر کرنا ہے یاستارو
اس ذکر کو کریں۔اس منزل میں خدا کی معرفت ہو جاتی ہے۔لوگوں کے لیے دعا کریں ۔

محبت خدا کی منزل تجلی خدا

اب خود بخود خدا کی محبت حاصل ہو جائے گی۔محبت خدا کے بعد تجلّی کا مقام ہے۔اب اس کی روح دکھائی جائے گی۔روح میں کتنی طاقت و لذت ہے۔روح کی تجلی ہے۔یہاں رکنا نہیں ہے۔شیطان دھوکہ دے گا یہ آخری منزل ہے۔تجھے اسم خدا کی تجلی ہو گی۔شیطان کے دھوکے میں نہیں آنا۔یہ آخری منزل نہیں روح کی تجلی کی پہلی منزل ہے۔شیطان دھوکہ نہ دے کہ اب آگے ضرورت نہیں تو ولی خدا بن گیا ہے۔یہ تجھ پر تجلیاں ہو رہی ہیں۔بندہ کہے اے خدایا میں کچھ نہیں تھا تیرا کرم ہوا۔یہاں زیادہ سے زیادہ شکر اللہ پڑھیں۔ انسان خدا کے اسماء کی تجلی کر سکتا ہے۔انسان کو دائم الذکر ہونا چاہیے۔
اے بندہ غافل تجھے نہیں پتا خدا تجھے دیکھ رہا ہے

*Love of God خدا سے محبت

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:عاشق خدا اگر ایک لمحہ کے لیے بھی خدا سے دور ہو جائے۔اس کا دل پھٹ جائے گا اس کی موت آ جائے گی۔

کیونکہ ہم ان مقامات سے محروم ہیں۔اس لیے کہ محبت خدا ہمارے دلوں میں نہیں ہے۔دنیا فانی ہے اور محبت خدا لافانی ہے۔

ہم فکر نہیں کرتے ۔ہم غفلت میں ہیں۔نعمت سے تو پیار کرتے ہیں۔مگر نعمت دینے والے رب الرحیم کو بھول جاتے ہیں۔اگر تمہارے گردے فیل ہو جائیں کوئی دوست ایک گردہ دے دے۔تو کتنی محبت کریں گے اُس سے؟ اس نے میری جان بچا لی ہے۔اسی طرح آنکھ ختم ہو جائے کوئی دے دے۔تو کتنا اس سے محبت کریں گے۔کتنا اس کا احسان مند رہیں گے۔مگر جس نے سارا جسم مفت میں دیا ۔اس سے ہم غافل کیوں ہو جاتے ہیں۔قرآن میں اللہ نے بیس بار لقااللہ یعنی اللہ سے ملاقات کا لفظ استعمال کیا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔خدا کو آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا ہے۔جو انسان ذکر خدا میں ڈوبا ہوا ہے۔کوئی چیز ہم نہیں دیکھتے مگر اسی سے پہلے ہم خدا کو دیکھتے ہیں۔

یعنی جو شخص ذکر خدا میں ڈوبا ہوا ہے۔وہ قلب سے خدا کو دیکھتا ہے۔مناجات شعبانیہ پڑھیں۔

محبت خدا کیسے حاصل کریں؟

جب اولیاء خدا دعا پڑھتے تھے۔خدا کی آواز بھی سنتے تھے۔لبیک لبیک میرے بندے لبیک۔اگر کسی کے برزخی کان کھل جائیں تو پرندوں و درختوں کی تسبیح بھی انسان سن سکتا ہے۔اگر دل کے کان کھل جائیں تو انسان اپنے

رب کی آواز سن سکتا ہے۔یہ انسان کی معراج ہے۔سب سے بلند درجہ ہے۔نماز اگر حضور قلب سے ہو تو مومن کی معراج ہے

حدیث معراج

نبی ص جب معراج پر گئے۔نبی ص سے خدا نے فرمایا:
اول عبادت یہ ہے انسان شروع کرے خاموش رہنے سے اور روزے سے۔(خاموشی سے مراد یہ ہے زبان سے کوئی بات نہ ہو۔واجب ہو۔مستحب ہو۔کیونکہ اٹھارہ گناہ کبیرہ ہیں زبان سے۔زبان سے وہی کہے جو رضا الٰہی ہو۔)روزہ(ساتوں اعضاء کا ہو) تو میں اس کو حکمت عطا کرتا ہوں۔جس کو معرفت مل گئی وہ مقام یقین تک پہنچ گیا۔ اس کی نشانی یہ ہے جو مقام یقین تک پہنچ جائے اسے خدا کے علاوہ کسی کا خوف نہیں ہوتا ۔جب سارے خوف ختم ہو جاتے ہیں۔تو بندے کی رضا میری رضا ہوتی ہے۔میرا بندہ وہی کرتا ہے جو میں چاہتا ہوں۔پھر اس کو میں تین صفات عطا کرتا ہوں۔وہ ہر حال میں شکر کرتا رہتا ہے۔دوسری چیز وہ ایک لمحہ کے لیے بھی مجھ سے غافل نہیں رہتا ہے اور تیسری چیز میں اس کے دل میں اپنی محبت کا نور ڈال دیتا ہوں۔پھر وہ میری وجہ سے ہی کسی سے محبت و نفرت کرتا ہے۔
یہ سب کچھ حاصل کرنے کا طریقہ وہی ہے زبان و پیٹ پر کنٹرول

حکمت خدا جسے عطا کرتا ہے۔اسے پہلے معرفت دیتا ہے۔اور معرفت سے پہلے خاموش رہنا ہے۔معرفت کے بعد مقام یقین ہے۔
گناہ گار لوگ موت و حیات سے غافل ہیں۔مومنین کا مقام بہت بلند ہے۔لیکن وہ غفلت میں مبتلا ہیں۔خدا نے بہت بلند مقام انسان کو عطا کیے ہیں۔حدیث معراج یہ کہ رہی ہے اے انسان خدا تجھے وہ عزت دینا چاہتا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کو دی ہے۔لیکن انسان غافل ہے۔نہیں سمجھ رھا۔خدا کہ رھا ہے میں اس کے دل کی آنکھیں کھول دوں گا وہ بندہ میرے خزانوں کا امین ہے۔وہ دنیا سے بے نیاز ہیں۔ہم نماز پڑھ رہے ہیں مگر محبوب خدا نہیں بنے

کون عاشق خدا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: عاشق خدا وہ ہے اس کا جسم لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے مگر اس کا دل ہمیشہ یاد خدا میں رہتا ہے۔
محبوب خدا ہی کی وجہ سے خدا مصائب و پریشانیوں کو روک دیتا ہے۔ہم خدا کو بھول جاتے ہیں۔ہم نعمت سے محبت کرتے ہیں مگر نعنت دینے والے کو بھول جاتے ہیں
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں علم آسمان و زمین میں نہیں ہے بلکہ تمہارے قلب میں ہے ۔جب انسان خدا سے محبت کرنے لگے گا یہی علم ظاہر ہونے لگے گا۔
سب سے پہلی رکاوٹ ہمارے گناہ ہیں۔سچی توبہ کریں۔جب تک گناہ ہیں ہم قربت خدا،محبت خدا حاصل نہیں کر سکتے

ہیں۔امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں۔آندھی ہے وہ آنکھ جو خود کو خدا کے دربار میں نہ سمجھے
امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:وائے ہو اے انسان تو خدا کی دی ہوئی نعمتوں سے گناہ کرتا ہے۔
گناہ کو یاد کر کے آنسو بہاؤ۔اگر رو رو کر گناہ سے توبہ کرو گے تو خدا نہ صرف گناہ معاف کر دے گا بلکہ گناہ کے بدلے اس کو نیکیاں میں بدل دے گا۔

گناہ گار کی توبہ کا خدا انتظار کرتا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ۔کائنات میں کوئی کسی کا اس شدت سے انتظار نہیں کرتا ۔جتنا پرودگار ایک گناہ گار کی توبہ کے لیے کرتا ہے
خدا انتظار کر رھا ہے۔آ جاؤ پرودگار کی بارگاہ میں توبہ کر لیں۔توبہ کے دروازے خدا بند نہیں کرتا کھلا ہوا ہے۔

توبہ کی شرائط امام علی علیہ السلام کی زبانی

١۔جس گناہ سے توبہ کرے دوبارہ وہی گناہ نہ کرے۔
٢۔جب وہ گناہ یاد آئے اس سے نفرت کر۔جب گناہ یاد آئے تو پریشان ہو جا خود سے اس گناہ کی وجہ سے نفرت کر
٣۔ جو قضا نمازیں یا واجبات رہتے ہیں وہ ادا کریں۔کسی کے حقوق ہیں وہ بھی ادا کر
٤۔ اگر بدن حرام غذا سے بنا ہے تو روزہ رکھ رکھ کر حرام بدن کو ختم کردے
٥۔ اگر جتنا عرصہ عیش و عشرت میں گزارہ ہے اتنا ہی عرصہ سخت ترین و فقیری میں گزار ۔

سجدہ میں جا کر گریہ کر ہر سجدہ میں کم سے کم سو یا دو سو بار کر۔ذکر
لاالٰہَ اِلا اَنتَ سُبحانکَ اِنی کُنتُ مِنَ الظاٰلِمِین"

یاد خدا میں آنے والے آنسو کا وزن

آنسو نکالیں۔قیامت میں فرشتے انسان کے آنسو لائیں گے۔جب انسان توبہ کرتا ہے وہ آنسو ۔اور خدا سے فرمائیں گے پروردگار ہم ان آنسوؤں کا وزن نہیں کر سکتے خدا فرمائے گا اے فرشتو تم رہنے دو اس کا اجر میں خود اپنے بندے کو دوں گا۔اس سے بھی افضل شہید کے خون کے قطرات ہیں

کم از کم چوبیس گھنٹے میں ایک طولانی سجدہ کر
حضرت شعیب علیہ السلام عشق خدا میں اتنے روتے تھے۔محبت خدا میں اتنے روئے کہ آنکھوں کی روشنی ختم ہو گئی پھر خدا نے آنکھوں کا نور عطا کیا ۔پھر اتنا روئے پھر نور چلا گیا۔پھر خدا نے عطا کیا اس کے بعد بھی عشق خدا میں رونا نہیں چھوڑا۔تیسری بار بھی رونے سے آنکھیں ختم ہو گئی ۔خدا نے فرمایا: اے شعیب اتنا کیوں روتے ہو؟ کیا جنت کا شوق ہے؟ کیا جہنم کا خوف ہے؟ شعیب علیہ السلام نے فرمایا:اے خدایا نہ مجھے جنت کا شوق ہے نہ مجھے جہنم کا خوف ہے میں تیری محبت میں روتا ہوں۔میرا دل کرتا ہے تجھ سے ملاقات کروں۔اس کا خدا نے یہ اجر دیا کہ موسٰی کلیم اللہ کو ان کا خادم بنا لیا وہ نبی خدا ہیں۔اتنا روتے ہیں عشق خدا میں ہم غافل ہیں۔

*نماز تہجد
انسان فنا کے لیے نہیں خلق ہوا ہے۔بلکہ بقا کے لیے خلق ہوا ہے۔عاشق خدا بادشاہ ہے۔جسے خدا اپنی محبت کا نور دیتا ہے۔اسے نوازتا ہے۔یہ جو کہتا ہے اسے خدا قبول کرتا ہے۔پہلے گناہوں کو مٹائیں۔توبہ وہ عمل ہے جس سے محبت خدا ملتی ہے۔توبہ اس وقت تک نہیں ملتی جب تک انسان نماز تہجد نہیں پڑتا۔نماز تہجد سے ارادہ مضبوط ہوتا ہے۔کیونکہ گناہ میں اسی لیے گرتا ہے اس کا ارادہ کمزور ہوتا ہے۔جہاں ارادہ مضبوط ہوتا ہے وہاں اس کی شخصیت مضبوط ہوتی ہے۔انسان گناہ سے بچ نہیں سکتا۔نماز فجر سے ایک دو گھنٹہ پہلے اٹھنا ارادہ کی مضبوطی کے لیے بہت بہترین ہے۔
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں میرے نزدیک دو رکعت نماز تہجد پوری کائنات کے خزانوں سے افضل ہے۔ کائنات میں زمین بھی ہے۔خزانہ بھی ہیں۔مگر امام فرما رہے ہیں پوری کائنات سے نماز تہجد افضل ہے۔دو رکعت نماز تہجد کی کیا فضیلت ہے۔ہم غافل ہیں۔

فضائل نماز تہجد کلام امام صادق ع

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔نماز تہجد خدا کی خوشنودی کا سبب ہے، فرشتوں سے دوستی کا سبب ہے،پیغمبروں کی سنت ہے۔نماز تہجد معرفت کا نور ہے،وسیلہ ہے مقام یقین پر پہچنے کے لیے۔نماز تہجد سے جسمانی صحت ملتی ہے۔نماز تہجد شیطان کو پریشان

کرنے کا سبب ہے۔نماز تہجد دشمن کو شکست دیتی ہے۔نماز تہجد سبب ہے دعا کے قبول ہونے کا۔نماز تہجد سبب ہے سارے اعمال کے قبول ہونے کا،نماز تہجد سبب ہے روزی میں برکت کا۔نماز تہجد سبب ہے موت کے فرشتوں سے دوستی کا،سبب ہے قبر میں نرم بستر کا،سبب ہے قبر میں روشنی کا،جواب ہے منکر و نکیر کا،وفادار دوست ہے قبر سے قیامت کا،لباس ہے عالم برزخ کا،نور ہے برزخ و قیامت میں چلنے کا،ایک دیوار کی طرح حفاظت تیرے اور جہنم کی آگ کی،

نماز تہجد نامہ اعمال میں سب سے وزنی چیز ہے،نماز تہجد جنت کی چابی ہے،

اتنے فضائل ہیں۔نمازتہجد کے.اگر کوئی آپ کو ایک لاکھ ڈالر دے رات تین بجے آپ کو نیند نہیں آئے گی۔لیکن ہم غافل ہیں نماز تہجد کے فضائل سے۔

خدا فرماتا ہے۔میرے بندوں میں ایسے بندے بھی ہیں جو مجھ سے محبت کرتےہیں اور میں ان سے محبت کرتا ہوں۔جھوٹ بولتا ہے وہ جو کہتا ہے میں خدا سے محبت کرتا ہوں اور نماز تہجد کے وقت سوتا رہتا ہے۔

خدا کے نیک بندے ہیں جو رات کو اپنے محبوب کے لیے جاگ جاتے ہیں۔ہم غافل ہیں۔عاشقان خدا تہجد کا انتظار کرتے ہیں۔

فضائل تہجد کلام خدا سے

خدا نے اپنے نبی کو وحی نازل کی

میرے بندوں میں سے ایسے بندے بھی ہیں جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ان کے دل میری طرف اچھی طرح مائل ہیں اور میں بھی ان کا اچھی طرح خیال رکھتا ہوں۔میرے نبی وہ مجھے یاد رکھتے ہیں میں انہیں یاد رکھتا ہوں۔اُن کی نظر میری طرف ہوتی ہے اور میری نظر ان کی طرف ہوتی ہے۔اللہ کے نبی نے فرمایا خدایا وہ کیسے بندے ہیں جو تیرے عاشق ہیں ۔خدا فرماتا ہے: جس طرح چرواہا اپنی بھیڑوں کا خیال رکھتا ہے۔دن ڈھلے گھر لے جاتا ہے۔اسی طرح وہ انتظار کرتے ہیں۔سورج کب ڈوبے کا ۔رات کب آئے گی۔نماز تہجد کا وقت کب آئے گا۔تو ہم اپنے محبوب سے راز و نیاز کریں گے۔عشق کی باتیں کریں گے۔انتظار میں رہتے ہیں۔نماز تہجد کا وقت آئے .مغرب کی وقت سے زرا پہلے جس طرح پرندے گھونسلے میں جانے کے لیے بیقرار ہوتے ہیں۔اسی طرح وہ لوگ سورج غروب ہونے کا انتظار کرتے ہیں۔کچھ کچھ بآواز بلند پڑھ کر اپنے شوق کا اعلان کرتے ہیں۔جب رات ہوتی ہے۔دنیا کے عاشق دنیاوی عاشقوں کے ساتھ سو جاتے ہیں خواب غفلت میں ۔ایسے میں عاشقان خدا آدھی رات کو اٹھتے ہیں ان کے قدم بڑے وقار کے ساتھ میری طرف بڑھتے ہیں اور اپنی زبان کے ساتھ ہلکی ہلکی آوازوں میں میرے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔میری نعمتوں کو پانے کے لیے،میری بخشش حاصل کرنے کے لیے میری تعریف کرتے ہیں۔ان کا عجیب حال

ہوتا ہے کبھی وہ فریاد کرتے ہیں، کبھی وہ رونے لگتے ہیں،کبھی آہ و بکاہ بیان کرتے ہیں۔کبھی شکوہ کرنے لگتے ہیں۔مجھ سے راز و نیاز کرتے ہیں۔کبھی کھڑے ہوتے ہیں کبھی بیٹھ جاتے ہیں۔کبھی رکوع کی حالت میں ہوتے ہیں۔کبھی سجدہ کرنے لگتے ہیں۔میں دیکھتا ہوں وہ لوگ میرے لیے بہت زحمت اٹھاتے ہیں۔میں دیکھتا ہوں وہ میری دوستی کے سلسلے میں ان کو کیا شکایت ہے۔میں دیکھتا ہوں ان کو کون تنگ کرتا ہے۔میں ان کو تین چیزیں دیتا ہوں

پہلی چیز جو دیتا ہوں اپنی نور سے ان کے دلوں کو منور کر دیتا ہوں

دوسری چیز ان کا ثواب بہت بڑھا دیتا ہوں۔اگر زمین و آسمان کی چیزوں کو ایک جگہ رکھا جائے اور نماز تہجد کو ایک جگہ رکھا جائے پھر بھی اس کا ثواب زیادہ ہو گا

تیسری میں دنیا کی چیزوں کو ان کی نظروں میں حقیر بنا دیتا ہوں۔اور اپنا رخ ان کی طرف کر دیتا ہوں۔

جس کا دوست خدا بن جائے،جس کی طرف خدا رخ کر لے،جس کا مددگار خدا بن جائے پوری کائنات اس کے ایک بال کو بھی نہیں نقصان پہنچا سکتی۔

رسول ص نے تین دفعہ تکرار کیا ۔علی علیہ السلام نماز تہجد پڑھنا،نماز تہجد پڑھنا،نماز تہجد پڑھنا

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں وہ شخص ہمارا شیعہ نہیں ہے جو نماز تہجد نہ پڑھے

قرآن میں خدا فرماتا ہے۔خدا اسے مقام محمود عطا فرماتا ہے۔

امام علی علیہ السلام فضائل بتاتے ہیں نماز تہجد کے۔

نماز شب کی فضلیت بہت زیادہ ہے امام علی علیہ السلام سے کسی نے پوچھا یا علی رات کے وقت عبادات کی فضیلت کیا ہے۔آپ نے فرمایا: جو شخص رات کا دسواں حصّہ خدا کی خوشنودی کے لیے گزارتا ہے۔تہجد پڑتا ہے۔تو خدا فرشتوں سے کہتا ہے۔میرے اس بندے کے لیے آج کی شب کا ثواب زمین میں اگنے والے تمام درختوں، پتوں اور دانوں کی تعداد کے برابر لکھ دو۔پھر فرمایا۔جو نواں حصّہ تہجد و عبادات میں گزارے اس کی جزا یہ ہے اسے بخش دیتا ہے اور قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال دائیں ھاتھ میں دیتا ہے۔جو آٹھواں حصہ عبادت میں گزارے ۔اس کا ثواب میدان جہاد میں سختیاں برداشت کر کے شہید ہونے والوں کے باربر دیتا ہے۔رات کا آٹھواں حصّہ عبادت میں گزارے اس کا ثواب میدان جنگ میں زخمی ہونے والے شہد کے برابر ہے۔اپنے گھر والوں کی شفاعت بھی کر سکتا ہے۔جو ساتواں حصہ نماز شب میں گزار دیتا ہے وہ قیامت کے دن چودھویں کے چاند کی طرح آئے گااور پل صراط سے بہت آرام سے گزر جائے گا،جو چھٹا حصہ عبادات میں گزارتا ے۔اس کا نام سچی توبہ کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے پہلے سارے گناہ معاف کر دئیے جاتے ہیں۔جو رات کا پانچواں حصہ

عبادات میں گزارےمرنے کے بعد ابراھیم علیہ السلام کے
ساتھ اٹھایا جائے گا۔جو چوتھا حصہ عبادات میں گزارتا
ہے۔وہ ایسے پل صراط سے گزر جائے گا جیسے تیز ہوا
گزر جاتی ہے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں
گےبہشت میں ان کے درجوں کا کوئی معین نہیں ہو گا۔جو
شخص رات کا تیسرا حصّہ عبادات میں گزارتا ہے ۔کوئی
فرشتہ ایسا نہیں ہوتا جو اس کے مقام ملنے والے کو دیکھ
کر رشک نہ کرے اسے کہا جاتا ہے جنت کے آٹھ
دروازوں میں سے جس سے مرضی گزر جاؤ اور جو
آدھی رات نماز و عبادات میں گزارتا ہے اگر زمین کو
ستر ہزار بار سونے سے بھر دیا جائے تب بھی اسکی جزا
پوری نہیں ہو گی اگر کوئی نسل اسماعیل علیہ السلام سے
ستر غلاموں کو بھی آزاد کر دے تب بھی اس کا ثواب
برابر نہیں ہو سکتا۔اگر کوئی دو تہائی حصّہ رات کا عبادت
میں گزار لے تو اس کی نیکیاں ریت کے ان زرات کی
طرح کثیر ہوتی ہیں جن کو کوئی گن نہیں سکتا اور جو
پوری رات عبادت میں گزار دیتا ہے۔وہ ایسے پاک ہو جاتا
ہے جیسے آج ہی دنیا سے آیا ہے۔جتنی بھی نیکیاں ہیں اور
درجے اس کے اعمال میں لکھ دئیے جاتے ہیں۔اس کا دل
منور ہو جاتا ہے۔گناہ کی طرف نہیں جاتا

کن لوگوں کو نماز تہجد کی توفیق نہیں ہوتی

ایک شخص مولا علی علیہ السلام کے پاس آیا مولا علی
علیہ السلام نے اس سے پوچھا اے شخص تو تہجد کیوں

نہیں پڑتا۔اس شخص نے کہا مولا آپ نے اسکی بہت
فضیلت بتائی ہے۔قبر کا نور ہے۔آخرت کا سرمایہ ہے۔بہت
فضائل ہیں۔میں مولا بہت کوشش کرتا ہوں۔بہت دل کرتا
ہے۔تہجد پڑوں مگر نماز کے لیے صبع اٹھا نہیں جاتا۔مولا
نے جواب دیا۔علی کا شیعہ وہ ہے جو علی علیہ السلام کی
بات مانے۔بات یہ نہیں ہے تجھ سے اٹھا نہیں جاتا۔بات یہ
ہے تو شیطان کے قید خانہ میں ہے۔تو شیطان کا قیدی
ہے۔جب تو نماز تہجد کے لیے اٹھنا چاہتا ہے شیطان
تیرے گلے میں طوق ڈالتا ہے۔تیرے پاؤں میں زنجیر ڈالتا
ہے۔اس نے پوچھا مولا یہ زنجیر کیسی ۔مولا نے جواب
دیا۔تو صبح سے لیکر پورا دن بھر جو گناہ کرتا ہے۔زبان
سے گناہ کرتا ہے،آنکھ سے نامحرم کو گناہ کی نظر سے
دیکھتا ہے۔یا جو تو ساتوں اعضاء سے گناہ کرتا ہے۔ وہ
گناہ تیرے لیے زنجیر بن جاتے ہیں تجھے اٹھنے نہیں
دیتے۔اگر تو مال حرام کھاتا ہے تجھے تہجد میں لذت ہی
نہیں ملتی۔

اگر چاہتا ہے انسان نماز تہجد اس کی قضا نہ ہو وہ روزانہ
اپنے نفس کا حساب کر کون کون سے گناہ کیے جس سے
نماز کی توفیق حاصل نہیں ہوتی۔غیبت،گناہ ساتوں اعضاء
کا حساب کریں

رات کو جلدی سو جائیں۔

زیادہ کھانے کی وجہ سے ۔

کیسے نماز تہجد کے لیے بیدار ہوں

آیت اللہ تقہی بہجت فرماتے ہیں جو چاہتا میں نماز تہجد کے لیے صبح اٹھ جاؤں وہ سورہ کہف کی آخری آیت قُل اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثلُکُم یُوحَٰی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰـہُکُم اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَمَن کَانَ یَرجُوا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلیَعمَل عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشرِک بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا﴿۱۱۰﴾ اس نیت سے پڑھ کر سو جائے۔میں نماز تہجد کے لیے بیدار ہو جاؤں تو انشاء جاگ جائے گا۔

وضو کر کے سوئیں ایک بار سورہ احمد ،چار قل اور آیت الکرسی پڑھ کر سوئیں۔جو گناہ گار ہے وہ سونے سے پہلے موت کو یاد کرے،استغفار کرے،توبہ کرے۔

علی علیہ السلام کے ماننے والو نماز

نماز تہجد وہ جسے زینب علیہ السلام نے زندان شام میں بھی قضا نہیں کیا

نماز تہجد وہ جس کے لیے امام حسین علیہ السلام نے زینب سے کہا ۔زینب نماز تہجد میں مجھے نہیں بھولنا

نماز تہجد وہ جسے سجاد علیہ السلام نے ہتھکڑیوں میں بھی قضا نہیں کیا

نماز تہجد وہ جسے موسٰی کاظم علیہ السلام نے زندان میں بھی قضا نہیں کیا

* واجب نماز Concentration

واجب نماز عذاب سے بچاتی ہے اور مستحب نماز اللہ سے محبت کا وسیلہ ہے۔

نماز ہمیشہ اول وقت پڑھنی چاہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اول وقت نماز پڑھو جو خوشنودی خدا ہے۔قضا سے پہلے معافی ہے اور معافی صرف گناہ پر ہوتی ہے۔
جب تم نماز پڑھتے ہو تو خداتم سے باتیں کرتا ہے اور جب ہمارا خیال کسی اور جگہ چلا جاتا ہے تو یہ بےادبی پرودگار ہے
نبی ص فرماتے ہیں جب نماز پڑھتے ہو تو آخری نماز سمجھ کر پڑھو
جب بھی نماز پڑھو یہ سمجھو تم خدا کے دربار میں تم اسے دیکھ رہے ہو اور وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔
دنیا و آخرت کی ساری ترقیاں نماز میں چپھی ہوئی ہیں اگر شرائط سے پڑھی جائے
امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں جو ذکر و تلاوت نماز میں پڑھتے ہو اس کا ترجمہ پر غور کرتے جاؤ۔یعنی جو انسان پڑھ رہا ہے پتا ہو خدا سے کیا مانگ رہا ہے۔
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتےہیں میں اُس شخص کو دوست رکھتا ہوں جب وہ نماز پڑھتا ہے ادھر اُدھر کے خیالات نہیں آتے ہیں۔
امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں نماز جو توجہ سے پڑے ۔خدا اسے دنیا میں جو انعام دیتا ہے وہ مومنین کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے

نماز قبول نہ ہونے کے اسباب؟

نماز اتنی ہی قبول ہوتی ہے جتنی توجہ خدا کی طرف ہوتی ہے۔
نماز گناہوں سے وہی روکتی ہے۔جو حضور قلب کے ساتھ پڑھی جائے۔جو نماز ہمیں گناہوں سے نہیں روک سکتی وہ عزاب قبر سے بھی نہیں روک سکتی۔
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:نماز کے چار ہزار شرائط ہیں۔
امام نے فرمایا: ہم اس کی شفاعت نہیں کریں گے جو نماز کو اول وقت میں ادا نہیں کرتا. نماز قبول نہ ہونے کے بہت سے اسباب ہیں جن میں سے چند یہ ہیں، امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔جو شخص معاشرے کے ضرورت مند افراد کو صدقہ و خیرات نہیں دیتا اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا جو شخص حرام غذا کھاتا ہے۔اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔ نبیؐ نے فرمایا۔گھر میں جو عورت مرد کی آمدنی سے فائدہ اٹھاتی ہے۔لیکن خود اپنی الہی زمہ داریوں پر عمل نہیں کرتی اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے، قرآن مجید کے اکثر مقامات میں جہاں نماز کا ذکر آیا ہے وہاں ساتھ زکواتہ کا بھی ذکر آیا ہے۔ ایک روز نبیؐ مسجد میں داخل ہوئے اور وہ نو افراد جنہوں نے زکواتہ نہ دینے کا جرم کیا تھا ان کو مسجد سے نکال دیا۔اس کے بعد نماز قائم کی۔ جو شخص پائخانہ و پیشاب روکے ہوئے نماز پڑھے امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے،امام سجادؑ جب نماز

پڑھتے جب مالک یوم الدین تک پہنچتے۔آپ اتنا خوف زدہ ہوتے دیکھنے والا سمجھتا آپ کی جان نکلنے والی ہے۔سجدے میں اس وقت تک سر نہ اٹھاتے جب تک پسینہ سے شرابوز نہ ہو جاتے، امام باقرؑ فرماتے ہیں،نماز میں خدا کی طرف توجہ رکھو۔اس لیے کہ نماز سے صرف وہی مقدار قبول ہوتی ہے،جتنی توجہ نماز میں ہوتی ہے،نماز پڑہتے وقت اپنے بالوں اور چہرے کے ساتھ نہ کھیلو۔اس لیے کہ یہ تمام کام نماز میں نقص کا سبب بنتے ہیں،اور جب تمہارے جسم میں بوجھل پن، سستی ہو اور نیم خوابی ہو تو نماز نہ پڑہو اس لیے کہ یہ نماز منافقوں کی نماز ہے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں نماز پڑہتے وقت دنیا و مافیہا سے منہ موڑ لو،جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جاؤ،تم اپنی توجہ خدا کی طرف رکھو اور اس دن کے بارے میں فکر کرو جس دن خدا کے سامنے پیش کیے جاؤ گے۔کبھی انسان کی عمر پچاس سال گزر جاتی ہے لیکن خدا نے اس کی ایک بار کی نماز بھی قبول نہیں کی،بعض لوگ نماز کو اتنا ہلکہ سمجھ کر پڑہتے ہیں اگر وہ اس طرح اپنے پڑوسی سے بات کریں وہ بھی جواب نہ دے گا،امیرالمومنین علیؑ فرماتے ہیں۔خالق کی عظمت جتنی دلوں میں جگہ پیدا کرتی ہے اتنی ہی اللہ کے سوا دوسری چیزیں چھوٹی نظر آنے لگتی ہیں، امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں جس نے اپنے ماں باپ کو تنگ نگاہ سے دیکھا اس کی نماز قبول نہیں ہو گی۔ نبی صلی اللہ

علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں جو عورت اپنے شوہر کو ازیت دیتی ہے اللہ اس کی نماز کو قبول نہیں کرتا اور نہ کوئی اور عمل اس کا قبول ہوتا ہے۔اسی طرح اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو ازیت دے تو اس کا بھی یہی حساب ہے،
امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔ہر وہ مومن جو اپنے دینی و اسلامی بھائی سے بدی کی نیت رکھتا ہے تو خدا اس کے عمل کو قبول نہیں کرتا ہے،رسولؐ فرماتے ہیں جو شخص کوئی مسلمان مرد یا عورت کی غیبت کرے خدا چالیس روز تک اس کی نماز و روزہ قبول نہیں کرتا۔مگر یہ کہ جس کی غیبت کی ہو وہ اسے معاف کر دے۔
جامع پروگرام بنا کر دیں گے۔آپ لوگوں کی دعائیں شامل حال ہوئی تو انشاء اللہ وقت کے امام کے لیے راہ ہمرار کریں گے اور مومنین پوری دنیا میں غالب ہوں گے۔اپنا ارادہ و عزم مضبوط بنا کر آغاز کر لیں انشاء اللہ خدا مدد کرے گا۔

*خدمت مخلوق خدا

انسان کی کامیابی کے لیے سب سے آسان اور ضروری چیز محبت خدا ہے۔اگر محبت خدا کسی کے دل میں آ جائے تو اس سے بڑا مقام اور کیا ہو سکتا ہے۔اگر یہ شعور دنیا میں آ جائے تو لڑائیاں، ظلم و برائیاں کا خاتمہ ہو جائے۔اگر دنیا کے سارے لوگ عاشق خدا بن جائیں تو سب آرام سے رہیں گے۔یہ عقیدہ غلط ہے کہ صرف پیسے والے ہی مخلوق خدا کی خدمت کر سکتے ہیں۔نہیں انسانیت

کی خدمت کا جو پہلا مرحلہ ہے اسے انسان
بنائیں۔اقتصادی مشکل سے زیادہ تزکیہ نفس کی مشکل
ہے۔انسان کی سب سے بڑی مدد اس کی تربیت ہے۔
نبی ص فرماتے ہیں یا علی علیہ السلام اگر پوری دنیا کی
حکومت تیرے پاس آ جائے اس سے افضل ہے ایک انسان
کو ہدایت دینا
آج شیاطین نے اتنے گناہ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں پھلا
دئیے ہیں کہ انسان ہر جگہ گناہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔آج
زنا ،گانا،دیگر گناہ عام ہو گئے ہیں۔دس ملین کے قریب
لوگ ایڈز میں مبتلا ہیں۔اسی طرح پندرہ ،سولہ کے قریب
کینسر ہیں۔جو زنا کی وجہ سے پھیلتے ہیں۔دنیا کی اگر
خدمت کرنی ہے تو انسانوں کو ہدایت دو۔
احادیث میں ہے جو زنا کر کے قبر میں بغیر توبہ جائے گا
تین سو عزاب کے دروازے کھل جائیں گے جس سے
سانپ و بچھو اس پر حملہ کر دیں گے۔
سب سے پہلے جہنم میں زانی لوگ پھینکے جائیں گے۔
گناہوں سے بچنے کے طریقے
زنا ہر عضو کا ہوتا ہے۔جو آنکھ کا زنا،زبان کا زنا،کان کا
زنا،خیال کا زنا۔چھوٹے بچوں کو موبائل نہ دیں۔ورنہ وہ
گناہ میں مبتلا ہو جائیں گے۔عقلمند والدین بچوں کو تنہائی
میں سونے نہیں دیتے۔اگر موبائل دیں بھی تو ہوشیار ہونا
چاہے۔بہت احتیاط کرنا چاہے۔گناہ کا موجودہ سب سے بڑا
سبب زنا ہے۔اس کے لیے سب سے بہترین طریقہ شادی

کی جائے،۔جو بھی شادی کریں وہ پہلے تین ماہ کا کورس کریں۔تا کہ ایک دوسرے کے حقوق جان سکیں ایک تو ان میں دوری نہیں ہو گی دوسرا گناہوں سے دور رہیں گے زندگی آسان گزرے گی۔(بہت جلد انشاء اللہ ہم کتابی شکل میں کر دیں گے وہی کورس)والدین و ساس و سُسر کا بھی احترام کریں گے۔جہالت ختم ہو جائے گی۔
اقتصادی پروگرام (غربت کا خاتمہ)
ایک پروگرام بنائیں۔پیسہ دینے سے غربت ختم نہیں ہو گی ۔بلکہ ایک پروگرام بنا کر دیں۔

پنجتنی اقتصادی پروگرام

Shia Business Program

مومنین کا اپنا پروگرام
آیت شاہ آبادی بہت بڑے فقہہ تھے۔جنہوں نے امام خمینی کو بھی خمینی بنایا ہے۔انہوں نے ایک پروگرام بنایا ہے۔
تعداد
ایک ہزار سے زائد نہ ہوں۔کم ہو سکتے ہیں لیکن زیادہ نہیں۔
اس میں ایک ہزار لوگ مل کر یہ پروگرام چلائیں گے۔الگ الگ گروپ بنا لیں گے۔ایک ہزار کا گروپ ہو گا اگر ایک ہزار سے زائد لوگ ایک گروپ میں آ گئے تو ان کا زہن سرمایہ درانہ ہو جائے گا ۔اس لیے ایک ہزار سے زائد نہ ہوں۔ورنہ لالچی بن جائیں گے

ادارہ قرضہ حسنہ

آپ دوسرے بنکوں میں پیسے رکھوانے کے بجھائے ایک
ٹرسٹ بنائیں گے اور ٹرسٹ میں پیسہ رکھوائیں
گے۔ضروری نہیں اعلان کریں گے کہ ہر شخص کو
قرضہ حسنہ دیں۔مگر اس ٹرسٹ کا کام ہو گا ۔ہر ک سے
پیسہ اکھٹا کرنا۔مثال کے طور پر ہزار بندے نے ایک ایک
سو ڈالر دئیے تو 1,000,00 ڈالر ہو جائیں گے۔اب اس
پیسہ سے قرضہ حسنہ بنک ایسے کام کرے گا۔جس سے
انکم بڑھ جائے۔اب اس سے آپ کو کیا دے گی؟

شاپ کا قیام

انہی پیسوں سے ایک بڑی شاپ تیار کریں اور براہ راست
کسی فیکٹری وغیرہ سے اکھٹا سامان خریدیں ہول سیل
ریٹ پر
وہ ہول سیل ریٹ دے گی ۔کپڑا آپ نے اسی سے لینا
ہے،برتن اسی سے لینا ہے،دیگر چیزیں اسی سے لینی
ہے،وہ آپ سے نفع نہیں لے گی یا پھر بہت کم نفع لے
گی۔اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اس کے انڈر ایک بہت بڑی
شاپ کھل جائے گی۔آپ اسی سے ہی خریداری کریں
گے۔یعنی آپ کا پیسہ آپ ہی کے بنک میں آئے گا۔یہ
زبردست آئیڈیا ہے
آپ کو چیزیں سستی ملیں گی
آآپ کی ایک اپنی شاپ بن جائے گی۔آپ چونکہ اس کے
ممبر ہوں گے ایک کارڈ جاری کیا جائے گا جس سے آپ
سے کوئی نفع نہیں لیا جائے گا دیگر سے تو نفع لیا جائے

گا۔آپ نے وہاں پیسے جو رکھوائے ہیں ۔آپ سود بھی نہیں لے رہے اور منافع بھی ہو رھا ہے۔

مزید شاپیں کھولیں

اس ٹرسٹ کے زیرنگرانی ایک شاپ کے بعد دوسری کھولیں گے چونکہ ہزار بندے نے سرمایہ لگایا ہے۔پھر دوسری ،پھر تیسری اس طرح تعداد بڑھتی جائے گی

کمیٹی

۔اس کی ایک کمیٹی ہو گی دس بارہ بندوں کی جس میں مختلف شعبوں کے ماہر ہوں گے آپ ہزار بندوں میں ہی سے۔اور اکاؤنٹ اس کے پاس ہوں گے جو دیانتدار و عالم ہوگا۔یہ دو کمیٹیاں ہوں گی۔ایک ٹرسٹ کی دوسری علماء کی،علماء کی کمیٹی جو ہو گی وہ شکایات کا ازلہ کرے گی۔کوئی بے ایمانی نہ ہو ۔دیناندار ی سے کام ہو گا

ادارہ خمس و زکواۃ و خیرات

جو لوگ اپنی مرضی سے

خمس،صدقہ،خیرات دینا چاہیں اس ادارہ کے سپرد کریں۔اس کا کام غرباء و مساکین کی مدد کرنا ہو گا ۔اور ان کو کھاناپہچانا ہو گا اور جو دینی کام ہیں وہ کریں گے۔تبلیغی کام،مجالس،مرکز وغیرہ

INVESTMENT MONEY

اپنا پیسہ کہاں لگائیں

ایک ادارہ جو پیسہ انوسٹ منٹ کرنا چاہے۔کہاں کرے۔اس کا بہترین حل تعلیم ہے۔الحمد اللہ ہم نے پہلی شیعہ

یونیورسٹری یورپ میں بنائی ہے Alia University اس کی شاخیں بھی کھول سکتا ہےاس میں طب اہل بیت علیہ السلام کے علاوہ دیگر کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔دیگر سکول بھی کھول سکتا ہے۔اس میں مختلف کورسز بھی کروا سکتا ہے۔مومنین کے اپنے سکول و کالج بھی بنوا سکتے ہیں۔

Tib e Ahlebait a.s Factory

اس میں ہم ایک کارخانہ کھول سکتے ہیں جس میں طب اہل بیت علیہ السلام کی دوائیں تیار کی جائیں۔مومنین کو بھی استفادہ ہو ساتھ سرمایہ بھی حاصل ہو اور ساتھ مومنین کو نوکریاں بھی مل سکتی ہیں۔مومنین کا اپنا ھاسٹل بن جائے گا۔اسی سپر مارکیٹ میں دوائی بیچ سکتے ہیں

پلاٹ و زمین

آپ ہزار آدمی مل کر اگر زمین لیں تو بہت سستی ملے گی ۔اس سے آپ بعد میں پلاٹ بنا کر آپس میں مومنین کو دے سکتے ہیں اور مومنین کی ایک آبادی بن جائے گی ۔

ھاسپٹل Hospital

بجھائے ان ہسپتالوں میں جانے کے جہاں دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ڈاکٹروں کی انتظار مومنین کورس کریں طب اہل بیت علیہ السلام کا اور مل کر ھاسپٹل بنائیں ۔اپنا ھاسپٹل ہو گا اور طب اہل بیت علیہ السلام کی میڈیسن رکھیں اپنے جو پنجتنی ٹرسٹ کے ممبر ہیں ان سے منافع

نہ لیں اور دوسروں سے لیں سارا منافع پنجتنی ٹرسٹ کے شعبہ میڈیکل کے حوالے کریں یا خود اسپتال کے جس میں مزید لیبارٹیاں یا دیگر سہولیات کا اضافہ کرتے جائیں۔

دینی ماحول

اپنے پورے ماحول کو دینی بنا لیں۔گویا ایک پورے پورے شہر مومنین کے ھو جائیں گے ۔بجھائے اس کے کوئی لندن میں کام کرتا ہے،کوئی یورپ،بجھائے دوسرے بنکوں کے اپنا مومین ہزار ہزار مل کر بنک بنائیں ۔سارا اقتصادی نظام اپنا بنا لیں۔اس میں انوسٹ منٹ سے آپ عام بنکوں سے کہیں زیادہ منافع کما سکتے ہیں جو حلال بھی ہو گا ۔جس سے مومنین مستفید ہوں گے

زراعت کی زمین

زرعی زمین لیں جو شہر کے قریب ہو ۔اس میں اپنی فضل اگائیں۔زعفران اگائیں،طب اہل بیت علیہ السلام کی جڑی بوٹیاں اگائیں،ایک ایک ایکڑ سے تیس تیس ہزار کی آمدنی ہو سکتی ہے۔پوری دنیا میں رابطے ہیں
ہمارے۔خراب سے خراب زمین میں بھی ایک جڑی جس سے تیل نکلتا ہے اگ سکتی ہے۔جس سے ایک سال میں ۱۲ ہزار ڈالر سے زائد آمدن ہو سکتی ہے۔اسی طرح دوسری کئی چیزیں ہیں۔ان میں کوئی خطرہ نہیں
ہے۔تھوڑی تھوڑی صعنت کھول لیں۔اب نعع برابر کرلیں۔ان پانچوں اداروں کو برابر نفع دیں ساتھ Investment والوں کو بھی۔ہمارے پاس پورا نظام موجود ہے۔رابطہ کے

لیے ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔یہ پروگارم بہت ضروری ہے۔ہم دوسروں کی خدمت کے بجھائے اپنا کام کریں۔اس سے نفع بھی ہو گا ۔سب کی مدد بھی ہو گی۔ سب سے بہترین نظام ہے۔بہترین ماہرین سے مدد لی جائے ۔ اگر سب مل کر اس پروگرام کو ایک ایک ہزار کا گروپ بنا کر کریں تو پوری دنیا کے مومنین کا اپنا نظام ہو جائے گا۔اور کوئی غریب نہیں ہو گا۔ہم تمام امداد کر سکتے ہیں۔کسی بھی ماہر کی ضرورت ہوئی ہم کوشش کریں گے آپ کو گائیڈ کیا جائے۔ہم چاہتے ہیں مومنین کا اپنا ادارہ ہو جس میں سب کچھ ہو ۔مختلف ممالک میں مومنین سے ہمارا رابطہ ہے۔ہم ان سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔اور مستقل میں آپ کو انشاء اللہ

امام خمینی کی کامیابی کا راز

امام خمینی آیت اللہ شیخ حسن علی اصفہانی(نخودکی) کے پاس علم کیمیا کو حاصل کرنے کے لیے گئے۔آیت اللہ نخودکی بہت بڑے روحانیت کے عالم تھے۔مرجع تھے جو علم عرفان میں بہت بلند مقام کے مالک تھے۔امام خمینی نے ان سے مشہد میں ملاقات کی اور علم کیمیا سکھانے کے لیے کہا۔آیت اللہ نخودکی نے کہا اس شرط پر میں علم کیمیا سکھاؤں گا کہ آپ مجھ سے وعدہ کرو جب تک زندہ ہو کسی اور کو نہیں بتاؤ گے۔امام خمینی نے اتنا بڑا علم جو بہت ہی کم لوگوں کو ملتا ہے۔لیکن اس شرط سے انکار کر دیا کہ میری پتا نہیں کتنی زندگی باقی ہے اور مستقل

میں میرے ایمان کا مجھے پتا نہیں کیسے ہو گا۔میں وعدہ نہیں کر سکتا کیا پتا وعدہ خلافی ہو جائے(ہم جیسے تھوڑی سی دولت یا کام کے لیے بھی وعدہ کر لیتے ہیں۔لیکن جو عالم باعمل ہوتا ہے اتنے بڑے مقام کو حاصل کرنے کے لیے بھی وعدہ نہیں کرتا) ۔آیت اللہ نخودگی نے امام خمینی کی اتنی دیانتدار و پاکیزگی دیکھی اور فرمایا: میں تجھے ایک ایسا علم سکھاتا ہوں جو دنیا اور آخرت میں تیری کامیابی کا باعث بنے گا اور دنیا کی بادشاہت تیرے پاؤں کے نیچے آ جائے گی۔یہ عمل علم کیمیا سے بھی کہیں زیادہ بلند ہے۔امام خیمینی نماز کو ہمیشہ اول وقت میں پڑھتے تھے۔نماز تہجد قضا نہیں ہوتی ۔فجر سے کافی دیر پہلے اٹھتے تلاوت قرآن کرتے اور نماز تہجد پڑھتے۔

وہ عمل جس کو امام خمینی روزانہ کرتے تھے ۔

آیت اللّٰہ نخودکی نے امام کو جو عمل آیت اللہ خمینی کو سکھایا وہ مختصر ہے جو ہر نماز کے بعد کرنا ہوتا ہے۔

١:تسبیح فاطمہ زہرا علیہ السلام ہر نماز کے بعد

٢آیت الکرسی ہر نماز کے بعد

٣: سورہ قل ھواللہ احد ہر نماز کے بعد تین بار

٤: صلوٰۃ ہر نماز کے بعد تین بار

٥ سورہ طلاق ﴿ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِىْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ

اَمۡرًا﴿۱﴾ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَاَمۡسِکُوۡہُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡہُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ وَّ اَشۡہِدُوۡا ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡکُمۡ وَ اَقِیۡمُوا الشَّہَادَۃَ لِلّٰہِ ؕ ذٰلِکُمۡ یُوۡعَظُ بِہٖ مَنۡ کَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۬ؕ وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾ بنا دیتا ہے،

وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ ؕ قَدۡ

جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا﴿۳﴾

ہر نماز کے بعد تین بار
یہ پانچ اعمال ہر نماز کے بعد انجام دیں ۔دنیا و آخرت میں کامیابی کے ضامن ہیں۔
*اخلاقی اعمال آیت اللہ خمینی
گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو
امام خمینی فرماتے ہیں۔کسی بھی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو۔یہ نہ دیکھو چھوٹا ہے یا بڑا بلکہ یہ دیکھو کس کی مخالفت کر رہے ہو۔کتنے عظیم خدا کی مخالفت کر رہے ہو۔
امام خمینی فرماتے ہیں اگر علم سے ہمارا اخلاق میں بہتری آ رہی ہے ہماری عبادت میں بہتری آ رہی ہے تو نافع ہے۔
علم کیساتھ عمل ضروری ہے

جو انسان علم پر عمل نہیں کرتا اس پر عزاب نازل ہوتے ہیں۔